



ڈاکٹر ذاکر حسین انسپیری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA

JAMIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the books before taking it out. You will be responsible for damages to the book discovered while returning it.

OVERNIGHT COLLECTION

: DATE

F/Rare

891.55109

Cl.

SHA

Acc. No. _____

This book must be returned on the next day of issue at 10 a.m. positively failing which the defaulter will be liable to pay a fine of **Rs. 10/-** per day.

--	--	--	--



75961

شیخ شوکت علی اینڈ سنز
پبلشرز، لاہور

شام غریباں

متذکرۃ شعرائے فارسی
کہ از ایران بہ ہند آمدہ بودند

مصنفہ

لچھی نرائن شفیق

موتبہ

محمد اکبر الدین صدیقی

استاد شعبۂ اردو، جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

انجمن ترقی اردو

بابائے اردو روڈ - کراچی

کتابخانہ این ترقی اردو جامعہ محمد علی

۱۔ مشاطون فارسی سرگزشت نامہ

سلسلہ مطبوعات انجمن ترقی اردو پاکستان شمارہ ۲۶۶

F/Rare
891.55109
SHA

اشاعت اول — ۱۹۷۷ء

تعداد — پانچ سو

طابع — انجمن پریس فٹز روڈ۔ کراچی

قیمت — ۴۵ روپے

پینڈیس ۱۹۷۷ء

U/Rare

891.55109

SHA

۱۔ فارسی شعراء - تذکرے

I - مولف، محمد اکبر الدین

فہرست

۲۶	اسلامان، محمد قاسم	۱	حیدر الدین عالی	حرفہ چند
۳۱	ارشاد	۳	محمد اکبر الدین صدیقی	مقدمہ
۳۰	اسد قزوینی	۲۹		اہتری بدعشی
۳۳	اسد اللہ، میر	۳۶		ابراہیم، مرزا
۴۰	اسفر، محمد علی بیگ	۳۵		ابراہیم بیگ
۴۰	ایمیل خان، حاجی	۳۲		ابراہیم بیگ بخش
۳۶	ایمیل، میرزا	۳۱		ابری بنی
۲۶	ایسر طہرائی، میر	۳۹		ابوالبقا، مرزا
۲۷	ایسری، محمد قاسم	۴۰		ابوالبقا، مرزا
۴۱	اشرف، ملا محمد سعید	۳۳		ابوالعلی، میر
۲۹	اشرف خاں	۲۷		ابوالفتح کیسلانی، حکیم
۲۲	اشکی قتی	۳۲		ابوالقاسم قندسکی، امیر
۳۳	افسر، میر	۲۸		احسن تربتجا، میر احسن اللہ
۴۲	آقہی، میر رضی شوستری	۴۰		امیر بیگ، صفہائی
۴۱	الفت، میرزا عبد اللہ	۲۶		احمد فناری، قاضی
۳۱	الفتی	۲۷		اختری یزدی
۳۰	الفتی، قلیچ محمد خاں	۳۳		احمد، میرزا ابراہیم

۱۱۵	لاقم، خواجہ مابد بخاری	۹۳	ظاہری کاشانی
۱۱۱	لاقم مشہدی میرزا اسعد الدین	۹۵	ناصر، اصفہانی نیر حسین (امتیاز نعل)
۱۰۸	رشید کاشی، شاہ	۹۲	خرو باغی
۱۱۳	رشیدا	۹۳	خصالی ہروی
۱۱۵	رضا مشہدی	۹۴	خصمی اصفہانی
۱۱۶	رضوان، فتح حسین	۹۳	خلقی شوستر
۱۰۸	رضی اصفہانی، آقا	۹۴	خلیل بیگ
۱۰۸	رضی اصفہانی، قاضی رضی الدین محسن	۹۱	خجربگ
۱۱۵	رضا بخاری، ملا		د
۱۰۸	رفعتی زیدی	۱۰۲	دالشن، میر رضی
۱۱۰	رفیع، میرزا	۱۰۰	داہنی
۱۰۷	رفیعی آملی	۱۰۱	داؤد نوری، مرگانی، میرزا
۱۰۶	رفیعی کاشی، میر جید رحمانی	۹۹	دخلی اصفہانی
۱۱۳	رمزی شوستر، ابوالقاسم	۱۰۲	دستور، میر رفیع
۱۰۵	روحانی سمرقندی	۱۰۰	دوئی گیلانی، حکیم عین الحق
۱۰۹	روح الامین، میر محمد امین	۹۹	دوری، سلطان بایزید
۱۱۳	روزبہ شیرازی، ملا		
۱۰۷	روغنی استرآبادی	۱۰۵	فزیح، شاہ اسمعیل
۱۱۳	رونقی ہمدانی	۱۰۴	ذہنی کاشی، ملاحیدر
۱۰۹	رہائی، قاضی عبداللہ		د
۱۰۹	رہائی ہروی، سعد الدین	۱۱۳	رابط اردبیلی، شاہ کاظم
	ف	۱۱۳	راضی، محمد رضا
۱۱۸	زائر ہمدانی	۱۱۶	سانع، لایمبانی، محمد صالح

۱۳۱	سید اگیلانی	۱۱۸	سید اصفهانی، آقا
۱۳۲	سقا، بهرام	۱۱۷	سالی زوی
۱۳۳	سکوتی اصفهانی	۲۵۷	سیرک بنزوانی، میرزا
۱۳۳	سلطان سپکی	۱۱۸	سید الدین محمود
۱۳۱	سلطان شیبانی، علی قلی خان		س
۱۳۰	سلیم، محمد قلی	۱۳۵	سابق ملا علی نقی
۱۳۲	سلیمان طهرانی	۱۳۵	سابق اصفهانی، حاجی فریدون
۱۳۵	سجری، میر	۱۳۲	سانی جزایری
۱۳۳	سهی بخاری	۱۳۵	ساکت، میرزا محمد امین
۱۳۶	سیرتی، محمد حسین	۱۳۹	ساکت قزوینی
۱۳۲	سیری سجاد زدی	۱۳۷	سالک یزدی
	ش	۱۳۶	سامری
۱۳۸	شاپور طهرانی	۱۳۷	ساماناز رانی
۱۳۷	شاه محمد، ملا	۱۳۶	سایراد دوبادی
۱۳۷	شاه محمد آملی	۱۳۳	سپاهی اندجانی
۱۳۹	شجاعی دماوندی، حکیم سیف الدین	۱۳۳	سپهری، میرزا بیگ
۱۳۱	شرازی مهدانی، عبدی بیگ	۱۳۷	تند، محمد صالح
۱۳۰	شریف شیرازی، خواجه گل	۱۳۶	سخا، میرزا نادر علی خان
۱۳۶	شریف طالقانی، ملا	۱۳۳	سهرید کاشی، محمد سعید
۱۳۰	شریف کاشی	۱۳۵	سهریدی، محمد شریف
۱۳۰	شعوری هروی	۱۳۳	سهرودی کاشانی، محمد قاسم
۱۳۱	شکبسی، محمد رضا	۱۳۶	سعد الدستانی
۱۳۲	شوقی، میر محمد حسین	۱۱۹	سیدی شیرازی

۱۵۳	صبری، غضنفر	۱۳۴	شکوهی، اصفهانی، محمد ابابیم
۱۴۹	صبروی	۱۳۷	عزیزت شیرازی، شیخ حسین
۱۵۵	صدی ابی وری، عبدالرحیم	۱۳۷	شهیدی قمی
۱۵۱	صرفی ساوچی	۱۳۵	شیخ، شاه نظر
۱۴۹	صغری شیرازی، شیخ محمد	۱۳۶	شیداتی
۱۵۶	صغیا اصفهانی، آقا	۱۵۶	ص
۱۵۵	صنلانی اسفرائی، حسن بیگ	۱۵۷	صابر میر
۲۵۶	صلح استرآبادی	۱۵۷	صابر شیرازی
۱۵۳	صلحی	۱۵۱	صادق، میرزا
۱۵۴	صیدی طهرانی میر	۱۶۱	صادق توفیق سرکاتی، میرزا
	ض	۱۴۸	صادق حلوانی، سمرقندی
۱۶۲	ضمیر تقی حلوانی	۱۵۰	صادق
۱۶۲	ضیا قزوینی	۱۶۱	ساقی کازرونی
۱۶۳	ضیاء الدین یوسف	۱۵۳	صالح، میرزا
۱۶۴	طاری، طاعلی	۱۵۵	صالح، میرزا
۱۶۴	طاری، میر دوست	۱۵۸	صلح بیگ
۱۶۵	طالب اصفهانی، بابا	۱۵۲	صالح اردستانی
۳۶	طالب آملی	۱۵۰	صالحی هروی
۱۶۷	طاهر اصفهانی	۱۵۱	صافعی کاشانی
۱۶۳	طاهر شاه	۱۵۷	صامت اصفهانی، حاج صادق
۱۶۵	طولیعی ساوچی	۱۵۸	صائب تبریزی، میرزا محمد علی
۱۶۷	طغرا مشهدی	۱۵۲	صبیحی بروجرودی
۱۶۵	طیب شاه	۱۵۶	صبیحی بیگ اصفهانی
		۱۵۶	صبیحی سهرانی

۱۸۲	عشرتی خروشان، علامه	۱۶۸	عبدالله میر محمد طاهر
۱۸۲	عشرتی گیسلمانی، ملا		ع
۱۸۳	عشرتی یزدی	۱۸۰	عارف، میرزا ابراهیم
۱۴۲	عشق خاں	۱۸۹	عارف طهران، میرزا محمد علی
۱۸۵	علاء الدوله	۱۸۶	عابدنا
۱۸۴	علاء الملک	۱۹۰	عازم، مستقیم علی خاں
۱۸۶	علی میر سید	۱۴۶	عالم یزدی
۱۴۵	علی سمنانی، امیر سید علی	۱۸۸	عالی، نعمت خاں
۱۴۱	علی لاری، شمس الدین محمد	۱۸۴	عاجل بلخی
۱۴۶	علی بیگ، میرزا	۱۸۱	عای نهادندی
۱۸۶	علی رضا	۱۸۰	عباسی اصفهانی
۱۸۶	علی رضا، میر	۱۴۱	عبد الغنی بهدانی
۱۸۵	علی قلی، میرزا	۱۴۴	عبد القادر بستانی
۱۴۴	عنایت الله شیرازی	۱۸۳	عبدالله، میرزا
۱۴۰	عهدی باکوی	۱۴۴	عقابی، حسن بیگ
۱۴۴	عهدی خراسانی، قاضی عبدالرزاق	۱۴۱	عقابی، سید محمد بخشی
۱۴۵	عهدی شیرازی، ملا	۱۶۹	عراقی بهدانی، شیخ فخر الدین
۱۴۳	عیدی حصاری	۱۸۲	عرب، طاعاجی
	غ	۱۴۳	عربی استرآبادی، مولانا علی گل
۱۹۴	غباری اردستانی	۱۴۴	عربی شیرازی
۱۹۳	غربتی حصاری	۱۸۱	عربان، میرزا اسد
۱۹۴	غزودی کاشانی	۱۸۴	عزت شیرازی، خواجه باقر
۱۹۵	غزالی شهدی	۱۴۲	غزوی قزوینی، میر عزیز الله سیفی

۲۰۵	نعمت‌الله لایقانی، محمد حسین	۱۹۶	میرزا میر محمد خاں
۲۰۱	فکری، سید محمد	۱۹۶	غنی بیگ
۲۰۱	فکری رازی، نوربخش	۱۹۷	غیاث‌الدین منصور، میر
۲۰۹	فوجی مقیما	۱۹۳	غزنی، شوستری
۲۰۲	فهی استرآبادی	۲۸۹	غلام علی آنداز - میر
۲۰۳	فهی طهرانی	۲۱۲	فتح گیلانی، میرمنی
	ق	۲۱۰	فارس بواناتی، میرزا محمد
۲۱۵	قاسم خاں	۲۰۲	فادخ تبریزی، چلی بیگ
۲۱۶	قاسم خاں	۲۰۹	فارغانا، محمد اباہم
۲۱۶	قاسم دلی	۲۱۱	فارغانا قی
۲۱۸	قاسم شہدی	۲۰۰	فارغانی، شیخ ابوالوہید ہروی
۲۱۸	قابل گیلانی، میر	۲۰۰	فارغانی شیرازی
۲۱۷	قدرق اصغہانی	۲۰۲	فانی شیرازی، خواجہ محمد دہداد
۲۱۳	قدرق شیرازی	۲۰۵	فانض گیلانی
۲۱۶	قدسی شہدی، حاجی محمد جان	۲۰۶	فتح فلک آبادی
۲۱۲	قرانی گیلانی، نورالدین	۲۰۶	ندان، ارستم میرزا
۲۱۳	قیسی شیرازی	۲۰۸	فرخ شوستری، ملا فرح اللہ
۲۱۳	قیسی ماوراء النہر	۱۹۸	فردوسی
۲۱۷	قیصر بیگ شیرازی	۲۰۳	فوقی، محمود بیگ
۲۱۴	قیلان بیگ	۲۰۲	فوقی قزوینی، امام قلی
	ک	۲۰۳	فوقی یزدی
۲۲۷	کاظم، میرزا	۲۰۶	فطرت، میر ابوتراب
۲۲۷	کاظم ساوچی		فطرت، میر معزالدین

۲۲۷	محسن رضوی مشهدی	۲۲۶	کافی ترمذی حکیم
۲۲۸	محسن شیرازی	۲۲۳	کافی شیرازی
۲۵۸	محمد مولانا	۲۲۳	کافی کوی بدله میر حسین
۲۲۲	محمد آملی مولانا	۲۲۲	کافی میر طاهر الدوله
۲۵۲	محمد تقی میرزا	۲۲۲	کافی بزرگاری
۲۶۰	محمد حسین مازندرانی میرزا	۲۲۰	کافی محمد قاسم
۲۲۶	محمد خاتون شیخ	۲۱۹	کافی لاری صدرالدین محمد
۲۵۵	محمد علی حاجی	۲۱۹	کافی بیگ اندجانی خواجه
۲۲۸	محمد گیلانی میر	۲۲۵	کلیف ابوطالب
۲۲۹	محمی میرمنیث	۲۲۲	کوکبی قباد بیگ
۲۲۱	محمی اردبیلی عبدالعلی	۲۲۲	کیفی بزرگاری
۲۲۲	مرادی میر		گ
۲۵۲	مرتضی سید	۲۲۲	گوانی حسن بیگ شاطو
۲۲۰	مرتضی شریقی	۲۱۹	گلشی کاشانی
۲۲۸	مردی مشهدی محمد هاشم	۲۲۸	لطف الله نیشاپوری مولانا
۲۲۲	مرشد بروجردی	۲۲۰	مطهر بن عوفی
۲۲۱	مردی خواجه حسین		م
۲۵۵	مستعلی اصفهانی	۲۵۲	مبدع تبریزی
۲۵۲	مسعود	۲۶۲	متین اصفهانی عبدالرضا
۲۵۱	مسیح حکیم رکن الدین کاشی	۲۵۶	مجرم ایرانی
۲۲۵	مشرقی تکلوه ملا	۲۲۶	مجلسی ملا
۲۲۲	مشفق مروی	۲۲۷	محمد الدین خواجه
۲۵۸	مشهور تبریزی	۲۲۸	مخرم مرقندی محمد هاشم

۲۲۹	منتهی، میر	۲۲۷	مشهدی قمی
۲۵۶	منشی زنبیل بیگ خلعتانی	۲۵۶	مصطفی (صلح) استرآبادی
۲۶۱	منصف، خواجه بابا	۲۲۸	مطیحا
۲۵۸	منصف شیرازی، محمد اسماعیل	۲۵۲	منظر حاجی
۲۲۹	منصف غیاثانی اصفهانی	۲۲۷	منظر کونا بادی
۲۲۲	منظری سمرقندی	۲۲۰	معز، میر
۲۲۹	میری، محمد طالق	۲۲۶	معز الدین، میر
۲۲۰	موالی لاری	۲۶۲	معز الدین، میرزا
۲۲۲	موجی، قائم خاں	۲۵۲	معصوم، مرزا
۲۲۲	مومن استرآبادی، میر محمد	۲۵۰	معصوم کاشی، میر
۲۵۲	مومناکون آبادی	۲۲۱	معظم، خواجه
۲۲۷	موش، مولانا	۲۵۲	معصوم تبریزی، محمد حسین
۲۲۷	مویذ، سید اشرف	۲۶۱	مقبول اصفهانی
۲۲۱	مهدی قلی سلطان	۲۲۱	مقصود قزوی، ملا
۲۲۷	میرزا خان نیشاپوری	۲۶۰	مفید بلخی، ملا
۲۵۷	میرزا زبیرک سبزداری	۲۲۸	مقیم، محمد مقیم
۲۲۲	میلی، پروی، میرزا قلی	۲۶۱	مقیم بخاری، میرزا
	ن	۲۲۵	مقیی تبریزی، حسن بیگ
۲۶۲	نادری سمرقندی	۲۵۵	کلی اصفهانی، حاجی محمد
۲۶۷	نادری شهیدی	۲۵۷	ملا شاه بخشانی
۲۷۲	نادوم، لایمجان	۲۲۰	ملک قمی
۷۱	ناصر خسرو، حکیم	۲۲۹	ملکی تونی سمرقانی
۲۶۵	ناصر خواجه جرنزی شاه	۲۲۹	ممتاز شیرازی

۲۸۰	وائق نیشاپوری	۲۶۶	واقف نیشاپوری
۲۸۰	واحد شیرازی، میرزا شاه باقر	۲۶۷	واقف نیشاپوری
۲۸۱	وارد مگینی، شاه محمد شیخ	۲۶۸	واقف نیشاپوری
۲۷۸	وارسته، امام قلی بیگ	۲۶۹	واقف نیشاپوری
۲۷۹	واقف، خواجه محمد تقی بیگ	۲۷۰	واقف نیشاپوری
۲۷۷	واقفی مشهدی	۲۷۱	واقف نیشاپوری
۲۷۸	واله جمال شیرازی	۲۷۲	واقف نیشاپوری
۲۸۲	واله دافستانی، علی قلی	۲۷۳	واقف نیشاپوری
۲۸۰	واله هروی، طاهر روشن	۲۷۴	واقف نیشاپوری
۲۷۷	وجهی تغزشی	۲۷۵	واقف نیشاپوری
۲۷۷	وحشت طباطبائی اردستانی	۲۷۶	واقف نیشاپوری
۲۷۷	وحشی کاشی	۲۷۷	واقف نیشاپوری
۲۷۶	وداعی هروی	۲۷۸	واقف نیشاپوری
۲۷۸	وفای اصفهانی	۲۷۹	واقف نیشاپوری
۲۷۸	وفای اصفهانی	۲۸۰	واقف نیشاپوری
۲۷۵	وفای جامی، شیخ زین الدین	۲۸۱	واقف نیشاپوری
۲۷۶	دوقی نیشاپوری، محمد شریف	۲۸۲	واقف نیشاپوری
۲۷۹	وہی قذہاری، طہاسب قلی	۲۸۳	واقف نیشاپوری
۲۸۴	ہادی، مرزا	۲۸۴	واقف نیشاپوری
۲۸۴	ہاشم قلی، میر	۲۸۵	واقف نیشاپوری
۲۸۴	ہاشم قذہاری	۲۸۶	واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

واقف نیشاپوری

۲۸۶	یحییٰ کاشی، میر	۲۸۲	پاشی اصفهان، شمس الدین
۲۸۷	یقین بلخی، شاه	۲۸۲	پاشی کرمان، شاه جهانگیر
۲۸۵	یقین مشهدی، میر محمد سعید	۲۸۲	سند شهبازی، مرزا
۲۸۵	مین کرجی	۲۸۶	تیم یزدجردی
۲۸۵	یونس امهری	۲۸۶	یحییٰ امیر

۳۱۳

اشاریه

۲۵۰

صوت نامہ

حرفے چند

منشی لچھی زائق شفیق اورنگ آبادی جو اردو میں صاحب تخلص کرتے تھے متعدد کتابوں کے مصنف تھے۔ ان کے والد منشی منارام ہاتھی پنجاب کے علاقہ کے رہنے والے تھے دہلی سے نواب اکسب جاہ کے ہمراہ دکن گئے تھے اور وہیں شفیق کی ولادت ہوئی یہ ۱۰۵۸ھ کی بات ہے۔ بہت جلد فارغ التحصیل ہوئے اور عنقریب ان شباب ہی میں شعر کہنے لگے جس میں میر غلام علی آزاد بلگرامی سے اصلاح لی۔ ۱۰۷۵ھ میں جب کہ ان کی عمر صرف ۱۷ سال تھی اردو شعروں کا ایک تذکرہ تصنیف کیا جس میں شعرا کا اندراج حروف تہجی کے اعتبار سے نہیں تھا بلکہ دوسرے تذکرہ نگاروں کی روش سے ہٹ کر انہوں نے اس کی ترتیب اعداد و جبل پر رکھی تھی جن شعرا کا تخلص الف سے شروع ہوتا تھا اسے اس بنا پر اول درجہ کیا الف کا عدد ایک ہے مثلاً امیر، امیر، انجام وغیرہ اور جن کا تخلص صرف بت سے شروع ہوتا انہیں ان کے بعد جگہ دی مثلاً بسمل، برق، بیدل وغیرہ اس طرح ابجد ہوز، حطی، کھمن، سخص، قرشت، شخز اور صنظح کے حروف کی ترتیب کو قائم رکھا گیا۔ اس سے جن شعرا کا تخلص شروع ہوتا تھا مثلاً غریب، غالب وغیرہ کو اس بنا پر کہ رخ کے ایک ہزار عدد ہیں سب سے آخر میں جگہ دی۔ یہ تذکرہ انجمن ترقی اردو کی جانب سے طبع ہو چکا ہے۔ اس کے بعد مختلف اوقات میں انہوں نے نظم و نثر کی اور کتابیں تصنیف کیں، شام غریباں جو اس وقت آپ کے سامنے ہے یہ تذکرہ بھی اپنی نوعیت کے لحاظ سے خصوصیت کا حامل ہے اس میں ان ایرانی شعرائے فارسی کا ذکر کیا گیا ہے جو اپنے وطن سے ہندوستان

میں آئے یہاں رہے اور یہیں وفات پا گئے اور اس طرح اس کا نام "شام غریبان" موضوع کے اعتبار سے بہت ہی مناسب نام ہے اگرچہ یہ دعویٰ تو نہیں کیا جاسکتا کہ وہ تمام شرا اس میں آگئے ہیں جو ہندوستان میں سپردِ خاک ہوئے پھر بھی شفیق کی تلاش و کاوش قابلِ قدر ہے اس کا مخطوطہ حیدرآباد میں موجود تھا جسے جناب اکبر الدین صدیقی صاحب نے حاصل کر کے مرتب کیا اور جا بجا ماخذوں کے حوالے دے کر اسے زیادہ مفید بنایا جس نے بے وہ شکر یہیے کے مستحق ہیں۔ اُمید ہے کہ یہ تذکرہ قدردانانِ ادب اور اہل تحقیق کے حلقے میں شرفِ قبول حاصل کرے گا۔

مقدمہ

لچھی نرائن شفیق کے اجداد کا تعلق لاہور سے تھا ، وہ اورنگ زیب عالمگیر کے حیراء دکن آئے اور اورنگ آباد کو وطن بنا لیا۔ ان کے والد رائے منسارام 'مآثر نظامی' کے مصنف تھے۔ شفیق نے بھی کئی کتابیں تصنیف کیں۔ اورنگ آباد میں کئی تذکرے لکھے گئے لیکن شفیق کے بارے میں کسی نے نہ لکھا ، اس لیے کہ تذکروں کی تالیف کے وقت وہ ابھی ہمس سال کے بھی نہ ہوئے تھے۔ 'نتائج الافکار' (۱۲۵۷ء) کے مصنف نے شفیق کے حالات اور فارسی کلام کا نمونہ دیا ہے اور ان کے تذکروں 'گل رعنا' اور 'شام غربان' کا ذکر کیا ہے۔ ۱۳۲۹ء میں 'تذکرہ شعرائے دکن' شایع ہوا۔ اس میں عبدالجبار خاں ملکاپوری نے ان دونوں تذکروں کے علاوہ 'چمنستان شعرا' کا بھی ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ مآثر آصفی ، مآثر حیدری ، بساط الفناہم ، مراۃ الہند ، فضلتان و تذکرہ بابا گرونانگ کے نام دے کر 'وغیرہ' لکھ دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ شفیق نے اور بھی کتابیں ضرور لکھی ہیں۔ مولوی عبدالحق نے جب ۱۹۲۸ء میں 'چمنستان شعرا' شایع کیا تو شام غربان کے بعد گل رعنا کا تذکرہ کیا اور دیگر تصانیف میں حقیقت مانے ہندوستان ، نسیمی شگرف اور حالات حیدرآباد کا اضافہ کیا ہے۔ عصر یاقینی مرحوم نے شفیق کی ایک مثنوی تصویر جاناں کا تعارف رسالہ 'نجل' حیدرآباد کے ذریعے کرایا جو بعد کو مجلس اشاعت دکنی مخطوطات کی طرف سے شایع ہو چکی ہے۔ لیکن اس کے مقدمے میں شفیق کی کسی نئی کتاب کا ذکر نہیں، البتہ شفیق کا سنہ وفات (۱۲۲۴ء) دیا ہے۔ یوسف علی خاں جنہوں نے 'مآثر آصفی' پر کام کر کے عثمانیہ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کیا ہے ، شفیق کی مزید پانچ کتابوں یعنی خلاصۃ الہند ، امرت کنتھ ، سوسن دہ زہاں ، مثنوی اللہام نسوان اور تحفۃ اصحاب کا پتا چلایا ہے۔ با تو کتابیں ملیں یا ان کے صرف نام۔ عبدالرزاق صاحب عرشی مالک کتب خانۃ درگاہ ہوسنین کے کتب خانے میں شفیق کا ایک کٹکول یا بیاض تھی جس کو شفیق نے 'چمنستان اشعار' کا نام دیا

تھا۔ یہ مختلف شعرا کے کلام کا انتخاب ہے۔ کتب خانہ سالار جنگ میں 'غرغہ' صد پارہ، نام کی ایک کتاب فارسی میں ہند و فصاحت پر شفیق کی تصنیف ملتی ہے۔ پروفیسر سید محمد صاحب نے اپنے مضمون 'لچھی نرائین شفیق' میں ان ناموں کے علاوہ کسی اور کتاب کا نام نہیں دیا۔ شام غریباں کے مطالعے سے اس فہرست میں ایک اور کتاب کا اضافہ ہوتا ہے۔ شفیق کے الفاظ میں :

''مضیٰ نماند کہ ہندہ شفیق جواہر زواہر نام کتاب مستقل پنج ہزار بیت در مناقب آنجناب (میر غلام علی آزاد بلگرامی) بقید کتابت آورده ام'' -

اس کتاب کا ابھی تک کوئی نسخہ دریافت نہیں ہوا۔ اس کے بعد اس کے اردو اور فارسی علاحدہ علاحدہ دیوان ہیں، اس طرح اس کی تصانیف کی تفصیل حسب ذیل ہے :

- (۱) چمنستان شعرا (۲) گل رعنا (۳) شام غریباں (۴) مآثر آصفی (۵) مآثر حیدری (۶) بساط الفنائیم (۷) رات الہند (۸) حقیقت ہائے ہندوستان (۹) تنبیق شگرف (۱۰) حالات حیدرآباد (۱۱) خلاصۃ الہند (۱۲) امرت کنڈہ (۱۳) تحفہ احباب (۱۴) تذکرۃ بابا گرو نائک (۱۵) نخلستان (۱۶) سوسن دہ زبان (۱۷) مثنوی اقسام نسوان (۱۸) چمنستان اشعار (۱۹) خرغہ صد پارہ (۲۰) جواہر زواہر (۲۱) دیوان فارسی (۲۲) دیوان اردو۔

'شام غریباں' ایسے شعرا کا تذکرہ ہے جو ایران سے ہندوستان آئے اور بابر بادشاہ سے لے کر محمد شاہ، شاہ عالم تک کے درباروں میں بارہا ہوئے۔ دکن میں بھمنی دربار میں اور پھر اس کی جائزین سلطنتوں یعنی نظام شاہی، عادل شاہی اور قطب شاہی درباروں سے متوسل رہے۔ بعض ایسے شعرا بھی ہیں جنہیں کسی دربار میں بار پانے کا موقع نہ ملا، یہ شعرا یا تو یہاں رہ بس گئے یا واپس چلے گئے۔

اس تذکرے کے مخطوطے کا ایک نسخہ علی گڑھ میں انجمن ترقی اردو کے کتب خانے میں ہے جو اول و آخر ناقص ہے۔ لیکن ہرے پیش نظر جو نسخہ رہا وہ نہایت عمدہ حالت میں ہے۔ اس کی کوئی نقل ہانکی پور، رام پور، بھمنی یا حیدرآباد کے کسی مشہور کتب خانے میں موجود نہیں، اس لیے اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

اس تذکرے میں جملہ ۲۸۳ شعرا کا ذکر ہے۔ یہ تعداد مکمل نہیں کہلائی جا سکتی، اس لیے کہ دکن ہی میں کئی ایسے شعرا کے نام ملتے ہیں جو دکن کے

دوہاروں سے وابستہ رہ چکے ہیں، لیکن اکثر تذکرے ان کے بارے میں خاموش ہیں۔ شفیق نے اس کمی کو دور کرنے کے لیے یہ تذکرہ تالیف کیا۔ اس کی تالیف کے وقت متعدد تذکرے اور کتب تواریخ زیر مطالعہ رہی ہیں جن کا اس نے نہایت دہانت داری سے حوالہ دیا ہے۔ چند تذکرے اور تواریخ کی کتابیں حسب ذیل ہیں۔

تذکرہ طاہر نصیر آبادی - مجمع النفاہس ، آرزو - تذکرہ صبح صادق ، میرزا صادق - تذکرہ نظم گزیدہ ، ناظم تبریزی - میخانہ ، قزوینی - مرآة الغیال ، شیر خان لودی - کلمات الشعرا ، سرخوش - عرفات العاشقین ، تقی الدین اوحدی - اور اپنے استاد میر غلام علی آزاد بلگرامی کے تذکرے ، بدیضا ، خزانہ ہامرہ ، سرو آزاد ، اور غزلان الہند - یہ سب تذکرے آج ہند و پاک کے مختلف کتب خانوں کی زینت ہیں ، ان میں بعض طبع ہونے کے باوجود بے حد کمیاب بلکہ نایاب ہیں۔ تاریخی کتابوں میں امین رازی کی ہفت اقلیم اور ابوطالب کلیم ، محمد صالح اور عبدالحمید لاہوری کے شاہ جہاں ناموں یا شاہناموں کا ذکر ملتا ہے۔

متذکرہ بالا تذکروں کے علاوہ اس میں ایک اور تذکرہ 'مرآت واردات' کا حوالہ موجود ہے۔ اس کا مصنف شاہ محمد شفیق نگینی ہے۔ یہ نگینہ ڈاکٹر نذیر احمد کا وطن ہے۔ اس تذکرے کا نہ کسی اور تذکرہ نگار نے حوالہ دیا ہے ، نہ کہیں اس کا نام مخطوطات کی فہرست میں نظر سے گزرا۔ غالباً یہ ناپید ہو چکا ہے۔ اس کے حوالے سے جو باتیں شفیق نے بیان کی ہیں وہ کسی اور تذکرے میں نہیں ملتی۔

شفیق نے ایک خاص اہتمام یہ بھی کیا ہے کہ شعرا نے جو کتابیں تصنیف و تالیف کیں ، ان کے نام دے دیے ہیں اور اگر انہوں نے کہیں سفر وغیرہ کیا ہو تو اکثر بقوہ سنہ اس کا ذکر کیا ہے۔

ہمارے محققین نے شفیق کے حالات بیان کرتے ہوئے 'چمنستان' کے بعد 'شام غریباں' کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد 'گل رعنا' کا۔ اس سے یہ دھوکا ہوتا ہے کہ شام غریباں 'گل رعنا' پر مقدم ہے، لیکن واقعہ اس کے برعکس ہے۔ چمنستان کو شفیق کے لڑکپن کی کارگزاری سمجھیے کہ وہ ۱۱۵۸ھ میں پیدا ہوا اور اٹھارہ سال کی عمر میں ۱۱۷۵ھ میں تذکرہ مرتب کیا۔ اس کے چھ سال بعد یعنی اپنی عمر کے چوبیسویں سال ۱۱۸۱ھ میں گل رعنا لکھا اور شام غریباں اس سے سولہ سال بعد ۱۱۹۷ھ میں تصنیف کیا۔ اس نے اپنی اکثر کتابوں کے نام تاریخی رکھے اور جن کا نام تاریخی

نہیں، خاتمے پر ان کا قطعہ تاریخ دے دیا ہے۔ چنانچہ شام فریباں کا نام معنی کے اجبار سے نہایت موزوں تھا لیکن اس میں تاریخ نہیں نکل سکی اس لیے قطعہ لکھ کر 'المام نسخہ' (۱۱۹۷ء) سے اس کی تاریخ نکال ہے۔ قطعہ یہ ہے :

عدا را شکر کز کلک ہوانم بخوی او نمود انجام نسخہ
 شوق از خائفی تاریخ پرسید ہرے غم گفت 'المام نسخہ'
 ۱۱۹۷ء

تذکرے کی تکمیل کے بعد اس نے اپنے استاد آزاد ہلگرامی کا حال بڑی تفصیل سے لکھا ہے اور بہت طول طویل انتخاب کلام دیا ہے۔ حالات کے بعد آزاد ہلگرامی کے چند قطعہ تاریخ دیے ہیں جن سے مزید اس بات کا ثبوت فراہم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ ۱۱۹۷ء ہی میں مکمل ہوا ہے۔ آزاد نے میرزا مظہر جان جاناں کی شہادت پر تاریخی قطعہ لکھا ہے، اس کا اظہار کرتے ہوئے شفیق لکھتے ہیں کہ مظہر جان جاناں کو کسی نامعلوم شخص نے ۷ محرم ۱۱۹۵ء کو جہاں آباد میں زخمی کر دیا اور اسی زخم سے وہ یوم عاشورہ کو انتقال کر گئے اور اپنے گھر کے صحن میں مد فون ہوئے۔ آزاد نے تاریخ کسی :

میرزا مظہر سخن سنج شہید حشر او با نور چشم فاطمہ
 روز عاشور از جہاں مظلوم رفت گفتہ شد تاریخ 'حسن الخاتمہ'
 ۱۱۹۵ء

اسی سال نور العین واقف بقالوی نے بھی جہاں آباد ہی میں رحلت کی (۱) تو آزاد نے حسب ذیل قطعہ تاریخ کہا :

افسوس کہ واقف سخن سنج طومار حیات بھوش پیچیدہ
 تاریخ وفات او عرد گفت 'واقف مہمان غلط گردید'
 ۱۱۹۵ء

اس کے بعد شفیق لکھتے ہیں کہ 'سر آمد شعرائے رہنما' میرزا رفیع

۱- رپر اور ایٹھے نے نسخہ فتالیہ کے حوالے سے اور صاحب قاموس المشاہیر نے تاریخ وفات ۱۱۹۰ء درج کی ہے۔ اسپرنگر نے بھی انہیں کا اتباع کیا ہے۔

سودا نے بھی چوتھی زوجہ کو رحلت کی تو آزاد نے حسب ذیل تاریخ کہی :

مرزا سودا رفیع عالی فطرت آرام گرفت در جوار رحمت
تاریخ وفات او رقم زد آزاد 'سودا آسود شادمان در جنت'
۵۱۱۹۵

اور ان قطعات کے بعد آزاد نے ان ذہنوں کے لیے ذیل کا ایک قطعہ کہا ہے :

سہ سخن سنج ہند در یک سال کوچ کردہ باہم از دنیا
میرزا مظہر خدا آگاہ سخن او تمام درد و صفا
فادر المصر شیخ نورالعین یک قلم کرد شعر را احیا
میرزاے بلند رتبہ رفیع در سخن صاحب پہ بیضا
ہر سہ با بندہ آشنا بودند حیف رفتند در مقام فنا
پھر تاریخ فوت اپنی پاراں کرد آزاد مطلق انشا

جان جانان و واقف و سودا = ۲۲۹

وارد آشیان ملک بقا = ۷۶۶

۵۱۱۹۵

ان قطعات کی روشنی میں ۱۱۹۷ء 'انام نسخہ' کی صحت مسلم ہو جاتی ہے۔

شفیق کے بارے میں اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنے استاد میر غلام علی آزاد ہلگری کے تذکروں سے استفادہ کیا ہے بلکہ یہ کہنے میں بھی پاک نہیں کہ یہ آزاد ہی کی تصانیف ہیں۔ اس بیان کی روشنی میں جب ہم 'شام خریباں' کا مطالعہ کرتے ہیں تو منجملہ ۴۸۲ کے صرف ۲۲ شعرا میں بعض شعرا کے کلام کا انتخاب شفیق کا اپنا ہے اور بعض شعرا کا آزاد سے لیا ہوا اور حالات کی عبارت میں قدرے یکسانیت نظر آتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ شفیق جو نظام علی خان آصف جاہ ثانی کے اور پھر ان کے بیٹے عالی جاہ کے دربار سے متوسل رہے، اپنے مربی کے ساتھ ۱۱۷۷ء میں اورنگ آباد چھوڑ کر حیدرآباد آئے اور پھر حالات کا مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ انہیں اورنگ آباد جانے کا موقع نہ ملا اور ۱۲۲۲ء میں حیدرآباد ہی میں انتقال کیا۔

البتہ آزاد مختصر سے قیام کے لمحے ایک دفعہ ۱۹۸۶ء میں اور دوسری دفعہ ۱۹۹۵ء میں جب کہ ان کا سن اسی سال کا ہو چکا تھا، حیدرآباد آئے اور پھر اورنگ آباد واپس ہو کر ۱۹۲۰ء میں انتقال کیا۔

شام غویہاں اور گل رعنا اور آزاد کے تذکروں کا مقابلہ بھی اس فرق کو واضح کر دے گا جو استاد اور شاگرد کے انداز بیان، زبان اور تنقید میں موجود ہے۔ اس میں استاد اپنی تمام اطلا صلاحیتوں کے ساتھ ادیبانہ شان میں نظر آتے ہیں، اور شاگرد شاگرد ہی ہے۔

شام غریبان کا آغاز آدم علیہ السلام کے ذکر سے ہوا ہے اور توجیہ یہ کی ہے کہ وہ جنت سے نکالے گئے تو پہلے ہندوستان آئے۔ اس تعلق سے مختلف مذاہب میں جو روایات ملتی ہیں ان سب کے حوالے دیئے ہیں۔ ان کے علاوہ علما اور شعرا نے بھی جن خیالات کا اظہار کیا ہے انہیں بھی پیش کر دیا ہے۔ ان میں شیخ جلال الدین سیوطی، ناصر علی سرہندی، شیخ علی رومی، صاحب محاضرة الاوائل اور شعرا میں امیر خسرو، میرزا صائب اور آزاد بلگرامی کے اشعار دیئے ہیں۔ حرف الف کی ردیف میں اکیاون شعرا کے حالات ہیں اور ان کے کلام کا انتخاب ہے۔ ان میں حکیم صدرالدین السہمی، ابوالفتح گیلانی اور قزلباش خان امید وغیرہ شامل ہیں۔ میر رضی شوستری اقدس کے حالات بیان کرتے ہوئے متعلقہ تاریخی واقعات بھی بیان کیئے ہیں۔ اکثر شعرا کے انتقال کی تاریخیں یا معاصرین کے قطعات تاریخ بھی دیئے ہیں۔

ردیف ب کے تحت صرف میرزا عبد القادر بیدل کا ذکر ہے اور شفیق خود ہی معترف ہیں کہ ان کا شمار واردان ہند میں نہیں۔ ان کا حال دہگر مذکورہ نگاروں نے بھی لکھا ہے اور گل رعنا میں انہوں نے خود بھی لکھا ہے لیکن یہاں ان حالات کو شامل کرنے کا مقصد یہ بیان کرتے ہیں :

”دریں ایام ’مرآت واردات‘ تالیف شاہ محمد شفیق نکیئی

متخلص بہ وارد طہرانی بہ نظر رسیدہ۔ دریں کتاب بعض احوال میرزا

سوائے آن است کہ در تذکرہ ما بہ نظر نہ رسیدہ تالیف شاہ وارد غیر مشہور

است لہذا بہ خاطر رسید کہ میرزا صاحب کمان عمدہ است۔ ترجمہ او را

بہ احوال فراید کہ شاہ وارد آورده، باید نوشت تا ہر صفحہ روزگار

باقی ماندہ۔“

تمام تذکرے بجز ایتمے اور قاموس المشاہیر (۱) کے ، اس امر پر مطلق ہیں کہ بیدل عظیم آباد میں پیدا ہوئے اور اعظم شاہ کے دربار سے متوسل رہے ۔ اور جب اس نے اپنی مدح میں قصیدہ کہنے کے لیے کہا تو ملازمت ترک کر دی لیکن وارد اپنے تذکرے میں لکھتے ہیں :

” ظاہر خوش نوائے وجود میرزا از گلستان عدم دو اکبر نگر عرف
 راج محل از سالک ہنگالہ پر کشود و مدتی دو آن سر زمین معاش بجمیت
 ہسر پرد و در کمال جوانی رو بہ هندوستان آورد و نخست در صحبت میرزا
 سلیمان ، خالوے حقیرتی سلطان محمد مرالدین خلف شاہ عالم بن عالمگیر
 سالہا ہسر پرد ، بعد فوت میرزا سلطان در سلک ملازمان اعظم شاہ بن عالمگیر
 منسلک گشت بہت الفزل دیوان اعتبار گردید “ ۔

اس بیان کو اس لیے غلط نہیں کہا جا سکتا کہ اس کے بعد کا بیان اور
 تصحیح غیظ نظر آتا ہے جب اعظم شاہ نے بیدل سے اپنی مدح میں قصیدہ لکھنے کے لیے
 کہا تو بیدل نے ملازمت ترک کر دی ۔ اور شاہ وارد لکھتے ہیں کہ :

” پس از قطع منازل در بلدہ متہرا بر کنار دریائے جمن اقامت
 گزید۔ لعل محمد نامی حاکم آن مکان نائب حسن علی خان بہادر الہ وردی
 خان از قدوم میرزا اطلاع یافتہ در دل جوئی و خاطر داری کوشید ۔ میرزا
 نیز دلدادہ صحبت او شد ۔ اتفاقاً سلطان عالمگیر کہ در دکن بود لعل محمد
 را بحضور خود طلبید ۔ لعل محمد موجب حکم بادشاہ جبراً و قہراً رو براہ
 سفر دکن آورد و در عرض راہ سمند عزیمت را اقلیم عدم جلو ریز ساخت ،
 میرزا قاعدت یک و نیم سال در خانہ راقم این اوراق بے تشویش معاش
 اصل اقامت افگند “ ۔

غرض اس طرح اس تذکرے کے مطالعے سے بعض نئی معلومات ملتی ہیں ۔
 کہات علی عادل شاہ شاہی میں ایک فزل کا عنوان ’ چار در چار ‘ ہے ۔
 یہ اصل میں سولہ رکنی بحر ہے ۔ اس کا نام بھی شاہ وارد کے تذکرے میں موجود
 ہے ۔ پتالپہ وہ کہتے ہیں :

” در بحر کامل چار در چار اول شاعرے کہ شعر موزوں کرد لہیب

صابر است و او غزل پیش از ہفت بیت مرقوم نہ ساخته و بعد از ادیب
صابر مولانا عبد الرحمن جامی غزل ہفدہ بیت ایجاد نمود و میرزا بہل بد
بہر کامل چار در چار دہرائی مشحون بہ معانی شاعر و مضامین عالی
تصنیف کردہ۔“

صابر کا شعر حسب ذیل ہے :

چنیں شنیدم کہ لطف یزداں ہرے جویندہ در نہ بندہ
دری کہ بکشاہد از حقیقت بر اہل عرفاں دگر نہ بندہ

شفیق اس پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

”شاہ وارد خبر ندارد کہ مطلقاً کہ از ادیب صابر نقل کردہ در بہر

کامل نیست بلکہ از فروع بہر متقارب است۔ قطعاً ، فعل فعلان۔“

اس قسم کی تنقید اکثر مقامات پر ہے ، کہیں الفاظ کی تحقیق پر بحث کی ہے
اور کہیں معانی و بیان کی نزاکتوں کو پیش کیا ہے۔ اس سے شفیق کی صلاحیتوں کا
اندازہ ہو سکتا ہے۔

جس طرح شفیق نے آدم علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ہندوستان
آئے ، اسی طرح شیخ سعدی کے بارے میں بھی لکھا ہے اور ثبوت میں یہ دو شعر پیش
کیے ہیں :

بے دہم از عاج در سونناٹ
بہ ہند آمدن من ازاں رست عزیز
مرصع چو در جاہلیت منات
وزالجا براہ یمن تا حیر

تاریخی واقعات کے اظہار کے لیے ایسے شعرا کے حالات جن کا شاہی
درباروں سے تعلق رہا ہے ، مطالعہ کیا جائے تو بہت سی معلومات حاصل ہوتی
ہیں۔ ان میں سلیم ، سرمد ، ظہوری ، انیسوی شاملو ، میر جملہ محمد سعید
روح الامین شہرستانی ، ثقی اوسدی ، میر رضی دانش وغیرہ شامل ہیں۔ اورنگ زیب
عالمگیر نے اپنی زندگی بالکل سپاہیانہ گزاری لیکن بیس بالیس شعرا ایسے ہیں جو
عالمگیری امرا یا خود عالمگیر کے دربار سے وابستہ رہے۔ نعمت اللہ عالی جیسا
شاعر اور ادیب اسی دربار میں رہا۔

شفیق نے بعض شعرا کی قبروں کی بھی نشان دہی کی ہے چنانچہ سلیم کے متعلق

لکھا کہ ہے :

”دو سال کہ سلام خان (وزیر شاہجہاں) فوت شد (سلیم) ہم در کشمیر چلم از زندگانی پوشید و در دامن کوهی کہ مشہور بہ تخت سلیمان (۱) است مشرف بر تالاب دل ، بہ فتح دال مہملہ ، مدفون گردید۔“

ظہرا شفیقی کے متعلق لکھتا ہے کہ :

”اواخر حال گوشہ انزوا در کشمیر گرفت و ہماں جا در گزشت و نزدیک قبر ابو طالب کلیم مدفون گشت۔“

لیکن مدعوں نہیں کہ قدسی کے بارے میں شفیق نے کون سا تذکرہ پیش نظر رکھا ، غالباً ملا عبد الحمید لاہوری کا ”شاہجہاں نامہ“ ہوگا کیونکہ اس کے متعلق یہ لکھتا ہے :

”در لاہور ستہ ست و خمین و الف بمالم قدس خرامید۔“

حالانکہ غنی کشمیری کا قطعہ تاریخ، قدسی ، سلیم ، اور کلیم کا مدفن ایک قرار دیتا ہے اور یہ ’سرو آزاد‘ میں موجود ہے ۔ اس کے آخری تین شعر یہ ہیں :

عمر ہا در یاد او زیر زمین	خاک بر سر کردہ قدسی و سلیم
حافیت از اشتیاق یک دگر	گشتہ اندہاں ہر سہ در ہکجا بقیم
گفت تاریخ وفات او غنی	طور معنی بود روشن از کلیم

اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شفیق نے تحقیق کی زحمت گوارا نہیں کی اور جہاں سے جو اور جیسا مواد ملا جمع کر کے پیش کرتا چلا گیا ۔ ’چمنستان شعرا‘ کے مواد کے بارے میں بھی مولوی عبد الحق کو شکایت ہے کہ اس نے ملا عبد القادر بدایونی کی تاریخ کو جو بلحاظ صحت واقعات در غور اعتنا نہیں ، اہمیت دی اور اسی کو ماخذ بنایا ۔ لیکن ’چمنستان شعرا‘ کا مصنف صرف اٹھارہ سال کا لڑکا ہے اور شام غریبان کا مصنف تقریباً چالیس سال کی عمر کو پہنچ چکا ہے ۔ اس لیے اس سے تحقیق و تلاش کی توقع کی جا سکتی تھی ۔

کلیم کے بارے میں لکھا ہے کہ :

۱۔ ڈاکٹر ذور رحوم نے ”اصحاب صفہ“ کے عنوان سے ایک بہت تفصیلی مضمون اس سلسلے میں لکھا ہے جو ان کے مجموعہ مضامین ”ادبی تحریریں“ رتبہ ڈاکٹر گوہی چند نازنگ میں شامل ہے ۔

”وفات کلیم پانزدہم ذی الحجہ سال ہزار و شصت و یک ہجری واقع شدہ بود و در نزدیکی قبر محمد قل سلیم مدفون گردید“۔

نعمت خان عالی کی قبر کے بارے میں کہتا ہے کہ :

”اتفاقاً نعمت خان بعد وصول حیدرآباد در رکاب شاہ عالم ہماں جا در سہ احدی و مشرین و ماتہ و الف رحلت کرد ، و در داہرہ میر محمد مومن مدفون گردید ، و بر سر قبرش مسجدی ساختہ اند کہ بالفعل موجود است“۔

میر رضی اقدس شوستری کہے بارے میں کہتا ہے کہ :

”آخر الامر در بلدہ حیدرآباد گوشہ انزوا گرفت و متاہل شد ، و بست و دم جمادی الاولی سنہ اربع و تسمین و ماتہ الف رحلت نمود و در داہرہ میر محمد مومن استرآبادی مدفون گردید“۔

میر ابو تراب فطرت واند میر رضی دانش کے بارے میں اس کا بیان ہے کہ :

”ابو تراب در سنہ ستین و الف در نقاب تراب رفت ۔ میر آزاد در سرو آزاد گوید کہ قبر او در داہرہ میر محمد مومن استرآبادی کہ گورستان مقررہ ایرانیان است و مردم بسیاری ازاں ولایت دران بقعہ خوابیدہ اند ، دیدہ شد ۔ بر لوح مزار او کندہ اند کہ این رباعی را دم آخر بنظم آورد و رباعی دیگر از رضی کہ در فراق والد خود گفتہ ہم بر لوح مزار تحت رباعی مذکور نقش است“۔

پھر اس کے بعد شفیق لکھتے ہیں :

”میر آزاد سلمہ اللہ تعالیٰ با بندہ فرمودند کہ در سنہ خمس و ستین و ماتہ و الف ورود حیدرآباد اتفاق افتاد و بدلات میر رضی اقدس شوستری قبر میر ابو تراب در داہرہ میر دیدہ شد ۔ دران وقت داہرہ مذکور ویرانہ بود و اثری از آبادی نہداشت پس ازاں بعد سی سال در سنہ خمس و تسمین و ماتہ و الف باز ورود حیدرآباد رو نمود و داہرہ میر بملاحظہ درآمد اثری از قبر و لوح میر ابو تراب نیافتہ شد ، و ہم چنین اکثر قبور کہ دران تعلقہ زمین بود با خاک برابر گشت ۔ سپس این کہ در زمان حالی بتاثر سکونت والی ملک نواب نظام الدولہ آصف جاہ خدیو دکن ، آبادی حیدرآباد

بہت کثرت رسیدہ و این دایرہ کہ تمام خواب گاہ موتی بود آرام گاہ احیا
گردیدہ -

شہیق نے اپنی زبان کو نہایت سلیس اور عام فہم رکھا ہے۔ مقفول اور
مسیح لکھنے کی کوشش نہیں کی البتہ شاعروں کے تخلص کی مناسبت سے آلا کا کلام
دینے ہوئے عبارت آرائی ضرور کی ہے مثلاً :

روغن قاز پر روئے سخن می مالہ	روغن استر آبادی کے لیے
او سخن را رونق می دہد	رونقی کے لیے
او تصویر سخن می کشد	شاہور کے لیے
این جواہر ازان شمشیر است	سیف الملوک شجاعتی دماوندی کے لیے
او حلوائے سخن می فروشد	مولانا صادق حلوائی کے لیے
این چند مشکناہ از غزال است	غزالی مشہدی کے لیے

اس اسلوب سے قاری کا ذہن بار نہیں محسوس کرنا اور دلچسپی بڑھ جاتی
ہے۔ اس کی تشبیہ میں ابتدا سے آخر تک کہیں دل آزاری نہیں پائی جاتی، بلکہ
جو واقعہ جس انداز میں بیان کرنا چاہیے، اسی انداز میں پیش کر دیتا ہے ورنہ
اکثر تذکرہ نگاروں نے تلخ گوئی کو اپنا شعار بنایا ہے۔ یہ تلخی بعض جگہ آزاد کے
تذکرہ میں بھی نظر آتی ہے۔

یہ تذکرہ ان پیش کردہ خصوصیات کی بنا پر اہمیت کا حامل ہے اور فارسی
ادب سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے ایک نعمت ہے کیونکہ بیرونی شعرا کا حال یا
ماخذ کا پتا اس میں بہ آسانی مل جاتا ہے۔

محمد اکبر الدین صدیقی

تذکره اشعرائی

یارب ذنو یفتم سخن پردازی آموختم از لطف تو خوش آوازی
خواهم ز نوکاین 'شام غریبان' مرا دل خواه ترا از طره خوبان سازی

برچشم کشایان آنکه خاتمه دانائی و نظر بازان چراغان بینائی روشن باد که
چهره پرداز تمهید این مبادی بنده لجهمی ناراین مخلصن به شفیق اورنگ آبادی درسته
اثنین و ثمانین و مائه و الف ۱۱۸۲ تذکره اشعرائی آراسته و صحیفه در کمال رنگینی
پیراسته در ذکر موزونان هندوستان و خوش صغیران این بوستان مسمی بگل رعنا
مشمول بر دو فصل ، یکم از سخن طرازان اسلامی ، دوم از نکته پردازان اصنامی ، بعد
ازان مفاطر رسید و صورتی در آنکه دل جلوه گر گردید که تذکره اشعرائی دیگر تحریر
باید رساند و نهال تازه در خیابان سخن مقابل نهال اول باید نشاند یعنی موزونانی
که از ولایت دیگر به هندوستان تشریف آوردند این هارا جمع باید نمود - و زبان
خاصه طلق اللسان را به احوال و اقوال این گروه خاص باید کشود - ستائش کارساز
بنده نواز که بعد از تفحص کتب بسیار و غواصی فراوان بحار این لآلی گران مایه
فراهم رسید و آبیاری 'باغبان قلم ریاض سخن را رنگی تازه بخشید - نام این نامه
'شام غریبان' گذاشتم و الرویه این گروه والا شکوه را در میدان قرطاس پرافراشتم -
امید دارم که این مقام حقیر و سرمایه پیر در جناب مستطاب عزه ناصیه دولت و اقبال ،
قره باصرة اهبت و اجلال ، فص خاتم جهان داری ، کوه شاق بردباری ، فیراعظم ،
سپهر جلالت ، پرچیس مستد آرائی دیوان عدالت ، عطارد فلک دانائی ، مصباح انجمن
روشن عالی ، میر میدان صف آرائی ، سرغام عریض مرد آزمائی ، دریائی اعظم فیض رسانی ،
سحاب مشعاق گوهر افشانی ، فرهاد رس دادخواهان ، دیهیم بخش بی کلاهان ، خطش
تعویذ پازینه جستگان ، لطفش مومیائی دل شکستگان ، آنکه نور فراست ، مرآة جمال
ریاست ، داور خلافت پناه ، نواب آصف الدوله امیر الممالک عالی جاه ، مدافه ظلاله و

ادام دوله و اقباله ، درجه پذیرانی بهم رسانده و بمیان قبول والا ریشه اعتبار و اشهار در شش جهت عالم دواند - راته عمل کل شیء قدیر و بالاجابه جدیر -

حرف الالف

آدم علیه السلام :

گفت آن جناب ابو محمد و ابوالبشر است و لقب سفی الله چون از واردان هندوستان جنت نشان اول جناب عالی است و زبان مبارک را بگفتن شعر هم آشنا ساخته نام والا ، ناج سرکتاب و مفتاح قفل خطاب نموده شد - اصل مسکن آن جناب بیست به دلیل آیه کریمه و قنایا آدم اسکن انت و زوجک الجنة و کلا منها رغداً حیث شئتما - مفران در تمییز جنت اختلاف کرده اند، بعضی گویند جنت الماولی، و برخی گویند باهی بود در فلسطین ، و قوس گویند بوستانی بود برجیل یا قوت، و ارتفاع آن چندان که صحرود بران مسکن نیست ، هبوط آدم از جنت بزمین که در قرآن واقع شده ، در جنت الماولی و جیل یا قوت درست است که از بالا به پائین آمد ، در باغ فلسطین درست نمی آید ، جوابش این که هبوط بمعنی مطلق فرود آمدن است چنانچه در آیه کریمه اهبطامصراً آن جناب از جنت بسرندیپ هند افتاد و نا آخر عمر همین جا سکونت ورزید - کیفیت ابتداء خلقت او این است که چون حق تعالی خواست که او را از پرده عدم برضنه وجود جلوه دهد با ملائکه فرمود که من خلیفه پیدا می کنم در زمین - ملائکه از ناتوان بینی بعرض اقدس رسانیدند که آیا پیدا می کنی کسی را که فساد کند در زمین و حوتها برزد، و ما به تسبیح و تحمید و تقدیس تو مشغولیم ، حق تعالی جواب داد که در آفرینش این خلیفه آن چه من می دانم شما نمی دانید، پس حق تعالی قبضه خاک از روی زمین برگرفته خمیر فرمود - شیخ جلال الدین سیوطی در تفسیر در مشور روایات آورده که خاک آدم از دجنی است - صاحب قاموس گوید دجنی بضم دال سهمله یا کسر آن و سکون جیم ، یا حای سهمله و الف مقصوره ، و گاهی به الف سمدوده هم می خوانند - زمینی که آدم علیه السلام از خاک آن آفریده شد و این دجنی قطعه از زمین سراندیپ است تفصیل آن در هبوط آدم خواهد آمد - منجمان گویند پیدایش آدم علیه السلام روز جمعه دهم محرم در زمانیکه طالع اول درجه عطارد بود و زحل انجا، و مشتری در حوت، و مریخ در حمل، و قمر در اسد، و آنتاب و عطارد در سنبله، و زهره در میزان، و سوی آن نیز گفته اند، حق تعالی آدم علیه السلام را پدید آفریدن خزاین علم ارزانی داشت و اسماء مخلوقات علوی و سفلی آموخت و خواست که

فضیلت آدم ذهن نشین ملائکه سازد ، اول اسمیات آن اسما را برملا بیکه عرض کرد - پس اسما آنها را پرسد . ملائکه جواب بمرض رسانیدند که علم نداریم مگر آن قدر که تو آموختی ما را و فضیلت آدم بر خود دیده سر پگریبان انفعال فرو بردند آنگاه حق تعالی ملائکه را فرمود که آدم را سجده کنید - همه سر بسجود فرود آوردند مگر ابلیس که قیاس غلط کرد و گفت که من مخلوق از آتشم و آدم مخلوق از خاک - آتش افضل است از خاک که آن جوهر روشن و لطیف است و این جوهر تیره و کثیف و کرة آن بالاتر است از کرة خاک بلکه از آب و هوا هم - ناصر علی سرهندي این معامله را موزون می کند و می گوید :

شرابی کرد بی شم در نه خاک
ملائک مست سر جوش مناجات
چراغی دیده چون پروانه جستند
چو ماه نو متاع سجده در بار
شرار آتشی زان کاروان جست
نظر پوشیده رفت از خاک آدم
گهر نشناخت در گرد پستی
نه دید آن گنج بل ویرانه دید
مے صافی بظرف گل نهان هست

به آدم داد نور معرفت پاک
دوران میخانه شد پیر خرابات
ز هر جانب خریدارانه جستند
همه در هجر کرده گرم بازار
که ناگه بتکر عشق از میان جست
بنفقت دیدها مالیه برهم
نشد آگه ازان حسن قدیمی
ز صاحب خانه خالی خانه دید
درین ویرانه گنج بسے نشان هست

حق تعالی آدم علیه السلام را حکم فرمود که در جنت ساکن شود، و از فواکه و اثمار و دیگر نعمت های بهشت بهره برد، الا شجرة گندم که دست بآن نه رسافت - ابلیس در فکر اخراج آدم علیه السلام همیشه می بود، محافظان بهشت نمی گذاشتند که او درآید، آخر حیله بکار برد که در شکم ماری فرود رفت - طائوس آن مار را بلع کرد و در بهشت رفت، ابلیس از شکم طائوس بدرآمد و در صورت پری بر آدم و حوا ظاهر شد و این ها را از مرگ ترسانید و گفت من نشان می دهم شما را درخت جاویدی که مرکب ازان خورد هرگز نمیرد و مینمایم شما را ملکی که زوال نپذیرد و بشجرة منبیه که پروایت اشهر گندم است ، دلالت کرد - آدم و حوا ازان درخت منبیه خوردند - عذاب الهی نازل شد و حله هائے بهشت از تن ایشان فروریخت - اشخاص خسته را حکم شد که بزمین فرود آیند - آدم علیه السلام بمراندهب افتاد و حوا بجده .

اهلیسی بدشت میان قریب بصره ، و مار باصفهان ، و طازس بکابل - شیخ طری رومی در
 مهاجرة الاوائل آورده که اول سوسنی که آدم علیه السلام در آنجا فرود آمد ، کوهی
 هست منسی بر اهون در جزیره از جزایر مند در مملکت سراندهیب - در مکانیکه آن را
 مدعی گویند و در بعضی روایات نام کوهی که برای آدم علیه السلام نازل شد ،
 بوده است بضم با سوده و سکون واژ و ذال بجمه آن هم در سراندهیب واقع شده ، و شیخ
 جلال الدین سیوطی در تفسیر در مختور حدیثی روایت کرده ، مفسوفش این که بهترین
 وادی در مردم وادی مکه است ، و وادی که در آن آدم علیه السلام نازل شد در هند ، و
 حضرت آزاد مدظله العالی در رساله شماتت العبر سراندهیب را مقرب مدار الخلافة کرده اند
 که اقامت گاه خلعت الله بوده ، و نیز حضرت آزاد مدظله العالی در خزائن الهند می نویسند
 که بافتاد جمیع مفسرین و محدثین سبباً آدم علیه السلام سراندهیب است و نقش قدم
 آدم علیه السلام که وقت نزول پرستی افتاده ، و در احادیث ذکر آن آمده بالفعل در آنجا
 موجود و نقش هر دو قدم دو جا واقع شده ، و سراندهیب جزیره ایست وسیع از جزایر هند
 قریب خط استوا ، طول او پنجاه روزه راه - گرد این جزیره بنا در بسیار است از آن جمله
 قال ، و کولنبا بضم کاف قازی و سکون واو و فتح لام و سکون فون و باح موحده و
 الف ، هر دو نقش قدم آدم علیه السلام از کولنبا یکی بر مسافت یکروزه ، و دیگری
 بر مسافت سه روزه است ، و والی سراندهیب از قوم چنگله است ، یکسر جیم فارسی و
 فون هند و سکون کاف فارسی و فتح لام و هائی زده ، و قوم چنگله هندو اند ، و در
 کولنبا در محله مسلمانان است با فاک فاصلة فم ابین و در هر یک محله مسجدی است
 صورت از صلوات عمه و خطبه جمعه بنام سلطان هند و سلطان روم می خوانند ، سبب
 این که سبب آمد و رفت جہازات اکثر مردم عرب و یمن و حبش و غیره ها در آنجا طرح
 نوبت رهنده اند ، و اتباع عرب خطبه بنام سلطان روم هم می خوانند ، و در سراندهیب
 هر شب و روز چند بار ابر می آید و بشدت می بارد ، بالجمله حق سبحانه سراندهیب را
 شرف صبی بخشند ، و دارالخلافة نخستین خلیفه جناب اقدس گردانید ، انتمی کلامه .

آورده اند که آدم علیه السلام سی صد سال برگناه خود گریست ، تا آنکه حق تعالی توبه
 او را پذیرفت ، آنگاه از هند به مکه معظمه رفت ، و بدستگیری جبریل علیه السلام اساس
 کعبه گذاشت ، و حجر اسود را که از بهشت همراه آورده بود در پیکه از چهار گوش
 کعبه نشاند ، و در روایتی آمده که چون ابراهیم علیه السلام کعبه را بنا کرد جبریل
 حجر اسود را از هند آورده به ابراهیم علیه السلام داد تا در رکن کعبه تعیین کرد . و
 آدم علیه السلام بعد بنا کعبه مناسک حج بها آورد ، و در عرفات با حوا بر خود و با

او پسراندهب برگشت و در آنجا رنگ توطن ریخت - و هر سال بیج می رفت و باز می آمد -
 آورده اند که خواهرگاه حامله می شد پسری و دختری توأم می آورد - آدم علیه السلام
 بحکم الهی دختر توأمی را به پسر توأم دیگر می داد، و پسر و دختر توأم را در نکاح
 جمع نمی کرد، و چون آغاز نسل او بود بقدر مقدور رعایت دوری قرابت می فرمود - توأم
 پسرش قاهیل اقلیما نام دختر و توأم پسر دیگرش هابیل پهودا نام دختر بوجود آمدند -
 آدم خواست که پهودا را بقابیل و اقلیما را بهابیل دهد ، چون اقلیما شکیه جمیله
 بود قاهیل گفت توأم خود را پدیدگری نمی دمم - آخر قاهیل هابیل را کشت - آدم دران
 وقت بزیارت کعبه رفت بود - چون برگشت اشجار را زرد و خشک دید ، و عالم را
 بحال خود نیابت - دانست ، سائط عظمی بوقوع آمده - چون پسراندهب رسید و از
 قتل هابیل اطلاع یافت بسیار گریست ، و مرثیه بنظم آورد که این آیات ازان است :

تغیرت البلاد و من علیها	و وجه الارض مظهر قبیح
تغیر کل ذی طعم و لون	و قل بشاشة الوجه الطلیح
فوا اسفا علی هابیل ابنی	فتبلا قد تقسنت السرح

این اثیر و جم ظفیر این آیات را بآدم علیه السلام استاد کرده اند ، و جمعی
 دیگر انکار نموده اند ، امیر خسرو علیه الرحمة گوید :

ما همه در اصل شاعر زاده ایم دل باین محنت نه از خود داده ایم

و میرزا صائب گوید :

آنکه اول شعر گفت آدم صفی افه بود طبع موزون حجت فرزندی آدم بود
 آورده اند که چون هزار سال از عمر آدم علیه السلام گزشت بیمار شد دران
 وقت شیت علیه السلام را خوانده و ول عهد ساخت و جان بجهان آفرین سپرد - امام
 فزالی گوید ، بعضی گویند در مکه برجبل ابو قیس دفن شد ، و بعضی گویند در هند
 برجبل نور -

آذری اسفرائینی :

آذری، شیخ نورالدین اسفرائینی، آذر بت تراش سخن است، و آباد ساز بت کده

۱- (الف) غزاة طامره ، ص ۲۱ (ماعذ)

[جاری]

این فن - وجهه اعتبار کردن تخلص این که تولدش در آذر ماه رو نمود - فاضل کامل بود - بهائیت حال در سرکار شاه رخ سلطان مرتبه بلند یافت و بهتصیب ملک الشعرائی سرفراز گردید ، آشرالامر دامن تجرید بدست آورد ، و بهتدیت محی الدین طوسی ریاضات آگشید ، و بعد فوتش به سید نعمت الله ولی پیوست ، و خرقه از دست سید پوشید ، و دو بار پیاده سعادت حج حاصل کرد ، و یک سال مجاور کعبه ماند ، و وقت مراجعت به هند آمد - سلطان محمد جونای والی دهل نیپیره را باهات اعلیٰ خضر خان پنجاه هزار دینار در سعادت اول عطا فرمود و به سبب آنکه در شکرانه آن در تنظیم بزم آن دیار می خواستند رد کرده ، و از آنجا قصد دکن نمود ، و بسطان احمد شاه والی دکن پیوست و فاصله فرا در مراح اوهر داخت - محمد قاسم فرشته در تاریخ خود می نویسد که شیخ حسب الحکم سلطان در گفتن بهمن نامه شروع کرد ، چون بدستان شهریار رسید

[جاری]

(ب) " وهو حمزه بن عبد الملک طوسی پدرش سریداران اسفرائین و سرهایدان در نظم ملکوت کوشید ... رساله سعی الصفا را در مکه نوشته و طفرای هاپود و عجائب الفرائب نیز ازوست ، و جواهر امرار که مجموعه ایست از نوادر امثال و شرح ابیات مشکله نیز او نوشته " -

آتش کده آدر ، ص ۸۸ و ۸۹

(ج) فتاح الافکار ، ص ۳۰

(د) " بعد ازان (حج) به دیار هند افتاد و چند گاه دران دیار بسر برد حکایت کنند که ملک هند سلطان احمد از جمله بادشاهان گلبرگه بود و شیخ را پنجاه هزار درهم انعام فرمود که به عبادت ایشان یک لک باشد و گویند که بطریق جمال آن را مقرر داشته اند ، شیخ را فرمودند که به شکرانه پیش ملک سر بر زمین نهی ، شیخ آن مال را قبول نه کرد ، و منع آن سخته نمود ... بعد از سفر هند پانچ در دامن همت کشیده و از ساحت عالم ملک به قشائ عالم ملکوت سر بهجیب تفکر و درویشی فروبرد ، و سی سال بر سجاده طاعت نشست ... سرقه منور در قصبه اسفرائین است - هشتاد و دو سال عمر یافت و در شهر سه ست و سنین و نمانامه املاک خود را شیخ بر بقعه که ساخته و در آنجا مدفونست " -

تذکره الشعرا ، دولت شاه ، ص ۱۷۹

کتاب را بنظر سلطان در آورده طلب رخصت ولایت کرد. سلطان گفت: مرا از فوت سید محمد گیسو دراز رخصه کلفت عظیم رو نموده ملاقات تو دافع غم و الم است پسید که بفراق تو نیز گرفتار شوم - شیخ چون این قسم الطقات از پادشاه دید بدون هندوسجان هر خود قرارداد فرزندان را از ولایت طلب نمود - اتفاقاً در آن ایام قصر دارالاماره پودر باتمام رسید - شیخ این دو بیت گفت :

چهدا قصر مشید که ز فرط عظمت آسمان سده از پایه این درگاه است
آسمان هم نتوان گفت که ترک ادب است قصر سلطان جیهان احمد بهمن شاه است

ملا شرف الدین مازندرانی که از مریدان شاه نعمت الله ولی بوده و بخوشنویسی مشهور زمان، آن را بخط جل نوشت، و استادان تلنگی که در تقلید سحر آفرین اند، آن را در سنگ بزرگ کنده بالای دروازه نشاندهند - روزی چشم سلطان بران افتاد - از شاهزاده علاءالدین پرسید که این شعر از کیست ؟ گفت - از شیخ آذری - سلطان را خوش آمد - شاهزاده فرصت یافته بعرض رسانید که شیخ بمقتضای حب الوطن اراده ولایت داد - می گوید که اگر حضرت رخصت نمایند من نیمه ثواب حج اکبر خود را پیشکش می کنم - سلطان ازین معنی پیش از پیش شکفته گردید و در ساعت با حضار شیخ فرمان داد و بخزانچی حکم کرد که چهل هزار تنگ سفید که هر تنگ یک توله نقره باشد جهت شیخ حاضر سازد چون چشم شیخ بران زرافتاد ، گفت لاتحمل عطایا کم الامطایا کم سلطان خنده و گفت بیست هزار تنگ دیگر جهت خرچ راه و وجه کرایه حمل آن حاضر گردانند - چون وقت کار رسیده بود ، در همان مجلس خلعت خاصه ، و پنج غلام حبشی ، و پنج غلام هندی عنایت کرده رخصت معاودت ولایت ارزانی داشت - شیخ این دو بیت مشهور غضایری رازی (۱) که در حق مدوح خود سلطان محمود غزنوی گفته برزبان آورد :

۱- غضایری رازی : از اکابر شعرا ست و در روزگار سلطان محمود سبکتگین بوده از ولایت رے بزم خدمت سلطان متوجه عزین شد و با شعرا پان تخت مشاعر و معارضه نمود و در مدح سلطان قصیده انشا کرد که مطلع و حسن مطلعش این است :

اگر مراد به جاه اندر است و جاه به مال
مرا به بین که به بونی جمال را به کمال
من آن کسم که بدن تا بحشر فخر کنند
هر آنکه بر سر یک بیت من نویسد فال

[جاری]

صواب کرد که پیمان نه کرد هر دو جهان
 وگره هر دو جهان را کف تو بخشیدی
 بگانه داور دادار بی نظیر و همال
 امید پند نهامندی بایزد مصال

پون در سخن وفاق با سلطان عهد کرده بود که پندیه حیات در گفتن نماند
 همچون نامه خورد را صاف ندارد هر آینه تا که در خراسان زنده بود. برخی اوقات عزیز
 را بگفتند پندیه نامه صرف می نمود و بعد هر چند سال آنچه می گفت پندار الخلافة
 دکن می فرستاد - شیخ بعد معاودت از دکن با سفر اثنی عشرت سی سال فارغ الهال می
 گذرانید. و هم در آنجا سه ست و شین و نمانمانه پیمانة عمرش که پیشداد و دورسینه
 بود پذیر گردید شیخ ترکیب هفتاد دارد - در مرتبة امام حسین علیه السلام این
 بیت از آن است :

سوداغ می خورد دل را چون گل حسین هر جا که ذکر واقعه کربلا رود
 از بزرگه منقول است که فرمود که حضرت صلوات الله علیه وسلم را در خواب دیدم
 که با اصحاب پندیه می روند و خواستم تا از سبب توجه استفسار نمایم - حضرت
 صلوات الله علیه وسلم فرمود فرجه شده فرمودند بزهارت آذری می روم برای صلوات پندیه که
 در مرتبة فرزندان گفت، بیت همان است که گذشت - این چند بیت از غزلیات شیخ است :

پندیه که درو گنج کهنه بخشند هزار المر شامی بیک گدا بخشند
 قدم پندیه پندیه ر چشم آن دارم که جرم ما بچوانان پارما بخشند
 فلام همت آن عاشقان پاک دلم که بیک صواب به پندیه صد عطا بخشند

جانی که داشت کرد فدای تو آذری نرسنده از تو گشت که جانی دگر نداشت

[جاری]

و هم درین نصیحه قطعه پندیه آورده که مهاله را بعد احوال رسانیده ، و سلطان
 در وجه صلوات آن طاعت پندیه زنده سازی بخشید که علو از چهار هزار درهم بود - نظم :
 صواب کرد که پیمان نه کرد هر دو جهان بگانه ایزد دادار بی نظیر و همال
 وگره هر دو به بخشیدی او ز روی سخا امید پندیه نهامندی به ایزد مصال
 (مرآة الخیال ، ص ۲۲)

گر خصم بی شمار شود آذری مفرس آنکس که جان ستاند و جان می دهد بکس مت

به آن گروه که از ساخر وفا مستند زما سلام رسانند هر کجا هسته

گردد از گل این باغچه بوی نبردند لاذکالی که از آفریدن عمار اللهیست

غراب نولم و خود را گناه کار شناسم به از صلاح که خود را بزرگوار شناسم

که داند تا قلم چون رفت در رد و قبول ما همه از انتها ترست من از ابتدا ترسم

ز هول روز جزا آذری چه می ترسی نو کبستی که دران روز در شمار آئی

میر آزاد دو خزانه خامره می نویسد که مثنوی مسلطی "ببرآت" از شیخ آذری بنظر رسیده ، این مثنوی مشتمل است بر چهار کتاب و هر یک را نام علاصه است - اول طامة الکبریة ، دوم عجائب الدنيا ، سوم عجائب الاعلی ، چهارم سی الصفا و علاصه مجموع تصوف و حکم مواظب است درین کتاب گوید : (۱)

خوانده باشی که زمره تقلید	بصناعت کنند مرورده
از صدف در توان تراشیدن	کے بود چون گهر گواردیدن
ماه نخب مشابہ ماه است	لیک ازو تا بماء بس راه است
نیغ چوبین اگرچه نیغ نما است	حرب پیدا کند دروغ از راست
همچو الف است الف به شکل و شمار	الف آید یکی و الف هزار
نی ^۱ حال به شکل نیشکر است	داند اما مذاق کان دگر است
کے یا قوت می شود هم سنگ	آبگیت اگر بود خوش رنگ
گوهر کان ز بحر سید ماست	از فشار سیله پیداست

۱- "شیخ آذری تصانیف بسیار دارد ، و ازان جمله کتاب جواهر الاسرار است" - مرآة النیال ، ص ۶۸ -

ایوب : خواجه :

خواجه ایوب بن خواجه ابوالبرکه کشی از اکابر ماورالنهر است - پدر و پسر هر دو با وجود فضایل ذاتی و ارثی بنامفیدی ضرب المثل بودند پدر در خراسان و پسر در هندوستان - شاپون پادشاه خواجه را با آن وضع نا هموار بنا بر خوش صحبتی بسیار دوست می داشت - روزی در مجلس پادشاه حرکتی نا ملایم از او سر زد - پادشاه حلم را کار فرمود - خواجه رخصت مکه طلبید - پادشاه زاد و راحله داده وداع کرد - او بگجرات رسیده اراده مکه فرسخ نمود ، و در آنجا نشسته بعیش و عشرت مشغول شد - سلطان بهادر والی گجرات از جهت خوش صحبتی و هم زبانی یک اشرفی و طفیل هر روزه مقرر نمود - روزی سلطان از راه عنایت پرسید که اوقات چگونه می گذرد - گفت از راتبه که شا مقرر کرده اید اوقات یک عضو من هم بفراغت نمی گذرد - سلطان باوجود این شومی راتبه او در چندان ساعت - آخر از آنجا هم مظرود شده بدکن آمد - نظام شاه وال احمد نگر بمراعات شایسته پیش آمد - آنجا هم بدعوی او نه رفت تا در گذشت - از گاهی ایوب و گاهی فراقی تخلص می کرد ازوست :

آنکه رفتیم چو اندیشه رحم از بادش
شرمی از سابعه بندگی ما بادش

اشکی قمی :

اشکی قمی (۱) از سادات طباطبا و برادر حضور قمی است - آوازه ترقیبات غزال مشهدی شنیده به هند آمد ، اما ملاقات باهم اتفاق نیفتاد - در اکبر آباد رسیده سه اثنیز و سبب و نسنامه (۹۷۲) گرفتار خادم اللذات گشت - منظوماتش دو دیوان غزل و یک دیوان قصاید و یک دیوان مسموع از دوازده هزار متجاوز بود - در مرض موت دوازم خود را بمیر جدائی مصور ترمذی حواله کرد که مربوط سازد ، و میر جدائی ابیاتی که بکار می آمد بنام خود کرده ، باقی را در آب انداخت - طریقی ساوجی گوید :

اشکی فاراد را کشی غل حیران خون خفته اوست
بتو واماند چار دیوانش شعر وامانده تو گفته اوست

میر اشکی گوید :

گرچه کرد است جهان را دز گوشت مدحوش
چون لب لبب ترا دید گرفته سرگوش

اشک من اشک نسی دانم رقیب من شده است
تابروی او نظر کردم بروی من دوده

بسرنگ از غمت بر سر من دل ننگ خواهم زد
اگر باستم روه از کار سر بوسنگ خراهم زد

انسی ، محمد شاه :

انسی ، محمد شاه از ارباب زادهائی قندهار است . همراه بابر پادشاه به هند آمد و بواسطه نوبسی مامور بود ، بعد از آن در ملازمت همایون نیز بمنصب ارچند سرافراز گشت ، و در لاهور دهم شعبان سال نهمصد و هفتاد و سه فوت شد . طبع نظمی داشت . از اوست :

سرفکم رفته رفته بے نور دریا شد نمائشا کن

بیا در کشتی چشم نشین و سیر دریا کن

الفی یزدی :

الفی یزدی (۱) پاره طالب علمی نمود ، و در فنون ریاضی دستگامی بهم رسانده و بهند آمده دامن دولت همایون پادشاه بدست آورد ، و بعد از آن با علی قل خان خان زمان سلطان نخلص که ذکرش خواهد آمد بسر می برد . در هنگامه قتل خان زمان خانمان عاراج رفت ، خودش سلامت ماند ، خان زمان در صلۀ این بیت باو هزار روپیه بخشید :

بخت عاشاکیم و داریم آتشی همراه خویش

دور نبود گر بسوزیم از شرار آه خویش

تا گرد صفت دامن یاری نه گرفتیم

از پا نه نشینیم و قراری نه گرفتیم

احمد غفاری ، قاضی :

قاضی احمد غفاری قزوینی (۱) از اولاد شیخ نجم‌الدین عبدالغفار مصنف حاوی
 هفت شافی ست . فاضل و منشی و مورخ بی بدل بود ، برهان استمدادش کتاب نگارستان
 است که از نگار حویان باج می ستاند . پاپان عمر بحرین شریفین رفت ، و بعد ادراک
 این سعادت متوجه هند شد ، و از بندر دابل به هندوستان می آمد که قاطع الطریق اجل
 گذرد ، تمام کرد ، فی سنه خمس و سیمین و تسعمانه . ازوست :

پس از صبری نشینت گمردمی در پیشم آن به خو
 نه بینم در رخسار ناگه که نرسم زود برخیزد

امیر طهرانی ، امیر :

امیر طهرانی امیر قاضی نام ولد قاضی محمود سیفی حسنی قزوینی است که قاضی
 طهران بود . در زمان اکبر پادشاه بهند آمد و بعد چندی بطرف برادر خود قاضی بیگ
 که نزد والی دکن منصب وکالت داشت خرامید اما بنا بر ناسازی اخوت ناکام ازاد مقام
 به طهران مراجعت کرد و در سنه اثنین و ثمانین و تسعمانه امیر سر پنجه اجل گردید .
 ازوست :

خوش آن سستی که از میخانه در بازارم اندازد
 پی گیرد گریبان دیگری دستارم اندازد
 نوم گمرد مرغ و بنشینم بدیوار حواری او
 نسیم نا امیدی از سر دیوارم اندازد

از هر کس شکوه چون آن سهم تن آید شاید بهواداری او در سخن آید

ارسلان ، محمد قاسم :

ارسلان ، محمد قاسم مشهدی از وطن خود بهند آمد . و در سلک ملازمان اکبر
 پادشاه انتظام یافت ، در شعر و تاریخ گوئی و خوشنویسی کمال مهارت داشت و در

لاهور سے محسوس و تسکین و تسماانہ در پیشہ فنا متوازی شد ، از اوست :

گرہان چو بسو منزل احباب گذشتیم صد مرتبہ در ہر قدم از آب گذشتیم

ای ہم جان آمدہ بر لب ترا چہ قدر جائیکہ یک نگاہ بصد جان برابر است

ابوالفتح گیلانی ، حکیم :

حکیم ابوالفتح گیلانی (۱) از وطن مالوف بسیر شدہ خرامید ، و در بارگاہ اکبر پادشاہ لومی تقرب بہم رسانید کہ محمود اقران گشت ، بجدت فہم وجودت طبع و دیگر ملکات نفسانی و ظلم و شر علم تفرد می افراشت و دولت جاوید او این پس کہ مدوح عربی شہر آری ست ، ہیست و ہفتم رمضان سنہ سبع و تسعین و تسماانہ وفتیکہ روایات اکبری جانب کابل انتہا فرماشت در گذشت ، و در حسن ابدال مدفون گردید - ازوست :

چونیم مردہ چرامی ست آتشین جانم کہ در ہوائے تو در رہگذار باد صباست

امانی اصفہانی ، میر شریف :

میر امانی اصفہانی (۲) میر شریف نام داشت ، در عہد اکبر پادشاہ بہند آمد و قریب سی سال زیست و ہمین جا فوت شد ازوست :

دویدہ سہل سرشکم بسوی خانہ او کہ گرد غیر بشوید ز آستانہ او

اسیری ، محمد قاسم :

اسیری ، محمد قاسم از ولایت ایران است - چندی در خدمت اکبر پادشاہ بود - بہ زان ملازم خانخانان شد ، و در سنہ عشر و الف در گذشت ازوست :

سزہ بادبہ ما نکشد منت ابر چشم گر خشک شود آبلہ پالی هست

۰۱ - نتائج الافکار ، ص ۲۲

۰۲ - میرزا امان اللہ امانی مخاطب بہ خان زمان خان پسر مہابت خان (شاہجہانی) در فن طب ہم مہارتی داشت - در دولت آباد دکن سنہ ۱۰۴۶ (۱۶۳۷) مت و اربعمین و الف رخت ہدارالقرار کشید -

نتائج الافکار ، ص ۲۶

انیسی شاملو :

انیسی شاملو، (۱) براتقل بیگ نام دلداره ، سخن آفرین بیگانه است و انیسر
 منیر بیگانه - مولد و منشاء او هرات است مدتی در جرگه سپاهیان بملازمت علی قلی خان
 شاملو حاکم آنجا می گذرانید ، چون مناسبت با سخن داشت دارووشکی کتاب خانه
 سرکارش با او تفویض بود - بعد نقل او که بر دست هدایت خان اوزبک اتفاق افتاد
 دست آمد ، و از رشقه فیض رسائی* عبدالرحیم خانخانان ریاضی آمارش بنیهایت نصارت
 رسید . آورده اند که در منیر* شراب بخاطرش رسید برگ نژاد کوی نازه دمیده با قلیه
 گوشت تناول کند ، پخته خورد و در مزاجش زهر قاتل شد ، در (۲) بلکه پوهان پورسته
 ثلاث عمر و الف (۱۰۱۳) غالب خاک و گذاشت - او نظم قصه محمود و اباز شروع
 کرده بود اجل فرصت نداد که آن نسخه را بانمام رساند - در جالبیکه سلطان محمود
 از اباز آب خراست و اباز بسبب آنکه گرم از راه رسیده بود در دادن آب تعلق
 نمود ، گوید :

زمانی چون گلشت از خواهرش آب	شد از لب تشنگی چون شعله در قاب
و گر گشت ای بنویسی فتنه انگیز	زلال رحمتی بر آتشم دیز
که شد نزدیک از سوز نهانم	چونی آتش فتنه در استخوانم
بدا شدله ام در حرم افند	چو نقش آتش من در من افند

پوهان مختصری از انیسی یادگار است - او می گوید :

زمانه دشمن من کرد دلستان مرا بدوستان برسانید داستان مرا

خدای من نه تویی لیک نالو برگشتی اثر نماند دعا حاج مستجاب مرا

از بسکه حرف بود بخون گشته غمش ظاهر نشد که زخم جفا پر کجا رسیده

چشم بد دور که شب ناسحر ازستی عشق آنکه از مجلس ما رفت بیرون لغوفا بود

۱- "علی قلی بیگ ، در هندوستان بنحایت خان خانان هم صحبت شد
 ذوالفقار و شکیبی اصطهبانی بوده " -
 (آتشکده آذر ، ص ۱۳)

۲- نتایج الانکار ، ص ۲۲

باز و دشمن الهی باز سرگرم و فاسد فکرگاه خود کن ای پیدر خیرت را چه شد

هر روز با همه کسی گر جفا توانی کرد اسیر و بوالهوس از هم جدا توانی کرد

به غزوة تو سپردیم دین و دل چو کسی که خود بدزد سهاره مفاع خانه خویش

با کفر خود بساز انهی و دم مزین تو کیستی که رونق بازار دین دمی

خبر گل مرسانید برغان نفس کسی چرا مشرعه نوروز بزندان آورد

دوڑی که ره قبول ورد بگذرانند نی نیک پذیرد و نه بد بگذرانند

دوزخ نبود جزائی بدکاری من ترسم که مرا بحال خود بگذرانند

اشرف خاں :

اشرف خاں میر منشی محمد اصغر نام داشت از سادات حسینی مشهده مقدس
است . در هفت قلم استاد خوشنویسان بود و شعر خوش می گفت و از جمله امراء
معتبر اکبر پادشاه بود ، و در هند فوت شد . ازوست :

یا رب تو مرا بآتش قهر محسوز . در خانه دل چراغ ریحان افروز

این بخلعت زندگی که شد پاره بجرم از راه کرم به رشته طغی بدوز

آئی هروی :

آئی هروی بهند آمد ، در کشمیر نوطن گرفت و قریب شصت سال درین گلزمین
زندگانی بسر آورد و همین جا فوت شد . ازوست :

هرق نشسته ز پنجم رخ نکوی ترا زمن مرنج که می خواهم آبروی ترا

اچری بدخشی :

اچری بدخشی در عهد اکبر پادشاه بهند آمده می گذرانید . طالب علم مسند

بوه در با تصوف آشنائی داشت ، و در ایمان فرعون بحث را بجائی رسانده که مردم
 نو را بگنبد فرعون بر سر زدند . . . ازوست :

گر درون کسب با حجاب یا جفا ای شوخ بنده سخن اولیم ما

سبج محمد خان :

سبج محمد خان از ولایت توران و از طائفه جانی قربانی سنت بهضایل
 است . حکم آراسته ، و داخل امرای پنج هزاری اکبر پادشاه بود ، و در اواخر عهد
 اکبری دارای کابل داشت . ازوست :

مخالق هوس وصال در سر دارد صوفی خرش در پر دارد
 من بنده آن کسم که فارغ ز همه دایم دل گرم و دیده تر دارد

انسی هرانی ، اسماعیل بیگ :

انسی اسماعیل بیگ هرانی در زمانی که عبدالله خان والی توران بر هرات تسلط
 یافت ، بهاروگیر اوزبکچه در آمد ، و چندی در حبس ماند ، آخر رهائی یافته بهند
 شغافت . انسی شاملو تنگدست بهانش نموده در سلک ملازمان عبدالرحیم خانخانان مشدک
 ساخت . آنگاه در زمره آستانه پرستان صاحبقران ثانی شاهجان انتظام یافت و در سال
 هزار و بیست و شش بنا شغافت بردست مفسدی بقتل رسید . او می طرازد :

آن را که عطل پیش هم روزگار بیند دیوانه باش تا غم تو دیگران خورند

درکوی نوساکنان سنگین هوس اند با آنکه ز ضعف تن سوار نفس اند
 پروانه چسان ز گرد فانوس رود مرغان محبت از برون در نفس اند

اسد قزوینی :

اسد بیگ قزوینی است . در عهد اکبر پادشاه بهند آمد و با شیخ ابوالفضل بحدی
 دبط پیدا کرد که باسد بیگ ابوالفضل مشهور گردید . چندی با میرزا جعفر آصف خان
 نیز سربرد و در عهد جهانگیر پادشاه بخشی کابل شد و شهر خان خطاب یافت .
 دیوانش قریب دو هزار بیت است . او می گوید :

خون مرا سزای مبادا عجبی شوی چون ساقی که ریخته باشد شراب را

هر جهان هر چه که می باید هست سخن است این که چنین بایستی
در نیم پائی فصول بمیان همه عالم به ازین بایستی

ابری بلخی :

ابری بلخی از فرزندان خواجه احرار قدس سره دیوانه وضع بود - معاصر
تقی اوحدی است - چون ابر برشگال در هوای بنه سیر می کرد و این چنین گوهر
می فشانده :

مومن مرا بگرد حرم ره نمی دهد کافر مبادت صنم از من دریغ داشت

آهنگ :

آهنگ از خوش تلاشان یزد است و از معاصران تقی اوحدی ، بهند آمد و درین
دهار روزگار بصری پرد ، آهنگش شنیدنی ست :

گر دست دهد دولت دیدار اے دل دیدار پری رخی وفادار اے دل
ناحشر دگر دامنش از دست مده زنهار اے دل هزار زنهار اے دل

ارشاد :

ارشاد تصه خوان خلف میرزا دوست قصه خوان است که از مشاهیر شاهنامه
خوانان ایران بود - صاحب مآثر رحیمی او را از مادحان عبدالرحیم خانخانان می نویسد ،
او در عهد جهانگیر پادشاه بمذارج عالیه ترقی کرد و محفوظ خان خطاب یافت - ازوست :
لازک دل مرا که به زلف تو خو گرفت ز نهار نشکی که غمت در میان اوست

الفی :

الفی (۱) ولد حسینی ساوجبی ، خلیل شوخ طبع و بانمک بود ، میرزا ظاهر

نصر آبادی می نویسد ، طبقاً در عهد بختیست مبداء قطب شاه بود . رساله در علم عروض و قافیه به اسم او تألیف نموده ، در اواخر به اصفهان آمده در قبه خانه بجانب دارانشا قهصره اصفهان یا او ملاقات واقع شد . شعر سواری می گفت . اما خود را به از انوری می دانست ، دران ابیجانات فوت شد . این دو بیت از مثنوی اوست :

دیده هر شرم می که غشیش هست
حکیمی و حکمت کتابی بدست
منه کینه و نو سخن گویم
یکی از حدیث و دیگر از قلم

ابراهیم بیگ نخشی :

ابراهیم بیگ نخشی در عهد جهانگیر پادشاه بهند آمد و مرتبه امارت رسید
او می طرازد :

همیشه عاشق بی خانمان گدا باشد
دران دیار که مشوق پادشا باشد
ر دروزگار شکایت پرورگار میر
که به معامله با قاضی آشنا باشد

امیر ابوالقاسم فندرسکی :

امیر ابوالقاسم فندرسکی (۱) از اعظم سادات استرآباد و از تلامذۀ میر باقر داماد بود . مدنی بتدریس اشتغال داشت . نصر آبادی گوید از تصانیف او آنچه در میان طعا متداول است رساله فارسی مشهور بفصاحت است که صنایع و بدایع عقل و نظری درو درج است . مدنی در هندوستان بود کمال اعزاز و احترام دران ولایت داشت . در زمان شاه جنت مکان شاه صفی اصفهان را بقدم خود شرف بخشیده ، پادشاه بدیده نشی رفته ، باوجود این اعتبار نظیر در اوضاع او بهم نرسیده ، همان در عالم بی تکلفی و بی لطفی تبار بود تا روح پر فتوحش در بهشت جاویه مایه گرفت . مرقد مبارکش در مزار طب العارفین بابا زکری است واقع اصفهان و مطاف اهل حال . انتهى کلامه . از انقاس اوست :

ما طفل مکینم و پوره گریه درس ما
ای دل پگوش تا سبق خود روان کنیم

امد الله ، میر :

میر امد الله (۱) از تبارزه عباس آباد اصفهان است - با نصیرائی همدانی مربوط بود ، از ولایت بهنه آمد و همین جا در گذشت - ازوست :

طرفه سالست که آن آتش سوزنده زمن دور تر می رود و بیشتر می سوزد

افسر ، میر :

میر افسر (۲) خلف میر سنجر بن میر حیدر معمانی کاشی ، ناعشر سنا انعارفین است - در هند بسر می برد و سخن را چنین موزون می کرد :

گرفته تا دل صد چاک را هریس بدو دست چو کودکی ست که چسپیده بر قفس بدو دست
کسیکه پاس مراد دو کون می دارد برهنه ایست که پوشیده پیش و پس بدو دست

ابوالعلائی ، میر :

میر ابو العلائی برادر امیر علاء الملک مرعشی شوستری فاضل جید بود - بهند آمد و در سنه ست و اربعین و الف در بنگاله فوت شد - از مصنفات او تفسیر سورة اخلاص و رساله عدالت و نمودج العلم و دیوان شعر - ازوست :

صحرائے فراق است اینجا ست که بیشه خود پلنگ است

ادهم ، میرزا ابراهیم :

میرزا ابراهیم بن میر رضی (۳) از سادات صحیح النسب ارتیمان من توابع همدان است و از جانب مادر صفوی نژاد در عهد شاهجهان پادشاه بهند آمد و بذریعه حکیم داؤد مخاطب بتقرب خان از امرای پادشاهی باریاب محفل خلافت گردید و نوثبتان عظام نظر بنبابت خاندان طرف مراعات او نگاه می داشتند لیکن از بسکه به رندی و بے باکی مجبول بود و سودائی نیز در سر داشت و علانیه مرتکب مناهی می شد و با اعیان شوخی ها می کرد ، از مرتبه افتاد و چون با تقرب خان هم بی ادائی ها از حد گذرانید ، خان مذکور او را بحبس فرستاد تا در سنه ستین و الف در

۱- تذکره نصر آبادی ، ص ۳۱۰

۲- تذکره نصر آبادی ، ص ۲۸۱

۳- کلمات الشعرا ، ص ۳

جهان آباد رمان هندی را پدید نمود - ازوست :

آنکه آرام دل خود به جهان بی خواهی بعد درویشی اگر هیچ نه باشد شاهی

در سینه دلم گم شده نهجت به که بندم غیر از تو درین خانه کسی راه ندارد

الشیخ ، صدر الدین :

الشیخ حکیم صدر الدین (۱) خلف حکیم فخر الدین شیرازی است که سر آمد حکیمان عصر بود ، پس از تحصیل سایر علوم و فن طب مثل پدر بداندیشوری و حذاقت علم الشیخار برافراخت و در ریضان شباب سال هزار و دهم آخر عهد اکبری بهند آمد و در عهد جهانگیر پادشاه بخطاب مسیح الزمان و منصب سه هزاری سرفرازی یافت ، در عصر شاهجهان پادشاه بیش از پیش مورد نوازش شده بخدمت عرض مکرر اختصاص یافت و در سال چهارم جلوس رخصت حجاز حاصل کرد و بعد ادائیگی مراسم حج باز بهند آمد و بتغویض منصب سابق و حکومت بندر سورت دستوری یافت و آخر استعفا از نوکری کرده در لاهور عزولی شد - اکثر در لاهور می بود و تابستان در کشمیر بسر می برد و در کشمیر سال هزار و نهصت و یک فوت شد - طبع موزون داشت ، از من گویند :

دیگر فتاد چشم تو در جانم خنار کیفیت از شراب مزون شد گلاب را

دهر انتقام آن کشد اکنون زمن که داشت آسوده چند روز به پشت پدر مرا

چه هم می طلبد کس الهی از جمعی که همچو نقش قدم در شکست هم کوشند

الشیخ ، میر :

میر الهی (۲) از سادات اسد آباد است و از شعرا خوش استعداد - سید پاک گوهر ، درویش مزاج بود و با اسباب دنیا کم تعلق می داشت - از ولایت بهند آمد و

۱- آمدن وی از دیوان 'شهرت' درین سرزمین متحقق شده - مقالات الشعرا ،

ص ۷۱

۲- تذکره ظاهر نصرآبادی ، ص ۲۵۵ - آتش کده آذر ، ص ۲۷۰ -

نتایج الافکار ص ۱۸ - "شاعر نازک مزاج و خوش خیال است" - کلمات الشعرا ، ص ۲ -

در سلک ملازمان شاهجهان بادشاه انتظام یافت و بدواجبی از سرکار پادشاهی موظف گشت و درین دیار قرین احترام می زیست و در سنه اربع و ستین و الف (۱۰۶۳ هـ) برحمت الهی پیوست - این کلام فیض الهی است :

زمانه بسکه مرا خاکسار مردم کرد ز آب دیده من می توان تیمم کرد

ز بس طراوت رویت نمی توان دانست که شبنم است بگل یا گره به پیشانی

سرشک از زخم پاک کردن چه حاصل علاجی بکن از دلم خون نیاید

الهام، میر شریف :

الهام (۱) میر شریف ، از اقربای میر روزبهان صبری اصفهانی است - بهند آمد و مدتی اینجا مانده - در حال هزار و هفتاد و شش بایران مراجعت کرد و اکثر اوقات در اصفهان بسر می برد - او میگوید :

دل عبث لب به شکوه و آنه کند شیشه تا بشکند صدا نه کند

وعده گر یک نفس بود عمریست بلکه عمر این قدر وفا نه کند

دین و دنیا را به یک دیگر نیاید کار راست

جامه یک آستین برگشته چون پوشد کسے

ابراهیم بیگ :

ابراهیم بیگ از مردم تزلزلش است - با یادگار علی سلطان ایلچی شاه عباس بدیار هند آمد و درین جا سکونت اختیار کرد :

گویا برقیب سرگران بود کامشب دلم آرمیدنی داشت

۱- الف - تذکره طاهر نصرآبادی ، ص ۳۴۲ : مراجعت ۱۰۸۶ هـ -

ب - "باز مراجعت به وطن کرد و همان جا در اواخر ماهه حادی عشر

(سنه ۱۱۰۰ هـ) در گذشت " - نتایج الافکار ، ص ۵۳

دل در دست و پا افتاده دارم نمی دانم
که مقبوی که خواهد گشت و مردودی که خواهد شد

ابراهیم ، میرزا :

میرزا ابراهیم، از مشاهیر دودار است . در عهد شاهجهان پادشاه بهند آمد و در
سرکار جعفر خان بصیغه معلمی بسر می برد - آخر الامر بناس فقر اختیار کرده
اصفهان رفت و در آنجا فوت شد . از فضل و حال نصیبه داشت - ازوست :

که در دل خشک گاه در چشم تراست آری مه من مسافر دحر و بر است
از دیدن گر آید بدلم دوری نیست راه دریا بکعبه نزدیک تراست

اسمعیل ، میرزا :

میرزا اسمعیل ولد میرزا محمد ، عمه زاده میرزا طاهر نصرآبادی، جامع کمالات
بود و خط شکسته درست می نوشت - در عهد شاهجهان پادشاه بهند آمد و ملازمت
مهتاب خان گزیده و در اوایل جوانی از جهان رفت :

آن شهبشاهی که از فیض و عطای حام او
کوکب معنی ز نور رای او گیرد فروغ
گوهر دانش ز سلک کلک او دارد نظام
رفته در راه و دادش روزگار بد لجام
سند قدرش گرفته آسمان را زیر پا
بالش جاهش فزوده سلطنت را احتشام

آصف ، محمد قلی قمی :

آصف (۱) ، محمد قلی قمی ترک ، ترک نژاد است - مدتی در اصفهان
نویسنده میرزا حبیب الله صدر بود، در عهد شاهجهان پادشاه بهند آمد و ازین جا بکعبه
رفت و باز بهند مراجعت نمود - ازوست :

شعله ایم اما ز دود دل سیه پوشیم ما
چون چراغ لاله می سوزیم و خاموشیم ما

عمر دو روزه قابل سوز و گداز نیست این رشته را سوز که چندان دراز نیست
می مالم از خجالت عصیان بخاک رو مطلب مرا ز ناصیه سائی نماز نیست

آشوب ، محمد حسین :

آشوب ، محمد حسین مازندرانی ، (۱) نصرآبادی گوید بهند رفته به خدمت
ظفر خان بوده ، بعد زان بایران آمده - وضع این ولایت حوشش نیامده باز بهند رفته
فوت شد - ازوسته :

سبزه از مژگان من سرمشوق شادابی گرفت
نرگس از چشم ترم تعلیم بے خوابی گرفت
نقد اشکم یا بزود از مردم چشم ربود
گرد او گردم که باج از مردم آبی گرفت

امانی ، ملا عبدالله :

امانی ، ملا عبدالله (۲) از خوش فکران کرمان است - تاریخ را خوب
می گفت - از دیار خود بهند افتاد و با محمد سعید میر جمله شهرستانی بسر می برد -
آخر سرمایه بهمرسانده باصفهان رفت و همان جا فوت شد - دیوانش قریب ده هزار
بیت گفته اند - ازوست :

اے حجاب تو حسن را ناموس بی نصیب از لب خیالت بوس
گرچه زشتیم از تویم آخر پای طاموس باشد از طاموس

اختری یزدی :

اختری یزدی ، چون در تنجیم مهارت داشت این تخلص اختیار کرد - بهند

۱- الف - تذکره نصرآبادی ص ۳۰۹ : به هند رفته به خدمت مرحوم میر محمد
سعید میر جمله بود - مکتبی بهم رسانیده به اصفهان آمد - فوت شده دیوان او دیده شد
قریب ده هزار بیت بود -

ب - نتایج الافکار ، ص ۵۳

۲- تذکره نصرآبادی ، ص ۳۰۹

آمده با میر جمنه شهرستانی بمسرو برود، بعد فوت میر جمله بایران رفت و دو باره خود را
بهند رسانید و همین جا مر حله آنرت پیمود - اختری پرتو می افشاند :
علمیم ناز چند دهی چشم مست را دل آنقدر بپر که توانی نگاهداشت

هلاکم می کند در عشق بازی رشک پروانه
که گاهی رخصت برگردد سرگردیدنی دارد

آثار : بخاری ، ملا :

ملا آثار (۱) بخاری از کدخدا زادگان بخارا و از محرران دفتر خانه
هبه العزیز خان بود - بادشاه او را جهت تشخیص جمع محل فرستاد در آنجا بکمند زلف
دختری گرفتار شد و دختر را جبراً بخود کشید - پادشاه در پاداش این عمل شنیع
اسباهش را عارت فرمود او از بیم جان به طرف اصفهان رفت - مدتی در آنجا بود آخر
از راه شهرآز بهند آمد و بقیه حیات همین جا بپایان رسانید - از آثار اوست :

عاشقان را در طلب مشق ریاضت کردنی ست
طفل نو آموز اول ره به پهلومی رود

احسن تربیتی ، میرزا احسن الله مخاطب به ظفر خان :

احسن تربیتی (۱) تخلص میرزا احسن الله مخاطب بظفر خان ست، از وطن اصل

۱- نتایج الافکار ، ص ۸ <

۲- الف - میرزا احسن الله نام داشته خلف خواجه ابوالحسن است - در زمان
اکبر بادشاه بهندوستان رفته کمال اعتبار بهم رساند ... چند سال قبل ازین فوت شد -
(تذکره نصر آبادی ، ص ۵ <)

ب - پسر خواجه ابوالحسن تربیتی خراسانی - (نتایج الافکار ، ص ۵۰)

ج - تذکره اشعار شمراے کامل که با وی ربط آشنائی داشتند مثل صائب و
کلیم و سلیم و قدسی و سالک یزدی و قزوینی و دانش و میر صیدی و غیرهم که
دران زمان کوس سخنوری می نواختند انتخاب هر کدام بخط او نویسانیده بر پشت
هر ورق صورت آن معنی سنج نیز ثبت کرده بود یک ورق که برو شبیه کلیم بوده
فقیر دیده و صورتش را زیارت کرده ام - (کلمات الشعرا ، ص ۵)

به گنگشت هند خرامید و در سلک امرای جهانگیری و شاهجهانی انتظام یافت و بصوبه‌داری کابل و کشمیر بنوبت سرفراز گردید از مفاخر او این بس که مثل میرزا صائب ماح اوست - در لاهور سه ثلاث و سبعمین و الف (۲-۳) رایت نهضت بملک بقا افراشت - صاحب دیوان است - ازو می آید :

از سبزه تیغ بر کمر گل بهار بست گر توبه خضر وقت شود جان نمی برد

بهر کجا که روم وصف دوستان گویم برای یار فروشی دکان می باید
آشنا، میرزا محمد طاهر :

آشنا، میرزا محمد طاهر (۱) مخاطب به عنایت خان بن ظفر خان از امرائی شاهجهانی و عالمگیری است، در شعر و انشا رایت رجحان می افراشت - در کشمیر سه احدی و ثمانین و الف (۱۰۸۱) در گذشت - صاحب دیوان است - اومی گوید :

کدام چیز عزیزان ز یکدگر گیرند بغیر اینکه ز حوان هم خبر گیرند

طرز آئینه خود نه کرد دلم عیب پوشی به از نمد پوشی ست

ابوالبقا، میرزا :

میرزا ابوالبقا (۲) از سادات صحیح النسب ابر قوه است جامع کمالات بود و خط نستعلیق خوب می نوشت - در عهد شاهجهان بادشاه بهند آمد و با تقرب خان اخلاصی و سپس با محمد علی خان ربطی داشت، آخر باصفهان رفت و در مسجدی حجره گرفته بتحصیل مشغول شد - من اشعاره :

کجا بیتاب عشقت دل بمرغ نامه بر بندد بجای نامه مد آه پر بال اثر بندد
بصرای غمت هر جا فشانم دانه اشکی با میدی که روزی نخل امیدم ثمر بندد

۱- الف - تذکره طاهر نصرآبادی، ص ۵۸ : دو سال قبل ازین موت شده -

ب - نتایج الافکار ، ص ۵۰

ج - کلمات الشعرا ، ص ۵ : احوال سی سانه پادشاهی شاهجهان بادشاه غازی را از ملا حمید و غیره فصیح تر نوشته - اما به اعتقاد فقیر از منطوقه "خیر الکلام" ماقبل و دل، این نیز بهره نداشت -

۲- تذکره نصرآبادی، ص ۱۱۶

ابوالفضل ، میرزا :

میرزا ابوالفضل از اعظم سادات طباطبائی قهپایه ست و جوهر قابل متجلی
با حلال حمید بود از ناسازی روزگار دل گیر شده بهند آمد و از شاهجهان پادشاه
اسپاری یافت آخر بخصت گرفته بکشمیر رفت و در آنجا فوت شد . ازوست :
نه مریدم سم از دل در نخبید
که رنگ گل بیاد از گل نریزد

اسمعیل خان ، حاجی :

حاجی اسمعیل خان تبریزی از تجار معتبر عباس آباد است ، چند نوبت بسیر هند
آمد - معاصر نصر آبادی است - مذاق تصوف داشت و رباهی و در حقایق می گفت -
ازوست :

فا خاک نشین آدود، دل دار شدم از لذت هر دو کون بیزار شدم
چون موج بر روی بحری غلطیدم روداد کشاکشی و هموار شدم

احمد بیگ اصفهانی :

احمد بیگ اصفهانی (۱) به هند آمد و چندی در بلده پشته و بنگاله تردد کرد ،
آخر بدرگاه شاهجهان پادشاه رسید و در سلک بندهای سلطانی انتظام یافت - ازوست :
گل شکفت و گل عذاران روز و شب در کشت باغ
روز روز بلبل است و بخت بخت باغبان

اسفر ، محمد علی بیگ :

اسفر محمد علی بیگ اصفهانی، در عهد عالمگیر پادشاه بهند آمده ، اقتداری بهم
رساند و معزز خان خطاب یافت و در بنگاله در گذشت - خوش خیال بود - ازوست :

نمی خواهم که گردد ناخن من بند در جانی
 مگر خاری بر آرم گاه گاهی از کف پائی
 بآن اکراه در آئینه عکس خط خود بیند
 که پنداری بمصحف می کند نظاره ترسائی
 برونک سره می دادند جا در دیده اصغر
 اگر می بود اندک مردمان را چشم بینائی

هر چند خراب و خسته و نا شادم یک ساغر باده می کند آبادم
 القصه که چون ترازو باده فروش کردند برای میکش ایچادم

الفت ، مرزا عبدالله :

الفت ، میرزا عبد الله خراسانی (۱) ، در عنفوان جوانی بهند آمد و با جعفر
 خان وزیر عالمگیر پادشاه بسربرد و صد و پنجاه روپیه هر ماه می یافت - فصد
 بیجا کرده جان خود را برباد داد - از وست :

طلب دوباره خوش آینده نیست سایل را کریم گر همه عمر دوباره می دبخشد

اشرف ، ملا محمد سعید :

اشرف ، ملا محمد سعید (۲) پسر ملا محمد صالح ماژندرانی و دختر زاده ملا
 محمد تقی مجلسی است - فاضل و شاعر و خوش نویس و مصور بود ، چنانکه خود
 می گوید :

اشرف تو کمیت نکته رانی رانی اسرار رموز جاودانی دانی
 هر چند که مانند نداری در خط در شیوه تصویر بمانی مانی

۱- تذکره نصر آبادی ، ۳۹۶

۲- الف - تذکره نصر آبادی ، ص ۱۸۱ - ب - کلمات الشعرا ، ص ۷

ج - آتش کده آذر ، ص ۱۷۰ : در اصفهان تولد یافته و بعد از اکتساب

کلمات به هندوستان رفته باز مراجعت به اصفهان نموده -

نسخه قاموس بخط نسخ از املا امروز موجود است ، کمال خوش خطی دارد -
 صاحب، قاموس در خانه قاموس بعبارت عربی می نویسد ، ترجمه اش این که من
 این کتاب را در خانه خود بر سفا و بروی کعبه معظمه تمام کردم - و ملا از راه
 عمان، مبعی در پایان نسخه مکتوبه خود بعبارت عربی می نویسد ، ترجمه اش این که
 من این کتاب بخانه خود در اعلی دوبروتی معبد نمود تمام کردم - در آغاز عهد
 عالمگیر پادشاه بهند آمد و بعد از مدت پادشاه فایز شد و به تعلیم زیب النسا بیگم
 سپید پادشاه مامور گشت و مدتی در رفاه الحال گذرانید و در سه ثلاث و ثمانین
 و اثنی عشر در تصایح حب الوطن از بیگم رخصت گرفته با سفهران رفت و بعد چندین دوداره
 بهند آمد و در عظیم آباد تنبیه با شاهزاده عظیم الشان بن شاه عالم بن عالمگیر که
 در اواخر عهد جد خود حکومت آن صوبه داشت و پشته بنام او بمطیم آباد موسوم
 گردید - بر خورد شاهزاده خلیل مراعات از می کرد و بنا بر کبر سن در مجلس خود
 حکم نشستن کرده بود - ملا در آخر عمر فسد بیت الله نمود و خواست که از راه
 بنگاله در جهاز سوار شده عازم منزل مقصود گردد لکن اجل مهلت نداد - در شهر
 مسگیر از توابع پشته رسید ، جان بحق تسلیم نمود - فی سنه ست و مائه و
 الف (۵۱۱۱۶) (۱) - قبر ملا در مسگیر مشهور است - دیوان ملا محتوی بر اقسام نظم
 حاضر ، این چند بیت از آنها نوشته می شود :

بسیر کعبه بر دیریم گاه اینجا و گاه آنجا

که مطلب جست و جوی اوست خواه اینجا و خواه آنجا

سر به پیش افکنده بینم قاصد رنجانده را

ظاهرا آورد واپس نامه ناخوانده را

ریخت بخانه خدا اشک ریای زاهدان

تعبه به مسجد افکند طفل حرامزاده را

داد پیراهن و دستار و قبا را به شراب

اشرف امشب بحرانی زدگان می ماند

مرا با آنکه در خواب است بخت بد باین روزم
خدا نا کرده گر بیدار می بودی چه می کردم

گاه رفتن سوئے او چون تیر از سر می روم
وقت برگشتن بپای دیگران آیم برون

ب سفر رفته ام و باز اسیر وطنم
همچو معنی که ز اشعار برون می آید

چون ننگین مطلب ندارم غمخوارم دیگران
می نشانم نقش خود را ما بنام دیگران

رخسار تو مانده قران باشد کاین گفته و آن کرده بردان باشد
این نکته مبرهن است کان حضرت را شک نیست که قول و فعل یکسان باشد

امید ، قزلباش خان :

امید ، قزلباش خان همدانی (۱) در عنفوان شباب به هند آمد و از عالمگیر پادشاه بمنصبی امتیاز یافت و در عهد شاه عالم بخطاب قزلباش خان سرفراز شد و در زمان محمد معزالدین بدکن خرامید و رفاقت مبارز خان ناظم حیدرآباد برگزید و بعد کشته شدن مبارز خان در سلک ملازمان نواب آصف جاه خدیو دکن در آمد و در این ایام به حج رفته و سعادت حاصل کرده باز آمد و در سنه خمسین و ماته و الف در رکاب نواب آصف جاه بجهان آباد رفت و در انجا بود

۱- الف - اسمش آقا رضا و اصلش از همدان در زمان نواب مالک رقاب شاه سلطان حسین به هندوستان رفته - ... در فن موسیقی مهارت تمام داشته - دیوانش به ایران آمده - (آتش کده آذر ، ص ۳۸۵)

ب- در سنه ۱۱۵۰ هـ خمسین و ماته و الف که نواب (آصف جاه) حسب الطلب حضور به شاهجهان کوچیده در رکاب بود - (نتایج الافکار : ص ۶۳)

تا در سنه تسع و خمسين و مائه و الف (۱۸۱۵۹) درگذشت، بسيار خوش خلق رنگين
 و حيت بود و موسيقي هندی با وصف ولايت زا بودن خوب می دانست و شعر نمکين
 نشأ می کرد - صاحب ديوان است - او می گوید :

چو سید زخم خورده سپاد در قفا من بی قرار و یار ز من بیقرار تر

چو نمک سهل فیضم اما قسم نالمی بجان من است

سرت لردم بخاطر کردش چشم بومی آید بهر جائیکه آید در نظر برگشته آورده

انتخاب کتاب ایجادم از وطن دور کرده اند مرا

بنا کشاد که در بستگی شود ظاهر کلید روزی* استاد قفل گر قفل است

شب گذشته نگشتم دست در آغوش ترا غرور گرفت و مرا حیا نگذاشت

امید چه گویم که ازان وعده فراموش صد حرف شنیدم و یکی یاد نمانده است

بوسه او از می شب در گویم سر به ریخت ورنه بالعل خموشتر گفتگو بسیار بود

اقدس، میر رضی شوستری:

اقدس، میر رضی شوستری، صاحب طبع اقدس است و نکته فهم معنی رس -
 اجدادش بشیخ الاسلامی شوستر امتیاز داشتند - ولادت او دران گل زمین سنه ثمان
 و هشتمین و مائه و الف اتفاق افتاد - از بدو شعور کمر همت بر تحصیل فضایل بست
 و معقولات و منقولات را در موطن خود از والد ماجد و بعضی فضلاء آن بلده
 کسب کرد - سپس قصد سیاحت نمود و اصفهان و کاشان و قم و سایر بلاد عراق
 صوم را سیر کرد و با کتساب علوم درین اماکن پرداخت و نیز عراق عرب را تماشا
 کرده جبین سعادت نعمت عالیات مالید، بعد زان شهیدیز عزم جانب هند مهمیز کرد
 و در سنه تسع و اربعین و مائه و الف از بندر بصره به بندر سورت رسید و از آنجا
 براه دریا رهگرائی بنگاه گرهید و در ظل عاطفت نواب شجاع الدوله ناظم

پنگاله بیهیغه مصاحبت گذرانید - بعد وفاتش رفاقت مرشد قل خان صوبدار ادیسه اختیار کرد ، بعد زان دامن دولت نواب آصف جاه خدیو دکن بدست آورد ، آخر الامر در بلده حیدرآباد گوشه انزوا گرفت و متاهل شد و بیست و دوم جمادی الاولی سنه اربع و تسعین و مائه و الف رحلت نمود و در دائره میر محمد مومن استرآبادی مدفون گردید - خواجه احسن الدین خان بیان تخلص جهان آبادی که از چندی وارد حیدرآبادست می گوید :

اقدس پاک ذات میر رضی که بنازد باو زمین و زمان
سائل تاریخ بعد رفتن او رضی الله عنه گفت بیان

رفتن او اشعار باسقاط هفت عددست ، راقم حروف دز حیدرآباد دو بار بدولت خانه میر حاضر شد - بخوبی ها و بزرگی ها موصوف یافت - از اشعار میر است :

نپاشد خود نمائی مردم افتاده از پا را که رنگینی نپاشد ساغر گلپایه رهنا را

نیست سوئے عالم حیرت دو رنگی را گزر در سواد کشور تصویر صبح و شام نیست

حرف الباء

بهاء الدین :

بهاء الدین از معارف او ش است به هند آمد و در سلک مخصوصان و مجلسیان سلطان قطب الدین ایبک که سال جلوس او سنه اثنین و ستمایه است انتظام یافت و مدت ها درین دیار بسر برد - سلطان قطب الدین در جود و کرم ضرب المثل بود و مستحقان را زیاده از حوصله انعام می بخشید و رسم لک بخشی او بر آورد - بهاء الدین درین باب گوید :

ای بخشش لک تو در جهان آورده کان را کف تو کار بجان آورده
از رشک کف تو خون گرفته دل کان وز لعل بهانه درمیان آورده

بدر چاچ :

بدر چاچی استاد یگانه و مستعد زمانه است ، در آخر عمر از دیار خود به هند

آید و درت بدان دولت محمد تعلق شاه زرد و بفخر زمان مخاطب گردید و همین جا در گذشت - او در کلام خود تشبیه : کنایه اکثر بکار می برد ، مثالش این مطلع است :

آمده من بر شفق عهد ثریا ریخته بر لاله از بادام تر لونی لاله ریخته
و ازین کلامش از چاشنی دور افتاده ، در یکجای از قصاید تشبیه به هلال می کند ز می گوید :

یا غیب سیمین بت تنگ دهان است	یا ماهی سیم است که در آب روان است
یا سپهر سبز بیجاده کمان است	یا ماهی سیم است که بر ساعد زنگی است
یا نعل سم مرکب سلطان جهان است	یا ماهی سیم است که بر جیب کبود است
	یا نعل سم مرکب سلطان جهان است
	یا نعل سم مرکب سلطان جهان است
	یا نعل سم مرکب سلطان جهان است
	یا نعل سم مرکب سلطان جهان است
	یا نعل سم مرکب سلطان جهان است
	یا نعل سم مرکب سلطان جهان است
	یا نعل سم مرکب سلطان جهان است

بیرم خان :

بیرم خان بدخشی (۱) ، از مشاهیر امرای همایونی و اکبری است - پدرش از ملازمان بابر پادشاه بود ، بیرم خان در بدخشان متولد شد و بعد فوت پدر در سن سه سالگی به بلخ رفت و تحصیل حدیثات نمود و در عمر شانزده سالگی بدرگاه همایون پادشاه آمد و حاج معارج ترقی گشت و در عهد اکبری کارش بجای رسید که ارباب تواریخ ضبط کرده اند - آخر الامر اراده بیت الله نمود و در شهر پشن گجرات بر دست نا همواری شریعت شهادت چشید فی شان و ستین و تسممانه (۵۹۶۸) نعمش او را بدلی آورده بخاک سپردند و بعد چندی موافق وصیت بدشهد مقدس برده در پای امام علیه السلام دفن کردند - طبع نظمی داشت از وست :

دلا گر غم دل ستانج نداری اگر خضر وقتی که جانج نداری

۱- الف - آتشکده آذر ، ص ۱۵ : بیرام خان بهار لوی از او بماق بیگدل بهار لوی ترکمان است - در اوایل دولت همایون شاه صفوی ازان دولت رو گردان شده و از قندهار به هندوستان رفته آخر الامر در سفر مکه شهید شد -

ب- مقالات الشعرا ص ۹۸

حرفے نوشتی دل ما شاد نہ کردی ما را ہزبان قلمے یاد نہ کردی
آباد شد از لطف تو صد خانہ ویران ویرانہ ما بود کہ آباد نہ کردی

بیکیسی ، مولانا عالم غزنوی :

مولانا عالم غزنوی بوفور فضایل منصف بود ، از وطن خود بحرین شریفین
رفت و بعد ادراک این سعادت بہ ہند آمد و بعد چندی قصد مراجعت بغزنی کرد و
در منزل پیشاور سنہ ثلاث و سبعین و تسعماء بمنزل عقبی شتافت - از دست :

اے دل تو ہنن ہنصہ و غم نہ دہی یک لحظہ محوشی بکشور جم نہ دہی
یادی اگر ت بدست افتد ز نہاد خاک قدمش بہ ہر دو عالم نہ دہی

بردی قزوینی :

بردی قزوینی مصور بے نظیر و شاعر خوش تقریر بود - دیوان غزل تمام کردہ
و بہند آمدہ عمر را بہ پایان رسانیدہ - او می طرازد :

دزدیدہ چون نگاہ بہ آن نازنین کنم چون بنگرد ز شرم نظر بر زمین کنم

بے درد را شراب محبت کجا دہند کیفیتی ست عشق بتان تا کرا دہند

نظر چون افکنم وقت تماشا بر مہ رویش عتاب آلودہ بیند سوی من تا زنگرم سویش

بدیع سمرقندی :

بدیع سمرقندی مشہور بہ مولانا زادہ از علم تاریخ و معما و علوم غریبہ
با خیر بود از وطن بدکن افتاد و در شہر جنیر بجیم و نون بر وزن زبیر قرین اعزاز
بسر می برد - از افکار اوست :

ترا اے گل چو خندان صبح دم در بوستان دیدم

ز شبنم غنچہا را آب حسرت در دہاں دیدم

بقائی :

بقائی از اادات تغیش است ، از ولایت بدکن آمد و با ملا ملک قمی صحبت داشت . از انجا بگجرات آمد آباد رسیده با میرزا نظام الدین احمد بسر می برد - سپس به عبدالرحیم خان خانان که در آن ایام در دکن بود پیوست و بعد چندی از او جدا شده با گره رفت - صاحب اعتماد بود و تذکرة مشتمل بر شعرائی عهد شاه عباس ماضی بقلم آورد - ازوست :

کاشان ما روشنی شمع چه داند
در خانه اگر بود چراغ دل ما بود

باقی نهبانندی ، آقا :

آقا باقی نهبانندی (۱) برادر خورد آقا جعفرست که مدتی در کاشان منصب وزارت داشت بعد قتل آقا خضر بارای قیام ایران در خود ندیده به هند آمد و دامن دولت عبدالرحیم خان خانان گرفت و دآثر زخمی کتاب ضخیمی (۲) در احوال خان خانان نوشت و در عهد جهانگیر پادشاه در رکاب شاهزاده پرویز بسر می برد و تا سال هزار و سی و چهار در قید حیات بود شاعر و عبارت نویس بود - او می گوید :

پندار از دیدن مدهوش گشتم
که خلقی را وبال دوش گشتم

ما و بلبل برس چاک سینه می کردیم دوش

ناز پرورد گلستان زخم خاری هم نداشت

سرگرائی خاست حسن و عشق را با یک دگر

خلق بدارند یوسف با زلیخا دشمن است

باقی کولابی :

باقی کولابی در عهد اکبر پادشاه به هند آمد و درین جا روزگار بسر می برد ، تا در ایام بنی معصوم کابل بقتل رسید - ازوست :

خوبان اگر ندانند امروز قدر ما را
دانند قدر ما را فردا که ما نباشیم

۱- تذکرة نصر آبادی ، ص ۱۲۴

۲- اصل : زخمی

پیامی ، شیخ عبدالسلام :

پیامی ، شیخ عبدالسلام از خیل عامل است - در خدمت ابراهیم خان والی لار
بسمی برد - چون شاه عباس ماضی بر لار استیلا یافت ، شیخ متوجه زیارت کعبه
معظمه شد و چندے درانجا معتکف بود - آخر به هند دکن آمد و بخدمت نظام شاه
رتبہ امارت یافت - و در یکی از مہارک بقتل رسید - ازوست :

بزمے کہ درو روی سخن جانب ما نیست
ای دل کمی از ما ست کہ بسیار نشستیم

باقر خان :

باقر خان (۱) از اولاد نجم ثانی است کہ در عہد شاه اسمعیل بمرتبہ عالیہ
رسید و لشکر بہ بخارا و سمرقند کشیدہ درانجا کشتہ شد - باقر خان در عہد
جہانگیر پادشاہ بہ هند آمد و صاحب منصب بلند گردید - ازوست :

غالباً در بند زلف او طلسمے بستہ اند
ہر دل آوارہ کانجا رفت دیگر بر نگشت

باقر خورده کاشی :

باقر خورده کاشی اجدادش خورده فروشی می کردند لہذا باین لقب شہرت یافت -
از دیار خود بہ دکن آمد و در خدمت ابراهیم عادل شاہ تقریبے بہم رساند و بعد
چندے بمکہ معظمہ رفت و در سنہ ثمان و ثلاثین و الف مراجعت نمود و در بلدہ
برہان پور رخت بدارالسرور کشید - این خورده از بساط باقر است :

چہ منت این کہ باہل کمال زر بخشند ہنر بود کہ بہ یاران بے ہنر بخشند

خواب دیدم کہ ترا دست بہ دامان زدہ ام در گریبان خودم بود چو بیدار شدم

۱- ” در عہد سلطنت جہانگیر پادشاہ بہ هند بر خورد - بہ منصب عظمی
عزت و اعتبار بہم رسانید - و در اوسط ماہ حاوی عشر فوت گردید “ -
(نتائج الافکار ، ص ۱۰۵)

د قمر :

باقرا از کدخدایان درگزین (۱) است ، باصفهان رفت و در آنجا با او زمانه نه ساخت ، لا علاج به هند آمد و درین جا رفاه حال بهم رسانید - شعر نیکو می گفت - ازوست :

در ریختن خون مژه ات سخت دلیر است
آهونه سه است تورا پنجه شیر است

ای نیازی مانع عشق و پاک چشمی مانع شرم
عاشقان را نیز گاه بر سر شرم آلود

باقیر مذهب شیرازی ، ملا :

ملا باقر (۲) مذهب شیرازی در جمیع علوم خصوص ریاضی و فقه و حدیث شاکرد میرزا ابراهیم رند ملا صدر است - به هند آمد و در خدمت ابراهیم خان ملقب علی مردان خان اعتبارت هم رسانید و بعد چندی بولایت مراجعت کرد و از آنجا بحرین سرزمین رفت - ازوست :

چون خرامان در چمن آن سرو موزون می شود
در میان لاله و گل بر سرش خون می شود

باقیر شاه :

باقیر شاه از اعزه مشهد مقدس است - به هند آمد و مدتی در ملازمت شاهزاده مراد بخش بن شاه جهان پادشاه گذرانید - آخر شاهزاده او را وظیفه مقرر کرده رخصت مشهد مقدس داد که به نیابت او زیارت می کرده باشد - او در آستان مقدس رسیده ، این عهده را به تقدیم می رساند تا در گذشت - ازوست :

۱ - تذکره نصر آبادی ، ص ۳۳۵ : کدخدایان دره جزین است -

۲ - تذکره نصر آبادی ، ص ۲۰۲

شکستگی است که خود مومیائی خویش است
گذشتگی است که از هر چه هست در پیش است

باقیا نائی :

باقیا نائی (۱) بلطف طبع موصوف بود و در موسیقی ساز مهارت می نواخت - در عهد جهانگیر پادشاه به هند آمد و به جون پور و بنارس رسید و ملازمت شاهزاده پرویز بن جهانگیر پادشاه حاصل کرد - اما کارش رونق نه گرفت ، ناچار به بنارس باز گشت - چون رایات شاه جهانی در ایام شاهزادگی از دکن به بلده پشته رسید باقیبا به ملازمت شتافت و نوازش یافت و چون موکب والا بدکن باز گشت به بنارس مراجعت نمود تا آنکه نوبت سلطنت به شاه جهان پادشاه رسید و باقیبا از بنارس خود را بحضور خلافت رسانید و به نوازش خسروانی ممتاز گردید - آخر رخصت ایران گرفت و بعد زیارت بیت الله به ایران رفت و پس از چندی در گزشت - ازوست :

چون غنچه بسته ام دهن از گفتگوی تو
لیکن چو گل شگفته ام از رنگ و بوئی تو

همه را منزل خاصست به منزل گهه دوست
هیچ کس نیست که خود را ز کسی کم داند

بیان اصفهانی ، آقا مهدی :

بیان اصفهانی ، آقا مهدی، نام داشت از عشیره نظیر نیشاپوری است - از ولایت خود سرے به کشمیر کشید و در حین مراجعت به کشتی دریای شور نشست - اتفاقاً کشتی آتش گرفت و خاک او در آب و آتش بریاد فنا رفت - شاعر خوش بیان و عدلیب رنگین الحان است - او می گوید :

۱- الف - تذکره نصر آبادی ، ص ۳۰۶ : باقیائی

ب - خزانه عامره ، ص ۱۵۰ (ماخذ)

بسیور دایر خوشخط لا اہالی من
 کسی کہ شعر مرا خوانده دیده است مرا
 جو خامه سود ندارد ضعیف نالی من
 بیان بود سختم قالب مثالی من

میرزا بیدل شاه :

میرزا بیدل (۱) مشاراً الیہ از واردان ہند نیست - وجہ اثیراد او درین تالیف، این کہ تذکرہ نویسان احوال میرزا را تفصیلاً و اجمالاً نوشته اند و محرر اوراق ہم در تذکرہ کجی رعنا احوال میرزا را مستوفی نوشته - درین ایام 'مراآت واردات' تالیف شاہ محمد شفیع، مختصلاً بہ وارد طہرانی بنظر رسیدہ ، درین کتاب بعضی احوال میرزا سوائے آن است کہ در تذکرہ ہا بنظر رسیدہ و تالیف شاہ وارد

الف - تذکرہ نصر آبادی ، ص ۴۵۱ : عبد القادر بیدل تخلص ، او ہم نیز از ولایت لاہور است -

ب - خزائن ہامہ ، ص ۱۵۲

ج - مراآت الخیال ، ص ۲۹۴ : یکجے از مقربان بہ عرض رسانید کہ بالفعل در شاہ جہان آباد ہلکہ در اکثری از سواد ہندوستان بہتر از میرزا عبد القادر بیدل کہ در سرکار بملازمت منسلک است نخواہد بود - شاہزادہ فرمود بگویند کہ قصیدہ در مدح ما انشا کند تا زور طبعش معلوم نہودہ باضافہ منصب و تقرب سراقراز فرمائیم - این خبر بہ میرزا رسید فی الحال بخانہ بخشی سرکار رفتہ استغنائے منصب کرد -

د - نتائج الافکار ، ص ۱۱۳ : ولادتش در بلدہ عظیم آباد رودادہ -

ه - کلمات الشعرا ، ص ۱۴ : بحر بی ساحل میرزا عبد القادر بیدل - استاد فن است ، بسیار گو و خوب گو است - امروز در دارالخلافہ کوس رستی می نوازد و ہداد معنی بای و نازک بندی می رسد - دیوان ہا و مشنہات متعدد دارد و نثر ہای رنگین می نگارد - درین عہد شاعر فرا چون او نیست -

و - مراآت آفتاب نما (مخطوطہ مخزونہ کتب خانہ مرتب) : اصلش از توران و فومش ارلات است - اوایل در بنگالہ و بعد آن قرب سی سال در شاہ جہان آباد بہ توکل و تجرید بسر بردہ - حلالی طرز تازہ و مذاق اہل تصوف داشت - در ستہ ہک ہزار و ہک صد و سہ اوایل سلطنت فردوس آرام گاہ وفات نمودہ ..

شهر مشهور است - لهنذا بخاطر رسید که میرزا صاحب کمال عمده است ، ترجمه او را باحواله زاید که شاه وارد آورده باید نوشت تا بر صفحه روزگار باقی ماند - شاه بآورد می نویسد " ظایر خوشنوا و وجود میرزا از گلستان عدم در اکبر نگر عرف حاج محل از مالک بنگاله پر پرواز کثود و مدتی دران سرزمین معاش بجمییت بسر برد و در کمال جوانی رو به هندوستان آورد و نخست در صحبت میرزا سلیمان خالوی حقیقی سلطان محمد معزالدین خلف شاه عالم بن عالمگیر سالها بسر برد - بعد فوت میرزا سلطان در سلک ملازمان اعظم شاه بن عالمگیر منسلک گشته ، بیت الفزل دیوان اعتبار گردید - روزی یکی از مقربان بساط سلطنت اشعار میرزا به سمع شاه رسانید - شاه پرسید این اشعار کیست ، عرض کرد که از میرزا بیدل شاه - بر سهیل خوش طبعی فرمود ، بیدل را در لشکر ما که تمام جوانان پر دل اند چه کار - میرزا بمجرد استماع این فحوای خارج آهنگ ازان مقام قدم بوادی سفر گذاشت - پس از قطع منازل در بلده متها بر کنار دریای جمن اقامت گزید - لعل محمد نامی حاکم آن مکان نائب حسن علی خان بهادر اله وردیخان از قدوم میرزا اطلاع یافته در دلجوئی و خاطر داری کوشید - میرزا نیز دلداده صحبت او شد - اتفاقاً سلطان عالمگیر که در دکن بود لعل محمد را بحضور خود طلبید - لعل محمد موجب حکم پادشاه جبراً و قهراً رو براه سفر دکن آورد و در عرض راه سمنه عزیمت بصوب اقلیم عدم جلوریز ساخت - میرزا تا مدت یک و نیم سال در خانه راقم این اوراق بے تشویش معاش رحل اقامت افگند تا آنکه قاصد شکر الله خان که دران ایام به حکومت بلده نارتول من اعمال میوات می پرداخت پیش میرزا رسید و مکتوب اشتیاق مع زرے رسانید - میرزا از وقوع چنین اتفاق وداع والد بنده نموده روے توجه بصوب خان مذکور آورد و تا انقطاع سر رشته حیات خان مذکور نوعی فی مابین مضمون اتحاد و اخلاص بسته شد که خیال مفارقت معنی بیگانه بود - بعد رحلت خان مذکور سه فرزند سعادت مندش که نخستین بخطاب پدر یعنی شکر الله خان مخاطب گشت و میانی شاکر خان و خوردی میر کرم الله خان عاشق تخلص که آخر کار بخطاب نیای خویش یعنی عاقل خان رسید - در پاس خاطر و حفظ مراتب دلجوئی بحدی کوشیدند که میرزا بحر طویل زندگانی را تا هنگام سکنه مرگ بدولت و جمییت خاطر گزرانید - در باب نسب خویش آنچه میرزا در حضور این احقرالمهاد مکرر تقریر کرد این است که سلسله اجداد میرزا منتهی به شاه منصور بن مظفر پادشاه فارس مدوح خواجه حافظ شیرازی می گرد - هنگامیکه شاه منصور با امیر تیمور صف آرائی نموده کشته گردید ، اولادش و احفادش رو بصوب بخارا

آوردند - چندی پشت میرزا در مارواه النهر اقامت داشتند - بزرگوار میرزا ازان مکان مشارقت ورزیده در سلکت بنگاه رحل اقامت افگند - بعد انقضای یک پشت آفتاب وجود میرزا از مطلع صبح سعادت طالع گشت میرزا به پیرایه اهلیت آراسته و به زیور صاحب کمالی پیراسته بود - خالق کریم توجهی خاص در حق آن برگزیده خود نام فرموده که در تمامی مدت حیات خیال تحصیل اسباب دنیوی بخاطرش خطور نه کرد و مدام بجمیعت معاش با کمال انتماش اوقات عزیز بسر برد و امیران عظام و صاحب ثروتان عالی احترام بادب تمام و اشتیاق ما لا کلام فیض اندوز مجلس خاصش می گشتند و میرزا در مدت العمر سوانحی خانه شکر الله خان و فرزندانیش کمتر بدید و وا دید اعیان عصر قدم فرسای می گردید - سن شریف میرزا به هشتاد رسیده و رحلت میرزا ازین خاکدان فنا بسوی دارالصفای بقا روز پنجشنبه چارم صفر سنه یک هزار و سی و سه واقع شد - تا این جا خلاصه کلام شاه وارد از "مرآت واردات" است - و نیز شاه وارد گوید "در بحر کامل چار در چار اول شاعر می که شعر موزون کرد ادیب صابر است و او غزل می بیش از هفت بیت مرقوم قلم نه ساخته - مطلقش این است :

چنین شنیدم که لطف یزداں بروی جوینده در نه بندد

دری که بکتابد از حقیقت بر اهل عرفان دگر نه بندد

و بعد از ادیب صابر مولانا عبدالرحمن جامی غزل هفده بیت ایجاد نمود و میرزا بیدل در بحر کامل چار در چار دیوانی مشحون بمعانی خاص و مضامین عالی تصنیف کرده - "انتهی کلامه - ملخصاً میر آزاد فرمودند شاه وارد خیر ندارد که مطلع می که از ادیب صابر نقل کرده در بحر کامل نیست بلکه از فروع بحر متقارب است - تقطیعش فعلون فعلن هشت بار و بنامی آن بر شانزده رکن باشد و بحر کامل متفاعلن هشت بار است و نیز عرض می شود که میرزا بیدل باوی نظم در بحر کامل نیست ، چنانچه مردم نا واقف اعتقاد دارند - امیر حسن دهلوی چار صد سال پیش از میرزا گوید :

مه من چه باشد اگر شبی سوسه دوستان گذری کنی

بمراد ما نفسی زنی به نیاز ما نظری کنی

شب من نه کرد چه تیره شد متوقم ز عنایت

که نقاب را فگنی ز رخ شب تیره را سحر کنی

چه غم است زین مرضم اگر بچوادتم قدمی نهی
 چه خوش است این لقدم اگر بزیاورتم گذرے کنی
 و سلمان ساوجی از همین زمین می طرازد :

به صنوبر قد دلکشش اگر اے صبا گذرے کنی
 به هواے جان حزین من دل خسته را خبرے کنی

این قدر مسلم که میرزا بیدل نظم این بحر را بعد کثرت رسانده ، مخفی
 نماید که شاه وارد مولد میرزا راج محل نوشته و دیگران پخته نوشته اند - چون
 راج محل قریب پخته واقع شده و پخته دارالامارة است مولا میرزا پخته اشتہار یافته و
 نیز شاه وارد از زبان میرزا نوشته که نسبت میرزا بشاه منصور والی فارس می رسد و
 شہر خان کہ از شاگردان و معتقدان میرزا است در مرآة الخیال میرزا را از قوم
 برلاس نوشته ، غالباً شاه منصور از قوم برلاس بود - اشعار بسیار از میرزا در گل رعنا
 ثبت افتاده ، اینجا چند بیت از " مرآت واردات " نقل کرده می شود :

گر باین ساز ست دور از وصل جانان زیستن
 زنده ام من ہم بآن ننگے کہ نتوان زیستن

خاکم بسر کہ بے تو بہ گلشن نہ سوختم
 گل شعله زد ز شش جہت و من نہ سوختم

تا در کف نیستی عنانم دادند از کشمکش جہان امانم دادند
 چون شمع مقام راحتی می جستم زیر قدم خویش نشانم دادند

حرف التاء

تدروی ابہری :

تدروی (۱) ابہری ، خواہر زادہ نرگسی است کہ محاسب ہرات بود - اول از
 موطن خود بروم شتافت و از دولت خوندار تمتع برداشت و در زمان استیلای
 بہرمان خان کہ در ابتدای عہد اکبر پادشاہ چند سال کار سلطنت او می کرد از روم
 ۱- تدروی ابہری کہ از اقارب نرگسی است - (نتائج الافکار ، ص ۱۲۵)

به هند آمد و از خوان احسان او زله بر گرفت و چون بیرم خان با فوج سلطانی که سردارش شمس الدین خان آنکه بود مقابل شده مغلوب گردید ، تدریجاً بردست خان مذکور اسیر گشت . خان مذکور او را از نظر سلطان گذرانید ، بغایت مورد عنایات گردید و بود تا آنکه شیخ در سه خمس سیمین و تسماته (۵ < ۴۹) دزدان او را شهید ساختند و در آگره در منزل که برای خود ساخته بود مدفون گردید . رساله بنام یوسف محمد خان بن شمس الدین خان مذکور گفته که مطلعش این است :

بنام آنکه روست دشمن و دوست
بهر جانب که باشد جانب اوست

شود از بهر قلم چون علم تیغ چفای او
نظم را بهانه سازم و افتم بیای او

گرد هستی رفت برباد و هنوز از آب چشم
خاکساران به عشق ترا پا در گل است

تشبیهی ، میر علی اکبر :

تشبیهی ، میر علی اکبر (۱) از سادات کاشان است - پدرش بکسب گذاری تحصیل معاش می کرد ، میر به مخالفت شد . ارشادی درین فن بهم رساند - دوسه مرتبه به هند آمد و باز گشت ، مرتبه اخیر که در عهد اکبر پادشاه آمد دعوت الحاد پیش گرفت و خانه عاقبت خود را خراب ساخت - خان آرزو در مجمع النفاوس گوید - دیوانه ازو دیدم که مردف بود بطریق ابجد نه بطریقی که مشهور است و من اشعاره :

با ما هنوز آن سخن دل خراش است

آن خشم و آن نخواستم و اینجا میباش است

شد از ملک عراق آواره تشبیهی خدا داند

سیاهان دکن گشتند یا سبزان کشمیرش

مست آن چنان خوشی است که گوید بروز حشر
من کیستم شما چه کسانی این چه جا است

تردی روده :

تردی روده سمرقندی از فضیلت و شاعری بهره داشت ، در عهد اکبر پادشاه به هند آمد و با میرزایان گجرات بسر می برد - چون آنها برهم خوردند سرے بدکن کشید و ازان جا بحرمن شریفین رفت - وقتی قصیده در مدح ادهم خان اکبری گفته گزرائید - ادهم خان گفت هر چه از زبان خود صله می طلبی ، می دهم - ملا گفت ، لک تنکه - خان گفت پست همتی کردی ، امشب اگر کرور می طلبیدی مضایقه نمی کردم - ملا تا بود حسرت کرور داشت - در فوت لاچین نامی گفته :

لاچین قدیم شاه لاچین پرور	شنقار شد از زمانه کین پرور
تاریخش اگر کسے بپرسد از تو	گو حیف ز لاچین شه دیں پرور

تقی ، امیر تقی الدین محمد :

امیر تقی از ولایت ایران است - ابتدای حال کسب کمال نمود پس بدکن آمد و نزد ابراهیم قطب شاه منصب وکالت یافت و در عهد محمد قل قطب شاه معزول شد و قصد بیت الله کرد و در راه فوت شد - ازوست :

لطف با غیر غایتے دارد	جور با من نهایتے دارد
گوش بر قول مدعی چه نمی	هر که بینی حکایتے دارد

تقی اوحدی :

تقی اوحدی (۱) از احفاد شیخ اوحد الدین بلیانی ، مولدش اصفهان است ، اما در کاشان اقامت داشت ، به هند آمد و در عهد جهانگیری و شاه جهانی درین دیار بسر می برد و چندی در گجرات احمد آباد بود - از تصانیف اوست ' سرمة

۱- الف - تذکره نصر آبادی ، ص ۳۰۳ : از لبنانست ، خالی از فضل نبوده و مولدش اصفهانست اما اجدادش از نسل سید عهد الله لبنانست که حالت معنوی داشته ، شمنصه نقل می کرد که او را در احمد آباد گجرات دیدم -

ب - نتائج الافکار ، ص ۱۲۶

سریه سلیمان، در لغت فارسی و تذکرة اشعرا ضخیم در چند مجلد و دیوانے مشتمل
بر السام شعر - از دست :

ناز بختم تیرگی می رفت چشم شد سفید
این سهای از سرداغ من آسان بر نخواست

سر کافر شان داریم کو. بتخانه عشقی
که ناقوس بجای نغمه یا حی شود ما را

غلط کردم رخ طاقت سپه باد که پشت کردم اظهار محبت

تقی ، آغا :

آغا تقی بن آغا ملک معرف اصفهانی با تقی اوحدی سبیل سفر هند پیمود و
درین جا رفاه بهم رساند . او را با حکیم زکنائی کاشی مناظرات و مباحثات و
اهایی رکبکه است - در پرهان پور ماه رمضان سال هزار و بست و یک فوت شد -
از دست :

گه غرور چین زلفم و گه دانه چین خال چون مور قحط دیده بخرمن فتاده ام

عجب می آیدم در عاشقی از غفلت مجنون که در پهلوی لیلای صورتش آرام می گیرد

تقی کاشی ، میر :

میر تقی (۱) مروارید کاشی ، خط نستعلیق خوب می نوشت لهذا بمروارید رقم
ملقب شد . از دیار خود وارد شد و درین جا بامتیاز بسر می برد . او مروارید آب دار
می افشاند :

هر جا سوزی است آشنای دل ماست هر جا دردی ست از برای دل ماست

آن شطه که برقی خرمی مجنون بود جاروب کش در سرای دل ماست

فقہا شوستری :

فقہا شوستری از علوم عقل و نقلی بہرہ وافر داشت ، بہ ہند آمد و ملازمت عہد الرحیم خانخانان برگزیدہ و بعد ازان منظور نظر اکبر پادشاہ شد و حسب الحکم شہنشاہ را نثر کرد و در عہد جہانگیری ترقی ہا نمود و بمرتبہ صدارت و خطاب مورخ شاہ فایز گردید و بعد از عشرين و الف در گذشت - از تصانیف اوست کتابی در ہمت طبع نظم داشت - از وست :

من بندۂ این رسم کہ در چار سوے عشق
 باہر کہ نہ غارت زدہ سودا نہ نماید

تجلی لاهیجی :

تجلی لاهیجی (۱) بہ ہند آمد و باز رفت اول خاوری تخلص می کرد ثانیاً تجلی فرار داد - خوش فکر است ، او می گوید :

دل زندہ تر از پور خرابات کسے نیست جز شیشۂ مے خضر مسیحا نفسے نیست
 یک خاطر آسودہ در آفاق ندیدم دلگیر تر از گنبد گردوں قفسے نیست

مانند از گریۂ بسیار در دل آنقدر خونم کہ گر خواہم برسم داد خواہاں برجیہی مالم
 تجلی ، محمد حسین :

تجلی ، محمد حسین کاشی در عین ربیعان شباب سال ہزار و شانزدہ از ولایت خود بہ لاهور آمد و از آنجا بآگرہ و از آنجا بگجرات رسید - ملا نظیری نیشا پوری آثار رعد از جبین او درہافتہ ، پدرانہ تربیت نمود و در خانۂ خود جاداد - بعد از ایامی سال ہزار و نوزدہ فوت شد و ملا نظیری را داغ ساخت - ملا اشعارش کہ بہ ہزار نہ رسیدہ بود مدون نمودہ با دیوان خود در یک جلد شیرازہ بست و معنی دو جان و یک قالب وا نمود - از تجلی است :

ہر مزار ما غریباں نے چراغ نے گلے ہر طرف پروانہ در طوف و ہر سو بلبلے

دل نگیرد قرار در بر ما همچو در شهر مرد صحرائی

تجلی ، ملا علی رضا :

تجلی ، ملا علی رضا (۱) تجلی از کد خدا زادگان اردکان من اعمال فارس است - بدهایت حال باصفهان رفت و نزد آقا حسین خوانساری قلمه نمود و تحصیل را بهایه تکمیل رسانید ؛ ازگاه به هند آمد - علی مردان خان به قدردانی او پرداخت ، تعلیم (۲) فرزند او باو تفویض کرده بعد چندی به اصفهان معاودت نمود ، شاه عباس ثانی سفیری او را مشمول عنایت ساخت و در سه اثنین و سهمین و الف قریه از مسافرات اردکان در سیورغال او مقرر فرمود و در سه ثلاث و ثمانین و الف شاه منجهان او را پیش خود طلب کرد و بحضور مجلس خود اختصاص بخشید ، ازان وقت در اصفهان مقیم بود و بتدریس و تصنیف می پرداخت تا در گذشت و دیوان غزل و قصاید و مثنوی معراج الخیال را گذاشت - این بیت ازان مثنوی است :

چون گلاب از ناز باشد بر بدن در غریبی بوی گل یابد وطن

خواهم چو بهله با تو دمی همری کنم دستی بران کمر زده قالب تنی کنم

فلک را آه گیرم عشق بازان مضطرب دارد

چو فانوس خیال این آسها از دود می گردد

تسلی • محمد ابراهیم :

تسل ، محمد ابراهیم شیرازی (۲) در شیراز بکسب قمچی بافی اشتغال داشت ،

۱- الف - در اواخر عمر در بلخ وفات یافته - (آتش کده آذر ، ص ۳۴۲)

ب - کلمات الشعرا ، ص ۱۹

۲- تعلیم فرزند خود ابراهیم خان مامور نموده و اواخر مائه حادی

عشر رهگراے عالم بقا گردید (نتایج الافکار ، ص ۱۲۷)

۳ آخر بجانب هند رفته در خدمت مسیح الزمانی مربوط شده اعتباری داشت

چنانچه با اتفاق مشارّ اله در سنه ۱۰۳۴ بمکه معظمه آمد - (تذکره نصرآبادی ،

ص ۲۵۸)

آخر به هند آمد و به ملازمت حکیم صدر الدین الهی می گذرانید و در همراهی او زیارت حرمین مکرمین حاصل ساخت و به هند مراجعت کرد و همین جا فوت شد -
اوست :

از اسیران تو دست کینه خواهان کوتاه است
در قفس دارلد مرغان حرم صیاد را

بسکه شد سوراخ از نیر تو جسم لاغرم
استخوانم دام در راه هما خواهد نهاد

نسلی ، میر معصوم :

نسل میر معصوم (۱) استرآبادی، مانند راقم سطور مهارتی در علم رمل داشت و رساله درین فن نوشته به هند آمد و همین جا فوت شد - منظومات اوست مثنوی ، کلامش این است :

نگاهش سعی دایم در شکست بے دلان دارد
که از مژگان برگردیده دامن بر میان دارد

آنچنان کز صفر گردد رتبه اعداد بیش
پایه این ناکسان از هیچ بالا رفته است

قائب ، فخرآ نفرشی :

قائب ، فخرآ نفرشی (۲) به هند دکن آمد و با ملا فرج الله شوستری مشاوه داشت و همین جا درگذشت ، اوست :

فلک بندی نهاد از شش جهت بر هفت اندام
که سر از هر طرف بیرون کنم در حلقه دام

۱- ولد میر محمد امین مشهور به میر جی - (تذکره نصرآبادی ، ص ۴۰۲)

۲- تذکره نصرآبادی ، ص ۲۶۰

هست مروارید گوشت خانه زاد چشم من
 طفل بازی کوش گم کرده است راه خانه را

رفتش را چون گه آمدنی در پی هست
 نیک، صبر بزد برهم زدنی می باید

خون چکان است دم باد صبا پنداری
 خیر آمدن آئینه پائی داد

تسلیم ، شاه رضا خراسانی :

تسلیم، شاه رضا خراسانی ، مرد درویشی (۱) بود و در کشمیر آمده بسر می برد -

ازوست :

ز بال افشانی پرواز رنگ خود از آن شادم
 که گاهی از شکست شیشه دل می دهد یادم

تسلیم ، محمد هاشم شیرازی :

تسلیم ، محمد هاشم شیرازی در عهد عالمگیر پادشاه از شیراز به هند آمد و درین
 جا می گزرانید - گاهی هاشم هم تخلص می کرد - ازوست :

غریب کوی تو ام با وطن چه کار مرا سپرده ام بتو خود را بمن چه کار مرا

مرا به تجربه معلوم شد که در عالم عیار ناکس و کس گر بود پریشانی ست

شی صد بار گرد دل بگردم که این ویرانه روزی جای او بود

می روم بے خبر از خویش بوضعی که مرا نیست فرصت که ترا نیز خبردار کنم
 ما اختیار خویش بدست تو داده ایم خواهی بدوز سینۀ ما خواه چاک کن

تنها ، هبدا اللطيف خان :

تنها ، عبد اللطيف خان شهر ستانی (۱) خواهر زاده ميرزا جلال اسير بود . در هند عالمگير پادشاه به هند آمد و به منصب پادشاهی سرفراز گرديد . نخست بديوانی کابل سپس بديوانی لاهور مامور شد و سالهای فراوان بآن خدمت قيام نمود ، بعد ازان بديوانی کشمير مريع نشين چار بالش اعتبار گشت . خيلى مرد صالح و متورع بود ، مثل حال خود ادا بند است . اما خيال را بجای رسانده که اکثر سخن سنجان او را بے معنى گو مقرر کرده بودند . ديوان مختصری دارد . ازوست :

يارم بکنج غم کده تنها نشاند و رفت
گفتم که من غبار تو دامن فشانده و رفت

شهرت نکرد نقش نگين هم بکام من
از فنگ من بسنگ فرو رفت نام من

ز بی گناهی خود عاجزم که دزد حنا
ز رو سفیدی خود پیش خلق رسوا شد

هرگز نه کرد شکوه دل دردمند ما
چون داغ لاله دود ندارد سپند ما

ازان به تیرگی بخت خویشتن شادیم
که داغ کرد دل چرخ را ستاره ما

سهل است کار خار ز پا گر گذشته است
خوش وقت آنکه در رهش از سر گذشته است

تا گرفتاری من دید محبت فرمود
که دگر دام نسازند قفس نفروشد

طرح هم چشمی بختم ز چه رو بخته
از تو ای سرمه بگو پیش که فریاد کنم

هر گه به بزم آن بت بدکیش می روم
از خود همیشه یک دو قدم پیش می روم

تعظیما قمی ، آقا :

آقا تعظیما قمی (۱) از وطن خود به هند آمد و مدتی درین جا بسر برده ، قصد مراجعت کرد اما از بندرتنه که قاعده دیار سند است پیشتر نرفت و چندی در آنجا اقامت گزیده باز به هند آمد - از تلامذه میرزا صائب است - او می گوید :

دلم از جوش حیرت بسکه دم در خویشتن دزد
برنگ آهوی تصویر رم در خویشتن دزد
در آغوش خطر دارد سرشکم جسم خاکی را
شکست افتد بدیواری که نم در خویشتن دزد

حرف الثا

ثنائی مشهدی ، خواجه حسین :

ثنائی ، خواجه حسین مشهدی در ابداع دقایق معانی ممتاز و در اختراع لطایف سخندانی بی انباز است - حکیم ابوالفتح گیلانی او را بنکی مادر زاد می گفت - ابتدا حال در مشهد مقدس درشت بسر می برد - در آن ایام حکیم ابوالفتح با برادران از قزوین وارد مشهد مقدس شد ، خواجه حسین حکیم را بخدمت میرزا برده سفارش بهسار کرد ، حکیم چندی ندم میرزا بود بعد ازان که حکیم به هند آمد و کارش در

درگاه اکبر پادشاه بالا گرفت ، خواجہ حسین خود را بہ ہند رسانید و سلوکی کہ از حکیم توقع داشت نیافت ، سخت رنجید و قصیدہ ہر شکایت بنظم آورد کہ این بیت از آن است :

مناز ای مدعی گر یکدہ و کامت پایہ برتر شد
کہ محنت خاتہ ما ہم دری پر آسماں دارد

بخت بدبیں کہ غمیں می روم از کوی کسی
کہ بکشتن کس ازان با دل ناشاد نرفت

اے اہل ہوش وقت گریبان دریدن است
دست مرا بسوی گریبان کہ می برد

لذت سوختن ز شمع مپرس رشتہ دیگر رگ جگر دگر است

مہر عبد الجلیل بلگرامی مصرع ثانی این بیت را تضمین خوبی کردہ
می فرماید :

دی کسی در ثنای عایشہ گفت
مصرعی در جواب او خواندم

بہتر از بنت سید البشر است
رشتہ دیگر رگ جگر دگر است

حرف الجیم

جانی بخاری :

جانی بخاری صاحب استعداد بود ، از وطن پرآمده در کابل ہمایوں پادشاہ را ملازمت نمود و در نظر سلطانی اعتباری بہم رساند - غلامش او را مسموم ساخت و ازان سم در سال نہصد و پنجاہ و شش در گذشت - ازوست :

دوش ماہ عید شد بر شکل مصقل آشکار
کنز بخار روزہ بود آئینہ دل را غبار
آن مہ نور بود پا بنمود از ضعف بدن
اسفخوان پہلوی لب تشنگان روزہ دار

ما تراشیدند بهر نایب لیلی حطب
 یا فن خم گشته بجنون شه ز غم زار و نزار
 خویش را در سلک خدام نومی خواهد فلک
 زان کمان حلق آورده است از بهر گذار
 بلکه پیکت بست زنگ دیگرے بر سر زده
 می رود از روم تا آرد خبر از زنگبار

جاننی مقلد بخاری :

جاننی مقلد بخاری معاصر جاننی مذکور است، اتحاد تخلص با وجود اتحاد وطن و اتحاد عصر محل تعجب، جاننی مقلد از دیار خود برآمده در ملک سند افتاد و در آنجا سکونت اختیار کرد - ملا قاطمی می نویسد که جاننی مقلد مضمون خاصی در شعر خود روح نموده بود، اتفاقاً ملا راصلی مروی را در آن مضمون توارد واقع شد و در میان ایشان بر سر آن مضمون گفتگو بسیار رفت - ملا جاننی پیش حاکم مرو رفته عرض نمود که گوییم گرانمایه داشتم فلاں کس دزدیده است هر چند طلب می کنیم نمی دهد - حاکم سرهنگان را فرستاد تا ملا را دست و گردن بسته آوردند و گوهر طلب داشتند - ملا بیچاره در مقام انکار بود تا نوبت بجای رسید که خواستند نمک آبش دهند - اکابر شهر جمع شده کیفیت ظرافت بحاکم عرض کردند - ملا بیچاره را ازان بلا و رها نهند - از اشعار جاننی مقلد است :

چون گرد باد جاننی هرگز گذر نه کردم

کز دست فرقت تو خاکی بسر نکردم

جدائی ، میر سید علی :

جدائی ، میر سید علی مصور (۱) از سادات ترمذ است - مصور بے نظیر و صاحب حیثیات فراوان بود - در زمان همایون پادشاه به هند آمد و از جهت هنر مندی

۱- خطایش چاکر خان بجهت نقاشی و مصوری از سلطان اکبر دارالملکی لقب یافته - فیما بین او و خزالی مشهدهی مهاجرات رکبکه واقع شده -

(آتش کده آذر ، ص ۲۶۱)

که داشت بخطاب فادر الملک هماپود شاهی امتیاز یافت و کمال تقرب بهم رسانید و در عهد اکبری هم مورد عنایات خسروانی بود - قصه امیر حمزه که مخترع آتش پادشاه است در شانزده جلد مصور به اهتمام او آتمام یافت ، هر جلدی صد ورق و هر ورقی یک درع و هر صفحه صورتی - سید در پایان عمر از پادشاه رخصت بیت آتش طلبید و در مکه معظمه سکونت اختیار کرد و عمر را همان جا به انجام رسانید - صاحب دیوان است ، او می گوید :

نیم بسمل صیدم و افتاده دور از کوی دوست
میروم افتان و خیزان تا به بینم روی دوست

خواستم گویم از احوال خود آن بد خورا
همه دم همدم غیر است چه گویم او را

جذبی ، پادشاه قلی :

جذبی ، پادشاه قل ولایت زا است (۱) - در عهد اکبر پادشاه از ماوراءالنهر به هند آمد و درین جا می گذرانید - سلیقه مناسب با شعر داشت ، او می گوید :

پس از عمری که چشم بر جمال دلستان افتد
نقاب شرم تا رویش نه بینم درمیان افتد

من آن نیم که بقاصد دهم نشانه خویش
که سازدش ز پی مدها بهانه خویش

غایت رشکم نگر کز بیخودی آیم به هوش
گر کسی آگه شود کاین بے خودی از یاد کیست

۶ - خلف شاه قل خان اصلش از اکراد حوالی بغداد است - به هندوستان رفته در آنجا مشهور به شجاعت شده - (آتش کده آذر ، ص ۱۵)

بود دل از نگاه غیر در دستش چون آن مرغی
که طفل مکتب از بیم معلم سر دهد زودش

جعفر قزوینی :

جعفر قزوینی ، نامش میرزا جعفر است (۱) همین نام خود را تخلص قرار داده -
در زمان اکبر پادشاه به هند آمد و در پیشگاه سلطنت ترقیات نمایان کرد و در آخر
عهد اکبری پرتبه والای وزارت مسمود نمود و در عهد جهانگیر پادشاه هم چندی
بان منصب عالی قیام داشت ، آخر بمهم دکن مامور گردید و هم در آن دیار سه احدی
و عشرین و الف (۵۱۰۲۱) رخت بجهان بقا کشید- در تاریخ دانی و نظم و نشر لوای
مهارت می افراشت و دعوت می کرد که هر شعری که فی البدیبه نفسم یقین که
یعنی است - شتوی شیرین و خسرو مستعدانه گفته - ازان است این بیت :

ز نوین جام می در چشم ساقی اثر از می چو می در شیشه باقی

بنگهی همه احوان نهان می داند چشم بد دور ز چشمی که زبان می داند

به پرش گنیم روز حشر آخر شد تمسکات گناهان خلق پاره کند

بر گرد شمع روی او سرگشته چون پروانه ام
آخر بکشتن می دهد پرواز گستاخانه ام

جسمی همدانی :

جسمی همدانی در زمان شاه عباس از همدان با صفاهان آمده ، کسب فضایل
نمود آخر خود را به هند رسانید و بسایه تربیت عادل شاه والی بیجا پور اوقات را

۱- الف - خلف میرزا بدیع الزمان است ، در اول حال به هندوستان رفته در آنجا
ترقیات عظیمه کرده و از سلطان سلیمان پادشاه هندوستان آصف خان لقب یافته و در
مراسم احسان و تربیت اهل کمال سیما ایرانیان تهاون جایز نداشته -

(آتش کده آذر ، ص ۲۲۸)

ب - آصف خان میرزا جعفر - (نتایج الافکار ، ص ۱۵۵)

به شادمانی گذرانید ، او را با باقر خورده کاشی مشاعره و مناظره بود ، از انفاص
چسبی است :

ما گذاشته زین سان متاز بر سر غیر
که گر مراد تو جان هست نیم جانی است

داد بباد حاصلم هست کونهم بله
ضبط چسان کند کسے میوه شاخ پست را

جلال ، میرزا :

میرزا جلال از سادات فهپایه است - نصر آبادی گوید ، صاحب کمالات
صوری و معنوی بود ، در تحصیل علم جهد بسیار نمود و در تربیت انشا نهایت
مولویت داشت - از عراق به هند رفت و حسب الامر "سوانح ایام شاه جهانی"
به تحریر در آورد ، عزیزانیکه آن تاریخ دیده اند ، نقل می کنند که بطریق و صاف
نوشته و خان آرزو می نویسد که این همان جلال است که در هندوستان بجلالای
طباطبایا شهرت دارد و کتاب "ریاض فیض کلمات" منشآت اوست - خیلی
متین و زرین نوشته و بگمان راقم به ازو صاف است - انتهی کلامه - در تعریف صاحبقران
ثالی شاه جهان گوید :

فروغ دیده صاحبقرانی است گواه صبح اول صبح ثانی ست

دانا بار خطاب بر می دارد کم حوصلگی شراب بر می دارد

می در دل دردمند دارد تاثیر هر جا زخمی ست آب بر می دارد

جوهری ، میرزا محمد مقیم :

جوهری ، میرزا محمد مقیم ولد استاد میرزا علی اکبر زرگر از تبارزه عباس آباد
اصفهان ست ، بعد فوت پدر بنا بر علو همت سر بسنمت پدر فرو نیاورد و شغل تجارت
پیش گرفت و مکرر به هند آمد و هر دو نوبت بواسطه قابلیت جوهر و چرب زبانی و
زمانه سازی با شاهزاد ها و امراء هند آشنائی بهم رساند و سامان بسیاری فراهم
آورده باصفهان مراجعت کرد و همان جا در گذشت - خان آرزو گوید "سفینه
دهم از میرزا جوهری که دو مرتبه به هند آمد و باپران رفت و اشعار جمیع شعرای

آن عصر به خط هر کدام در آن سفینه مرقوم است ، حتی که دو بیت بدستخط سلطان دارا شکوه نیز رقم بود و محمدقل سلیم جالبیکه اشعار خود در آن نوشته ، در آخر اینهاست می نویسد که برای خاطر میرزا مقیم جوهری این جواهر پاره چند صرف شده - قدر زر زرگر بداند یا بداند جوهری - اتفاقاً مالک بیاض مذکور برای نوشتن اشعار پیش شحات دهل نیز می فرستاد و ازین جهت پیش فقیر دم آمده بود من هم چند شعر خود را در آن نوشته ام - انتهی کلامه - این گوهر از جوهری ست :

جهان بچشم ننگ ظرف شرکتی دارد شکوه بحر بچشم حجاب می آید

جویدت ، میرزا محمد ایوب :

جویدت ، میرزا محمد ایوب بدخشانی (۱) بجویدت طبع و حدت ذهن موصوف بود ، کسب کمال در خدمت پدر خود محمد سلیم نمود و در عین شباب باردوی عالمگیر پادشاه که در دکن بود آمد و داخل منصبداران پادشاهی گردید و در سنه اربع عشر و مائه الف به تقریب خدمت اسانت جزیه سرکار الورد بر وزن انور از توابع میوات مامور شده در آن بلده رفت و همانجا در سنه خمس و عشرین و مائه و الف متوجه سرائی آفرشد - ازوست :

دلیه داریم که دار خار خار از یاد گیسویش
برنگ خار ماهی شانه میروید ز پهلویش
نه تنها زلف او دارد گره در خاطر از عاشق
که تر گردیده است از من چو مژگان هر سر مویش

بود حلاوت تن پروران ز طول امل
زیات هستی شان پای بند این تار است

جمیله اصفهانی :

جمیله اصفهانی، (۲) زنی بود اسم با مسمی و زبان شعر هم داشت - مدت ها

۱- سرآمد صاحب کمالان و سر حلقه سخن وران است - مضامینش همه بلند و معنیهاش عال - حافظه اش بمرتبه تمام و مدرکه اش بدرجه کمال - در قصایه و غزل و رباعی داد تلاش می دهد - (کلمات الشعرا ، ص ۳۰)

۲- نتایج الافکار، ص ۱۶۴

در هفتاد و نه خواجه حبیب الله بطور متصه می گذرانید - ظرفاً اشعار خواجه مذکور را نسبت به او می کردند - بعد فوتش به هند آمد و باز رفت - آرزو گوید - خیلی حریفه و ظریفه بود - از ابتکار افکار جمیله است :

چیز عار هم نه است ز گلزار بخت ما آن هم خلید در جگر نخت نخت ما

حرف الحاح

حکیم ناصر خسرو :

حکیم ناصر خسرو اصفهانی نسب نامه خود را بخش واسطه پامام رضا علیه الصلوة و الثنا می رساند - مردم را در حق او اختلاف است ، برخی او را موحد و طارف می دانند و قومی دهری و قابل تناسخ می شناسد و این هم نوشته اند که بصحبت شیخ ابوالحسن خرقانی رسیده و معتقد او گردیده ، ازو منقول است در نه سالگی قرآن یاد گرفتیم و برای تحصیل علوم به بصره و روم و هند و یونان و بابل سیاحت کردم و جمیع عربیت و شرایع و نجوم و طبیعی و الهی و تسخیرات و طلسمات و تودیت و انجیل و زبور را بمرتبه کمال رسانیدم تا آنکه بخاطر گذشت که هیچ علم باقی نماند که ندانستم - اوایل حال وزارت عزیز مصر و چندی وزارت المستنصر بالله اسمعیل و زمانی وزارت حاکم دیار ملاحظه و ایامی وزارت والی بدخشان سرانجام نمود و بنا بر اتهام مذهب از جای بجای نقل می کرد تا در غار بمکان من اعمال بدخشان رحل اقامت افکند و در سه احدی و ثمانین و اربعمائه در گذشت - دیوانش سی هزار بیت نوشته اند - ازوست :

من کدایم بعبادت نه خرم باغ بهشت بعطای که بها رفت چه منت باشد

حسینی ، امیر :

امیر حسینی از سادات غور است ، تلمذ رحمن را با دولت عرفان جمع کرده بود - رسائل نظم و نثر در حقایق دارد ، مثل نزهة الارواح و زاد المسافرین و کتزالرموز - از ولایت به ملتان آمد و دست ارادت به شیخ صدر الدین به شیخ بهاء الدین زکریا داد - در کتزالرموز مدح هر دو بزرگوار و مدح شیخ شهاب الدین سهروردی می کند ، بعد چندی بولایت برگشت و در هرات سه ثمان و عشر و سبعمائه بروحانیان

پهرست و بیرون گنبد سید السادات مدفون گردید - صاحب دیوان است ، او می فرماید :
 ای سایه تو مرد صحبت نور نه رو ماتم خود دار کزین سود نه
 ندیده وصل آفتاب نبرد می ساز باین قدر کز دور نه

حیدر کلوج ، ملا :

ملا حیدر کلوج هروی ، در اوایل حال کلیچه پزی می کرد لهذا باین لقب
 ملقب گردید . بمقتضای موزونیت طبیعی داشت ، در شعر و شاعری افتاد ، هر چند ورق
 حالش از نقوش دانش ساده بود و بهره از سواد نداشت ، اما سخن سنجان شاعری او را
 مسلم داشته اند و خود انصاف می دهد و می گوید :

چنان طولی صفت حیران آن آئینه رویم

که می گویم سخن اما نمی دانم چه می گویم

او آخر حال آوازه قدردانی میرزا شاه حسین والی سند شنیده ، از دیار خود
 بملازمهت او رسید و از شیلان احسانش زلزله برداشت - از آنجا که میرزا در مجلس
 خود قواعد ادب بسیار مراعات می کرد و ملا حیدر از سادگی عنان سخن موقع و
 غیر موقع در دست خود نگاه نمی داشت باعث کلفت خاطر میرزا شد - شیخ میرک نورانی
 پسر میرزا شاه حسین ملا حیدر را زاد و راحله امداد کرده رخصت داد تا بوطن خود
 مراجعت نماید - ملا نا قصبه پات که از سیوستان بیست گروه است رسیده ، در سنه
 ثمان و اربعین و نسعمایه عنان بعالم باقی تافت و همان جا مدفون گردید - وقت تحریر
 این صحیفه دیوان مختصر از بدست آمد ، چون دیوانش بسیار کم یاب است ابیات
 او زیاده بترتیب ردیف گرفته می شود :

گر میسر نشود بوسه زدن پایش را هر کجا پا بنهد بوسه دهم جایش را

ما خسته دلا، داد دل خسته که خواهیم چون نیست کسی غیر تو فریاد رس ما

نصیحت می کنم هر شب دل دیوانه خود را

که با هر کس مگو از بیخودی افسانه خود را

چه سود از گریه ای شمع شبستان وفا اکنون

که نا حق سوختی بال و پر پروانه خود را

سرا سر بے خودی هائے مرا می بیند آن بد خو
 نمی بیند فریب نرگس مستانه خود را

بجور از در خویشم مران که ممکن نیست
 ز آستان نو رفتن ببه هیچ باب مرا

شکرش که چنان ساخت تپ غم مارا که کسی را نشناسیم و کسی هم ما را

بصد حسرت چو از من می ستانی ای اجل جان را
 امان ده یک نفس باری که بینم روی جانان را

دل به فرمان کسی نیست و گرنه در عشق چه نصیحت که نکردیم دل شیدا را

زمانه جرعه غم ریخت در پیاله ما نصیب کس نشود آنچه شد حواله ما
 چو لاله در چمن دهر تا بکی یارب تهی ز باده عشرت بود پیاله ما

مکش خواهم که روز عید پرسد خاکساران را
 که می باشد بهم رسم مبارکباد یاران را

یک سخن بشنو که گویم از وفاداری ترا
 با کسی منشین که آموزد جفا کاری ترا
 ای خلاص از قید غم دست وفاداری بگیر
 تا کسی هم دست دیگر در گرفتاری ترا

کاشکی باهم نیاید سایه هم در کوی او
 تا توانم سیر دیدن آن پری رخسار را

تا اعتدال قد ترا دید باغبان کوتاه کرد قصه سرو بلند را

مباش بے غزل عاشقانه حیدر که یاد می دهد از خسرو و حسن ما را

یارب مباد آنکه کسی را شود نصیب
 ندادن جمال بجان دیدن رقیب
 در وصل گل اگر نه جفایم کشد ز خار
 از بهر چیست این همه نریاد متدلیب

دولت وصل نگوئیم که ما را هوس است
 این سعادت که غمش هم نفس ماست بس است

شدم خاک و نکردی به تربتم گذری
 مگر ز جانب ما خاطرت غباری داشت
 ز حال زار دلم هیچ کس نه شد آگه
 مگر کسی که بدل آرزوی یاری داشت

بگو چه شد که بحال منت نگاهی نیست
 اگر ز لطف نگاهی کنی گناهی نیست

اغیار در شکست و من و یار در شکست
 یارب به هیچکس نه رسد این قدر شکست

ای دل خوش است زان لب رنگین مدام بحث
 شیرین بود ز دلبر شیرین مدام بحث

جهانیان همه محتاج التفات تواند
 ول غلام تو بیش از جهانیان محتاج

فلک بوصل تو ام داد مژده اول صبح
 ز دود زنگ غم از خاطرم بصیقل صبح

بسر طواف درش کن که از ادب دور است
 قدم گذاشته رفتن دران حرم گستاخ

گوش بایده کرد هر جا گفتگوی بگذرد شاید آنجا گفتگوی خوبروی بگذرد

هر زمان مارا بکویت شوق دهدار آورد
 بلبلان را آرزوی گل بگلزار آورد
 صحرای کو تا برد از ما سلامی سوی یار
 یا پیامی سوی یار از جانب یار آورد

ز دل فگار مجنون بود آگهی کسی را که ز خون حسن لیلیٰ نسکی چشیده باشد

وصف لعل تو رقم کرد به کاغذ حیدر چون کسی کو شکر و قند کند در کاغذ

بنده قد تو شد هر سرو آزادی که بود
 هر یکے در خدمت از دیگری چالاک تر

بتی که از همه بیگانه گشتم از پی او نکشت با من بیچاره آشنا هرگز

هر روز بفردا مفکن وعده و صلیم
 یا وعده چنان کن که شود باورم امروز

نو گلی را که بصد خون جگر پروردم
 همدم هر خس و خاشاک شد افسوس افسوس

گرفتم دامن شوخی که می مردم ز هجرانش
 معاذ الله که گردد دست من کوتاه ز دامانش

خون ریز دم چو گویم بستی کمر بخونم
 دردا که این قدر هم گفتن نمی توانش

بود محال که بردارم از ملامت خلق
ز خاک پای سگان درت سر اخلاص

قتل ما بر دست خوبان از ازل تقدیر بود
ورن از خونریز ما خنجر گزاران را چه حفا

گفتی که می رسم بسرت می کشم ترا
باشد تنایتی که رسم من باین شرف

بگذر بخاک ما که بر آریم سر ز خاک
مانند لاله با جگر داغ و سینه چاک

ز مهران بر لب آمد جان و دیدار آرزو دارم
ز همدم اندکی ماند است و بسیار آرزو دارم

ز من پرسید احوال سگان کوی حانان را
که صبری هم نفس بودیم در شادی و غم باهم

جز حدیث آن پری رو بر زبانم نگذرد
گشته ام دیوانه با خود گفتگوی می کنم

چون بمیرم بر سر آن کوی در خاکم کشید
تا همان جا خاک من باشد که منزل داشتم

شبی که وصل ترا در خیال می گذرانم
چنان خوشم که مگر در وصال می گذرانم
بهر غزل غم دل شرح می دهد حیدر
بگفتگوی غم آن غزال می گذرانم

میر آزاد فرمودند که این بحر مجتث مثنی مخبون است که مفاعلتن فعاتن مفاعلتن
فعاتن دو بار باشد قاضم جزو اخیر مصراع اول مقطع که آن را در اصطلاح

حروفش با هر دو معنی مطلق آورده یعنی تن را از فعلاتن محذوف و عین را ساکن کرده بجای فعلاتن فعلن بمکون عین آورده که در مقابل آن لفظ حیدر افتاده بر خلاف مصاریع سایر غزل که اعرایض آن فعلاتن است جمع فعلاتن و فعلن جایز نیست اگر چنین می گفت درست می شد :

بهر غزل غم خود شرح می دهم همه حیدر

اما تنها تفسیر حیدر نیست ، بسیاری از صنایع شعرا درین بحر فوطه خورده اند -

ای اجل چنداں امانم ده که یکبار دگر

باز بینم روی یارائیکه همدم بوده ایم

ملا حیدر این غزل در صنعت عکس خوب گفته و لالی آبدار سفته :

در چهره تو دیدم لطفی که می شنیدم

لطفی که می شنیدم در چهره تو دیدم

پیش سگت کشیدم جان را به تحفه جانان

جان را به تحفه جانان پیش سگت کشیدم

از باغ وصل چیدم گل های شادمانی

گل های شادمانی از باغ وصل چیدم

حرف وفا شنیدم امروز از زبانت

امروز از زبانت حرف وفا شنیدم

وصل ترا خریدم از جان و دل چو حیدر

از جان و دل چو حیدر وصل ترا خریدم

بهر کس دوستی کردی شد آخر دشمن جانت

بخود گر نیستی دشمن بمردم دوستی کم کن

چو در خیل سگان یار جانانی غنیمت دان

نمی گویم کنار از صحبت یاران همدم کن

من مست می عشقم و او مست می ناز
 من بے خبر از خویشم و او بے خبر از من

بندست سگ او جان نثار کن حیدر
 که این متاع نیاید بکار بهتر ازین

ای مرا شب همه شب ناله جانگاہ از تو
 غافل از ناله شہای منی آہ از تو

دلم بود غمگین ز هجر تو ای ماه
 بوصل تو شد شاه الحمد لله

پس ازین بهر سر ره من و عرض بینوائی
 کہ کنم دعای جانت به بہانہ گدائی

همه شب درین خیالم کہ رسم بوصل روزی
 همه روز بر امیدم کہ شبے بخوابم آنی

چون اشک خود گرفتم از مرد ماں کناری
 ما را میان مردم چون نیست اعتباری

ای پری از من دیوانہ رمیدن تاقی
 در حق من سخن غیر شنیدن تاقی

ترا بہ رندی مانیست محتسب کاری
 تو بادہ گر نخوای منع ما ممکن باری

ای خواجه شراب لعل بی ما نخوری
 تنها نه نشینی و به تنها نخوری
 در دست تو هر چه هست از نقد حیات
 امروز بخور که غصه فردا نخوری

حیدر تونپانی :

حیدر تونپانی سخن سنج بود و موسیقی خوب می دانست - اکثر اوقات در ممالک هند گذرانید و در سیوی از مضافات سند در محرم سنه ست و ستین و تسعمایه قالب خاکی وا گذاشت - وقتی ملک المنجمین که از ملازمان همایون پادشاه بود بمرض رسانید که داروی دارم که اگر بر بدن آدمی مالند و شمشیر زنده کارگر نشود - جهت امتحان گناهکاری را دارو مالید ، شمشیر زنده ، کارش تمام شد - حیدر در هجو ملک المنجمین رباعی ها گفته ، ازان جمله است :

ای گاؤ که بینم تبه شیر ترا وز روی غضب گرفته در زیر ترا
 زان روی که دزد را تو دارو دادی دارو دهم و زخم به شمشیر ترا

آنی نو که مهر و ماهت گویند مهرویان را خیل و سپاهت گویند
 تولایق آنی که باین حسن و جمال شاهان زمانه پادشاهت گویند

حزنی ، مولانا تقی الدین اصفهانی :

حزنی (۱) مولانا تقی الدین اصفهانی، از شاگردان میرزا مخدوم بن میر میران حسینی اصفهانی است - شوخ طبع شیرین زبان بود و با اکثر علوم آشنائی داشت - در فترات هرات عزم درگاه اکبر بادشاه کرد و به مقصد نه رسیده در موضع رسول آباد من اعمل لاهور بمنزل عقبی شتافت - ملا معین استرآبادی در رساله لذت حرف خوبی نوشته یعنی هر که نه مغلوب حرص است با همدش چه کار ، اما آنچه بر حزنی گذشت

۱ - "همشیره زاده ملا نیکی است" - آتش کده آذر ، ص ۱۸۰

ملا رادم پیش آمد - او با معصوم بیگ، وکیل مطلق شاه طهماسب صفوی بحرین شریفین رفت و مابین مکه و مدینه بر دست رومیان هم قافله معصوم بیگ کشته شد و ملا با پسر بچه رفته باراده هند در کشتی در آمد کشتی غرق شد و او در لجه فنا فرورفت فوراً سه سب و سبب و تسمانه [۸۹ < <] حزنی گوید :

شنیدم حزنی از نیش خلاصی آرزو داری
 نو بپردی برو ، درد گرفتاری چه می دانی

به زین نگهم دار که دل بر سر ناز است
 کنجشک ترا رشته پرواز دراز است

مرا بر ساده لوحی هائے حزنی خنده می آید
 که عاشق گشت و چشم مرحمت از یار هم دارد

ز قنلم عاقبت روزی پشیمان گشته خواهی شد
 که در خونریزی* حزنی قامل کاش می کردم

حیدری تبریزی :

حیدری تبریزی (۱) در عین شباب زیارت حرمین شریفین حاصل نمود و دو مرتبه به هند آمد باز رفت - مرتبه اول بملتان رسیده قصیده در مدح قاسم خان ناظم آنجا گذرانید و چهار هزار روپیه صله یافت و مراجعت بوطن نمود و مرتبه ثانی به

۱ - خزانه عامره (ماخذ) ص ۱۸۶ -

” از تلامذه لسانی شیرازی است و با شریف تبریزی عداوت داشته و لسان الغیب در برابر سهواللسان شریف گفته و اکثر در سفر هندوستان و ایران بوده در وطن کمتر می زیسته“ - آتش کده آذر ، ص ۳۳ -

” در اواخر مانه عاشر راه عقبی پیمود“ - نتایج الافکار ، ص ۸۷ -

اکبر آهوا آمد و ادم خان و سه کس دیگر از (خان) خانان دو هزار رویه تواضع کردند
و نیز قصیده در مدح خان اعظم موزون کرد و بهت نومان نقد و خلعت و اسپ
باز صله گرفت - مطلع قصیده مذکور این است :

به نزد اهل سخن چون کنم بهان سخن اگر مدد نه کند روح صاحبان سخن

و قصیده دیگر در مدح اکبر پادشاه بنظم آورد که این دو بیت ازان است :

نه بود پشتمای ریگ روان نبل هایش که در صف هیجاست
کز پی غرق کردن اعدا هر طرف موج های بحر بلاست

چون فرصت گذرانیدن قصیده نیافت ، این قطعه به اعانت بعضی وسایل معروض

داشت :

در مدح پادشاه سخن سنج ملک هند گفتم قصیده که پسندید هر که دید
زان سان قصیده که بگاہ نوشتنش آب حیات بر ورق از خامه می چکد
اما چو روزگار مددگار من نه بود زان شاخ گل بهای دلم خار هم خلید
نشید شاه عقده کشا مصرمی ز من نکشود قفل آرزوی من ازین کلید
بودم ز آب دیده تر غرق بحر خون کز غیب این ترانه بگوش دلم رسید
حافظ وظیفه تو دعا گفتن است و بس در بند آن مباش که نشنید یا شنید

پادشاه بعد استماع این قطعه بالشاد قصیده حکم فرمود و دو هزار رویه
اسپ و خلعت مرحمت نمود - چون خازن در تسلیم زر ناخیر کرد این قطعه گذرانیده
فی القود زر گرفت :

مشکل دارم شما خواهم کنم پیش تو عرض
زانکه زین مشکل مرا صد داغ حسرت بردل است
هم و زر انعام کردی لیک از خازن مرا
هم گرفتن مشکل و هم نا گرفتن مشکل است

حالتی یادگار محمد :

حالتی یادگار محمد ، ولایت زا از نسل سلطان سنجر و از ملازمان اکبر پادشاه است ، بفرمان راستی و حسن عقیده موصوف بود و سلیقه نظم درست داشت ، صاحب دیوان است - او می گوید :

بجای رشته پیراهنت ای کاش من باشم
باین قریب باری با تو در یک پیرهن باشم

از قفا بگیرم بیازی هر زمان چشم رقیب
تا شود از دولت دیدار جانان بی نصیب

بقائمی پسر چالتی از نا برخورداری پدر را زهر داده کشت و بفرمان پادشاه بقصاص رسید - بقائمی هم شعر می گفت ، ازوست :

تا غمزه خون ریز تر غارت گر جان است
چشم اجل از دور حسرت نگران است

حیاتی گیلانی :

حیاتی گیلانی (۱) صاحب طبع رسا و در اقسام شعر مستثنی بود - از ولایت

۱ - تذکره نصر آبادی ، ص ۳۱۳ : در هند نشوونما یافته -

خزانه عامه ، ص ۱۸۹ (ماخذ)

در گیلان شاعر متخلص به میل در حالت مستی بضرب شمشیرش مجروح ساخته و باوجود قدرت انتقام چون آن حرکت از در عالم سکر زده میل پاداش نه کرد و پس از اندمال جراحت از گیلان به کاشان رفته ، از آنجا رو به زهت کده هند نهاد و بظل عاطفت حکیم ابوالفتح گیلانی در آمده ، به وسیله جمیله اش در بارگاه اکبر بادشاه و شاهزادگان والا تبار نقد عزت و اعتبار بکف آورده و ذخیره اندوز جمعیت فراوان گشت و اواخر عمر دامن دولت خانخانان گرفت -

(نتایج الافکار ، ص ۱۸۷)

به هند آمد و به وسیله حکیم ابوالفتح که او هم گیلانی است ملازمت اکبر پادشاه
گرم و نژاد پادشاه و شاهزاده اعتبار بهم رسانید و در پایان عمر دامن دولت، خانقاهان
گرفت و در سال هزار و پانزده و هفت حیات بجهان آفرین سپرد او می طرأید :

عدا به شکوه زبان من آشنا نه کند من و شکایت و انگه ز تو شد آنه کند

بعد مردن به تو معلوم شود رفیع حیات رهروان لحظ بنالد که بمنزل برسد

تا پختن آرزو بود پیشه تو خبر پای تو زخمی نزند تیشه تو
دشمن نکند آنچه تو با خویش کنی ای خون تو در گردن اندیشه تو

حیاتی کاشی :

حیاتی کاشی (۱) در بدایت حال سقانی می کرد ، وجه تخلص این است - آخر
به هند آمده در دکن بسر می برد - جهانگیر پادشاه او را طلب فرموده بمزید عنایات
مخصوص گردانید و در سنه تسع عشر و الف مثنوی امیر خسرو مسمیاً به تعلق نامه
پسند خاطر شاهی افتاد - یک مبحث آن کتاب مفقود بود - شعراء ملازم رکاب بنظم
آن مبحث مامور شدند - ازان جمله مثنوی حیاتی مقبول طبع پادشاه افتاد و در صله
آن حیاتی را بزر سرخ و سفید سنجید - شش خریطه در پله افتاد هر یک مشتمل
بر هزار اشرفی و روپیه ازوست :

بر صفحه آرزو خط نسیان کش نی وصل طلب نه محنت هجران کش

خواهی که کس انگشت بحرفت نه نهد بنشین و چون نقطه پائی در دامان کش

۱- " اتفاقاً به مصاحبت بعض ملاحظه از اهل نقطه در افتاده همراه آنها
بحکم شاه طهماسب صفوی محبوس گشته مبتلائی شداید گردید - بعد دو سال ازان
شکنجه مخلصی یافته به شیراز شافت و چندی در آنجا گذرانیده به کاشان رفت و خیالات
فاسده که به صحبت آن فرقه قباله در سر داشته یکسر بدر ساخت - پس ازان متوجه
سالک جنوبیه هند گشته در احمد نگر بسر می برد -"

(نتایج الافکار ، ص ۱۸۸)

حاصل ، شاه باقر :

حاصل شاه باقر ، از سادات مشبه مقدس و از عظام رؤفیه و مشهوره بود -
در عهد جهانگیر پادشاه به هند آمد و قرین اخبار گزرا نید - ازوست :

باید چو برون حنده زقان از جهان گشت نعران چو ابر بر سر دنیا گریستن

عالم که در بحر فنا ایم همه در کشتی عمر فاعمالیم همه
ناآئمه ایم رفته ایم از عالم در گوش زمانه چون صدایم همه

حسن علی ، ملا :

ملا حسن علی یزدی دانشمند جامع علوم بود - مدتی در لباس درویشی سفر
روم و شام و مصر و حرمین فرمایند کرد ، بعد زان به هند آمد و صحبت او با ملا
محمد صوفی آمل که ذکرش خواهد آمد گهرا افتاد و بعد چندی بیزد عود کرد -
ازوست :

روز کردن با تو جانان در شب پیدا خوش است

نی غلط کردم شب وصل تو بی فردا خوش است

حظی ، حاجی محمود اصفهانی :

حظی حاجی محمود اصفهانی مردی درویش بود - پاره تحصیل علم کرده و به
مکه رفت و از آنجا در عهد شاه جهان پادشاه به هند آمد و از هند دو باره بمکه
رفت - بهر وجود من توابع همدان و از آنجا با اصفهان رفت - ازوست :

ای محرک که توان قطع منازل ماه و آوار

می خورد سیمیز مرکب گرچه باشد راهوار

قابلیت از سفر قدر از وطن جو زانکه گشت

بعد برگشتن بدریا قسره در شاهوار

حلی ، مقیما کاشی :

حلی ملا مقیما کاشی، صاحب طبع موزون و ناظم در مکتون است ، به هند آمده
 ملازم دارا شکوه بن شاهجهان پادشاه شد ، بعد چندی بزیارت حرمین مکرمین رفت و در
 مکه محطه فوت شد - اوستی طرازد :

نخواهم سایه الفت بر زمین از نخل بالايش
 که پندادم ز پا افتاده افتاده بر پایش

پشمیر ما گوهر این هفت صدف ختم همه البیاست از روی شرف
 لو خاتم انبیا و باشد درکار آن خاتم را نگینی از در نجف

حسینی ، محمد حسین :

حسینی محمد حسین نام ، از اکابر سادات مشهد مقدس بود . در عهد شاهجهان
 پادشاه به هند آمد و در سلک نوکران سلطانی منظم گشت و در دیار بنگاله
 می گذرانید - اوست :

هیچ دل نیست که سرگرم دل افروزی نیست
 رنگ خاکستری فاخته بی سوزی نیست

دهر لغزش گبه مردان عداست موسی اینجا بمصا می گردد

حسن ، آقا :

آقا حسن نواده شیخ حسن داؤد است که در زمان شاه عباس ماضی داخل
 خدمت امام رضا علیه التحیه و الثنا بود و قراچی با مهرزا جعفر سروقد از اکابر مشهد
 مجلس است داشت ، پریشان حال او را به هند کشید و همین جا به عالم عقبی خرامید -
 از الطار اوست :

نورم به تن نازکت آسب رساله امروز قباچه تو بزرگ گل خار است

آن را که بجز شور حنون مشرب نیست غیر از ره بی تکلفی^{*} مذهب نیست
 پر می کردم طریقه اهل جهان آری آری طریقه بی عقرب نیست

حکیمی ، ملا :

ملا حکیمی خواهر زاده فرنی شیرازی است. در عهد شاهجهان پادشاه به هند آمد
 و در انگاله با فاسم خان ناظم آنجا بسر می برد. آخر از بنگاله بحیدرآباد دکن
 رفت و بحکم ارت شمر می گفت - ازوست :

نور آن بزرگ نوای که هر که پرورده ز نعمت سرخوانت بروزگار عظام
 بزهر خاک پس از مرگ همچو بیخ درخت بخوشی باله هر استخوانش در اندام

حفیظ اصفهانی ، میرزا :

میرزا حفیظ اصفهانی ، نواده میر محمد باقر داماد استر آبادی است - فی الجمله
 تحصیل علم کرد و در عهد عالمگیر پادشاه به هند آمد و بعد چندی باصفهان معاودت
 کرد و عمر را ب طاعت و عبادت بپایان رسانید - ازوست :

کی از فنای تن ز نوکس دور می شود
 شمع از گداختن همگی نور می شود

حزین ، شیخ علی :

حزین (۱) شیخ عل اصفهانی ، نسبش به هژده واسطه بشیخ زاهد گیلانی مرشد
 شیخ صفی ارد بیل جد سلاطین صفویه منتهی می شود ، مولد و منشاء او دارالمطالعه
 ۱- خزانه عامره ، ص ۱۹۳ (مأخذ) -

ولادتش در سنه (۱۱۰۳هـ) ثلث و مانه و الف در اصفهان جلوه ظهور
 یافته - شیخ در (۱۱۴۳هـ) ثلث و اربعین و مانه و الف کمر همت بزم زیارت حرمین
 شریفین پر بست ... خود را به پندر نهی که از بنا در ملک سند است
 رسانید .. و از آنجا به منزل مقصود شاهجهان آباد فایز گردید -

[جاری]

اصفهان است - در بخت نادر شاهی به هند آمد و در دارالخلافه شاهجهان آباد بر مست
 بسیار تخلص و آنحر حال در بنارس رحل اقامت افکند - چون نام والد او ابی طالب
 بود ، نقش نگین خود علی بن ابی طالب کرده بود - شب یازدهم جمادی الاولی
 سی و نهمین و مائه و الف رحلت کرد و در قبری که در بنارس برای خود در حین
 حیات ساخته بود مدفون گردید - " خدایش بیامرزد " و این فقره دهائیه تاریخ رحلت
 اوست و مهدی علی خان حارس قلعه دولت آباد دکن متخلص به امین تاریخ بسیار تحفه
 یافته می گوید

شیخ دانش مند استاد سخن سنجان عصر

بر سر این مهاک دان کهنه انشاهد استین

سال تاریخش امین دولت آبادی نوشت

" رقت زین عالم علی ابن ابی طالب خزین "

۱۱۲۸

شاه هدایت الله متخلص بوحدت کابل در سنه ثمان و خمسین و مائه و الف
 از اورنگ آباد به شاهجهان آباد رفت بعد یک سال به دکن باز آمد - نقل کرد

[جاری]

و مدتی در آن دیار خلد آثار بسر برد - عمده الملک امیر خان متخلص به انجام سیور غال
 سهر حاصل بود از سرکار محمد شاه پادشاه دهائیه بود در آن فارغ البال بجمعیت
 خاطر می گذرانید - قضا را هجو اهل هند از زبانش سرزد و شعرائ شاهجهان آباد
 را به شورش و پرغاش آورده طاعت اقامت دهل در خود نیافته متوجه اکبر آباد
 گشت و بعد توقف چند روز از آنجا به سیاحت بنگاله شتافت و از بنارس
 گذشته تا به عظیم آباد رسیده باز به رجعت بمقبری خود را به بنارس رسانید و در آنجا
 رنگ سکونت ریخته عاقبت خانه ترتیب داد و همان جا در (۱۱۰۴ هـ) ثلث و مائه و
 الف (کذا) رویه منزل آخرت نهاد - (نتائج الافکار ، ص ۲۰۰)

" محمد شاه پادشاه را در خدمتش ارادت کلی پیدا شده ، گویند
 هزار روپیه در ماها خرج خالقاهش تقرر یافته " - (مقالات الشعرا ، ص ۱۶۹)

که در شاه جهان آباد قصد ملاقات شیخ حزین کردم و برادر شیخ رفیق و حاجب
 را گفتم که خبر من برسان - حاجب گفت چه ظاهر کنم - گفتم ، بگو درویشی از
 دکن تازه وارد این شهر شده قصد ملاقات شما دارد - حاجب رفت و اجازت آورد -
 بهنگامه در آمدم - دیدم که شیخ در صارتی عالی شان برهنه نشسته ، چون نزدیک
 رسیدم نشسته همین مصالحه کرد و از جا اصلا نجنبید - گویف منند او را زهر زانو
 گرفته نشستم - شیخ پرسید ، از کجا می آئی - گفتم از دکن - بعد ساعتی گفتم ،
 مولوی محمد باقر شهید تخلص سلام گفته اند ، بضمیر مفرد گفت او کجا است -
 گفتم ، در اورنگ آباد - گفت حالا هم خبر می گوید - گفتم ، بل میگوید - گفت
 اگر بیتی از او یاد باشد بخوان - این بیت شهید را خواندم :

انا الحق گفتم منصور تاویل نمی خواهد
 گداگم می کند خود را چو دولت می کند پیدا

شیخ که درویش و درویش نژاد بود بیت را شنیده لختی کامل کرد و گفت ، من
 شما را نه شناخته بودم ، پس برخاست و معافه کرد و برابر خود برهنه نشاند و ما حاضر
 طلبیده باهم تناول کردیم - بعد فراغ بخصمت شدم - سروقه برخاست - شیخ دانای
 علوم عقل و نقل بود و در شعر زبانی که او دارد احدی از متاخرین شعرا ندارد -
 صاحب دیوان ضخیم است - می طرازد :

چون را کارها باقی ست با مشت غبار ما
 که بازی گاه طفلان می شود خاک مزاج ما

به ره گذار تو صید کرشمه است دلم
 که ناز نرگس لیلی است نقش پای ترا

هرگز نمی گرفت کسی را حریف خویش
 صبر من از تفراتل جانان خبر نداشت

تو آمدی و من از خویش منفعل ماندم
 نثار راه تو جان داشتم حیا نگذاشت

فیض سحری ریخت نمکزار بزمم
این صبحدم از چاک گریبان که باشد

کوتاه صفیوم قسم را بگذارید
جای که رسد ناله به فریاد رس ما

یک دسته شیشه داری و دستی دل حزن
ساقی چنان مکن که دو مینابهم خورد

خواه از لب مسیحا خواه از زبان ناقوس
صاحب دلاں شناسند آواز آشنا را

این قدرها نبود بانگ جرس سینه خراش
پی این قافله گویا دل نالانی هست

نهفته ام بخموشی خیال روی ترا
میاد کز قسم بشنوند بوی ترا
اگر به دامن وصل تو دست ما نه رسد
کشیده ایم در آغوش آرزوی ترا

ز سامان سفر با خود دل رنجیده دارم
بکف چیزی که دارم دامن برچیده دارم

دستم از تنگی دل وقف گریبان شده است
یاد آن روز که در گردن جانانم بود

می‌کرد کاش چاره بی تابی مرا
مشاطه که زلف فرا نابدار کرد

ای ناله خوشا بخت رسای که تو داری
ما را نبود را بجائی که تو داری

که خواهد کرد باد خستگان بی نوا آنجا
شکایت نیست این جا محرم و مهر و وفا آنجا

از شراب نگفت قسمت پیمانۀ ما
آن قدر هست که خون در دل ایام کنیم

حاش نه گل کند بوی شکایت از لبم
ما وفاداری بان نامهربان نسپرده ایم

شاید شوی شمیم گلی ره غلط کند
چشم طمع بر خنۀ دیوار بسته ایم

روز فتادگی شدم از سعی بی نیاز
پای ز کار رفته مرا دستگیر شد

دل بی جهت شکایتی از روزگار کرد
کاری که کرد بار فراموش کار کرد

کرد از درد سرم گوشۀ عزلت فارغ
خاک کاشانۀ ما صندل پیشانی ما

حرف المراء

خنجر بیگ :

خنجر بیگ چنفا تورانی ، از ولایت خود به هند آمد و در بارگاه اکبر پادشاه رفته بهم رسانید - در اقسام حیثیات مثل نجوم و اصطلاب و اعداد و شعر و معما و سپاه گری یگانه بود - در سنه اربع و سبعین و تسمعاته که خان زمان متخلص به سلطان و برادرش بهادر خان سر طغیان برداشتند - خنجر بیگ با ایشان هم زبان بود ، آخر جانب بنگاله افتاد و در همان ایام فوت شد - صاحب دهبان است و مثنوی سی صد بیت مشتمل بر حسب حال خود و مدح پادشاه در کمال سلاست و نفاست گفت و مرض رسانید و بانواع نوازش سرفرازی یافت - دران مثنوی پادشاه را که دران وقت کم سن بود نصیحت می کند و می گوید :

شهریارا جهان عجب جائی است	هر زمان اندر و تماشائی است
چرخ نیرنگ ساز شعبده بار	هر زمان بازی کند آغاز
پیش ازین بوده اند در عالم	تاجداران با سپاه و حشم
زان دلیران پر هوا و هوس	مانند تاریخ های کهنه و بس
غرضم این بود ز پر سخنی	بتو نوبت رسید تا چه کنی
گر همائی پرید زین گلشن	بر سر ما تو باش سایه فگن
سخن من که بی ریا باشد	گر نصیحت کنم روا باشد
شاه باید که در گه و بی گاه	از خود و خلق و حق بود آگاه
سهر مسکین زیان نان باشد	سهر شاه آفت جهان باشد
چون ترا نوبت جهان داری است	لازم احتیاط و هشیاری است
تو چو شمی و ملک تو خانه	خلق گرد تو همچو پروانه
پس از نیست زندگی همه	دو شبانی و اهل ملک رنه

به تو فرمود حق نگهبانی
 عدل و انصاف و حلم و جود و سخا
 همه داری ز لطف یزدانی
 تو به خنده به فیل مست سوار
 تو به دندان فیل دست زنان
 تو به خرطوم فیل پنجه کشا
 تو به چنگ پلنگ بازی کن
 نور شناور به بحر بی پایان
 تو شب تیره رفته یک مه راه
 تو به سرما برهنه گردیده
 تو به گرما دران بجامه و رخت
 این چه لطف است و این چه غم خواری
 گرچه این ها هنر بود بی ریب
 شاه اگر دور از زبان باشد
 شاه از خویش گر بود بی خم
 با تو مارا جهان و جان باید
 خنجر را غور در فصول مکن
 این حدیث تو دور از معنی است
 منصب انبیا است چوپانی
 لطف و احسان و خلق و مهر و وفا
 چه کنم قدر خود نمی دانی
 خلق در گریه بر سر دیوار
 مردم انگشت فکر در دندان
 آستین ما نشانند از دنیا
 روکنان ما به پنجه و ناخن
 بر لبش دست شست ما از جان
 مردم از پی بنور مشعل آه
 خلق در زیر جامه لرزیده
 خلق غرق عرق به زیر درخت
 که به ما و بخویشتن داری
 لیک از پادشاه باشد عیب
 مردم و ملک در امان باشد
 همه زیر و زبر شود عالم
 بی تو جان و جهان چه کار آید
 خاطر شاه را ملول مکن
 شاه ازین گفتگوی مسغنی است

خسروی نائینی :

خسروی نائینی خواهر زاده مهرزا قاسم جنابدی است - خوش فکر بود و در
 کتابت و تهراندازی و موسیقی مهارتی داشت - در سال هزارم هجری از دهار خود

به هند آمد و بعد چندی داخل ملازمان جهانگیر پادشاه شد و در بعضی معارج
جرمه شهادت چشید - ازوست :

اگر ز هستی مادر دلت ملالی هست برآرتیع که ما را هم انفعال هست

غیاو جسم من و غیر گر بیامیزند ز هم به بوی محبت توان جدا کردم

خلقی شوستری :

خلقی شوستری ، خلقی ستوده داشت - مدتی در شیراز گذرانید و به هند آمد
و باز بشیراز معاودت نمود - معاصر تقی اوحدی است - خلقی می سراید :

چند نالم از جگر دزدیده یارم خون دل
نیست دل دریای خون ، من ایرنیشان نیستم

خصالی هروی :

خصالی هروی ، خوش خصال و خوش خیال بود - در عهد جهانگیر پادشاه
به هند آمد و با مهابت خان پیوست - اواخر حال در سلک ملازمان شاه جهان پادشاه
داخل شد و به دیوانی صوبه کشمیر سرفراز گردید - ازوست :

آتش عشق پس از مرگ نه گردد خاموش
این چراغیست کزین خانه به آن خانه برند

دل: تسلی ز خیال تو نه گردد بخیال
عکس گل بوی ز آئینه نه بخشد بمشام

در گنه کز جانب ما بود تقصیری نه رفت
چون در آموزش که کاراوست کوتاهی رود

خصمی اصفهانی :

خصمی اصفهانی ، به هند آمده قلندرانه می گذرانید ، چون حرکات ناشایسته داشت صحبت او با مردم این دیار برابر نشد ، آخر آقا نور جوله سلوک با او کرده پولایش رسانید - او می گوید :

ساقی بنده آن باده که از هوش خود افتم
خود بار خودم ینک نفس از دوش خود افتم

شد بکام عالمی یکدم بکام ما نه شد
ما به مینای فلک، گویا که سنگ انداختیم

نرا بیند چو بیند خویشتن را
ازان خصمی همیشه خود پسند است

خاطری کاشانی :

خاطری کاشانی ، به هند آمد و همین جا به ملک نیستی رفت - ازوست :
با گریه زان خویشیم که آواره می کند از آشیان دیده ما مرغ خواب را
ساخته ناله منتش مایل بے گنه کسی آه که باز باعث قتل هزار کس شدم

خلیل بیگ :

خلیل بیگ ایرانی (۱) از ایل بیات است ، به هند آمد و درین جا بسر می برد ، مرد آرمیده بود و وضع درستی داشت - ازوست :

بیتابی دل من از جوش گریه افزود
در آب هم نیاسود این ماهی از طپیدن

یک دل پروں نیامد از فکر دین و دنیا
این رشته بگسلد زود از هر دو سر کشیدن

خالص ، سید حسین اصفهانی (امتیاز خان) :

خالص سید حسین (۱) اصفهانی مخاطب به امتیاز خان از سادات رضوی است ، پزیرارت بیت الله فایز شد و در عهد عالمگیر پادشاه به هند آمد . میر هادی فضایل خان میر سامان و میر منشی پادشاه صبیبه خود را به نکاح او آورد و به منصب پادشاهی رسانید و بدستگیری روح الله خان یزدی میر بخشی پادشاه به حکومت بلده سانبر که نمک ساری است مشهور قریب اجمیر نمک مایده دولت چشید و بعد از آن دهرانی صوبه اجمیر ضمیمه حکومت سانبر باو مفوض گردید . سپس بخدمت بخشی گری و وقایع نگاری عظیم آباد پخته علم عروج برافراخت و چون نوبت سلطنت به شاه عالم رسید بمخاطب امتیاز خان و ثبابت صوبه پخته امتیاز یافت . بعد از سو دای در سرش بهم رسید که دست از نوکری سلاطین هند برداشته به ایران باید رفت و استعفا نوشته به شاه عالم فرستاد ، هر چند پادشاه استمالت کرد فائده نه بخشید ، ناچار صوبه داری عظیم آباد به سید حسین علی خان از سادات باره تفویض یافت و امتیاز خان بقصد ولایت از راه دهل و لاهور به ملتان رسید . خواجه حسین خان کوکلتاش ناظم ملتان چشم براموال سید دوخته به خدا یارخان عباسی مرزبان سند نوشت که هرگاه سید در سرحد او رسد از هم گذرانند و اموال او را گرفته بحضور فرستد - چون سید به بلده بکر رسید میر عبد الجلیل بلگرامی که در آن وقت بخشی و وقایع نگار بکر بود هر چند سید را بمانعت کرد که بیشتر نیاید رفت - چون قضا رسیده بود ، گوش نه کرد و از انجا بسپوستان رسید - خدا یار خان شبی جمعی فرستاد تا کار سید را باتمام رسانیدند و این (۲) واقعه در سال هزار و [یک صد و] بیست و دو بوقوع آمد - علامه

۱- الف - نتائج الافکار ، ص ۲۲۰-

ب - "محمد حسین خالص" - کلمات الشعرا ، ص ۳۴-

۲- در عهد شاه عالم بهادر پادشاه قصد دیار ایران کرد و در نواحی ته زوآورد شده بدرجه شهادت رسید فی تسع عشر و مائه و الف (۵۱۱۱۹) - مقالات الشعرا ،

سیر عبدالجلیل مرحوم "آه آه امتیاز خان" تاریخ یافته - سید خیلی خوش بیان و صاحب دیوان است - نواب مخلص خان بخشی درم عالمگیر پادشاه بر دیوان او دیبچه به تحریر آورد - سید می‌گریه :

چون دوا از مردم بیدرد بیزاریم ما
هر که دارد در جهان دردی خریداریم ما

بهر طرف که نظر می‌کنم چراغان است
خدا زیاد کند داغ عاشقان ترا

نقاش چون شمایل آن ماه می‌کشد
نوبت بزلف او چو رسد آه می‌کشد

کی شویم آزاد از قید خودی چون عنکبوت
بما مردن هم بدام خود گرفتاریم ما

بهر حالت کسی را همتم محروم نگذارد
کفم گر بود خال بونه دادم دست سایل را

گرچه لالیم چو تعوییر ز حیرت همه عمر
بزبانیکه نداریم دعا گوی توایم

بکوش قاصدی می رفت بیدردان ز نادانی
همه مکتوب میدادند من دادم دل خود را

قاصد آمد غنچه گل بر سر از کوش دگر
می شود ظاهر که مکتوب مرا نکشوده است

چون ماه نو یحسن خداداد قانع اند
خویان هند و سه بر ابرو نمی کشند

می توان غارت ویرانه من کرد هنوز
هیچ گر نیست در و سایه دیواری هست

هوض بوسه نکویان دل و جان می خواهند
داده اند آنچه بما کاشکی از ما گیرند

روز هرگز نمی شود شب هجر
صبح صادق دروغ می گوید

ز خود بیگانه ام با آنکه عمری بوده ام با خود
خدایا این قدر هم آدمی دیر آشنا باشد

خوشگو مترائی در تذکرة الشعرا تالیف خود گوید : خالص دیگر نیز در هند و دکن بوده ، بر اصل و نسب او اطلاعی نیست - مگر این که دیوانش به نظر سراج الدین علی خان آرزو افتاده و مشوی دارد در تعریف میوه های هندوستان و اشعارش پخته است - این غزل را اکثر مردم بنام امتیاز خان خالص می خوانند -

غبار راه گشتم سرمه گشتم توتیا گشتم
به چندین رنگ گشتم قابه چشمش آشنا گشتم
بهر صورت که گردیدم نبردم راه در کویش
نوای بلبل و بوی گل و باد صبا گشتم

انتهی کلامه - بنده شفیق عفا الله عنه عرض می کند که مصرع اول مطلع دو شبه دارد - یکی این که غبار مضر چشم است - غبار گشته به چشم معشوق رسیدن نمی شاید - دوم این که سرمه و توتیا یکی است و احدی زاید ، پس چندین رنگ گفتن درست نیست چرا که اطلاق چندین بر کثیر می آید و اقل کثیر ثلاث است

نه اثنین - میرزا ظاهر نصرآبادی این مطلع را بنام نجیبا استرآبادی نوشته و مصرع اول چنین آورده :

خبار راه بودم سرمه گشتم توتیا گشتم

درین صورت اعتراض اول متوجه نمی شود ، اما اعتراض ثانی قائم مع شیء زاید چرا که اخبار راه خارج از رنگهاست ماند - سرمه و توتیا این هر دو یکے است پس در روایت اول اطلاق چندین بر اثنین است و در روایت ثانی اطلاق آن بر واحد و فرق باین که سرمه سنگ سائیده است و توتیا سنگ ناسائیده ، بی فایده چرا که توتیا بی سائیدن به چشم نمی رسد مع هذا توتیا را بر سنگ سائیده اطلاق کنند - میرزا صائب گوید :

شد استخوان ز دور فلک توتیا مرا

بار دیگر نماند درین آئینا مرا

مولف همراه این غزل می رود و می گوید :

گل سرسوی (؟) گشتم شانه گردیدم صبا گشتم
 به چندین شیوه گشتم تابه زلفش آشنا گشتم
 باین نیت که شاید جا دهد در گوش خودجانان
 طلافی حلقه گردیدم گهر گشتم صدا گشتم
 چه کوشش ها که کردم تا گرفتم کام ازان لبها
 شراب ناب گشتم برگ پان گشتم نوا گشتم
 نداد آن بے وفاره بر در دولت سرائے خود
 عبث زنجیر گشتم حلقه گردیدم گدا گشتم
 رمید از سایه من پادشاه کشور خوبی
 اگرچه ابر گشتم چتر گردیدم هما گشتم
 روم تا در رکاب لیلی خود حیلها کردم
 خبار راه گشتم سایه گردیدم درا گشتم

شقیق از اهل دنیا خواستم پهلونمی سازم
 زلال خضر گشتم کیمیا گشتم وفا گشتم

حرف الدال

دوری ، سلطان بایزید :

میر دوری هراتی نامش سلطان بایزید است ، از سادات هرات بود و خط نستعلیق
 دوان عهد بهتر از و کسی نمی نوشت به هند آمد و در درگاه همایونی و اکبری بمزید
 تقرب و خطاب کاتب الملک امتیاز رسانید - در آخر به حرمین محترمین رفت و بعد
 ادراک این سعادت در حین معاودت کشتی او در کنار بندر سورت شکست و پیمانۀ
 همرش لبریز گردید - سلیقه او با شعر مناسب افتاده او می گوید :

که در درون جانی که در دل حزینی
 از شوخی که داری یکجا نمی نشینی

گر به وصل تو بد آموز نمی گردیدم
 از فراق تو باین روز نمی گردیدم
 که به تیره مژه اش سرخ نمی کردم چشم
 هدف ناوک دل دوز نمی گردیدم

دخیلی اصفهانی :

دخیلی اصفهانی ، در عهد اکبر بادشاه به هند آمد و داخل احدیان درگاه گردید -
 پیش ازان که باین عهده رسد در حق شریف سمرندی که دران وقت مشرف احدیان
 بود و پروت کلان داشت ، گفته :

این ساده دل آخر احدی خواهد شد
 محتاج کلاه نمدی خواهد شد
 از غایت اضطراب روزی صد بار
 قربان پروت سمرندی خواهد شد

هر گریه من خون جگر در پی داشت
 صد ناله زار بی اثر در پی داشت
 گویند که شادی آورد غم غلط است
 هر غم دیدم غم دگر در پی داشت

دوایی ، حکیم عین الحق گیلانی :

دوایی (۱) حکیم عین الملک گیلانی از جانب مادر نسبش بمولانا جلال الدین می رسد - صاحب مکارم اخلاق بود و در علم کمال سرمه دیده روزگار می زیست - از وطن به مکه معظمه رفت و در آنجا مدتی اقامت کرد ، چون خان اعظم کوکه اکبر بادشاه بمکه رفت و از آنجا معاودت نمود ، حکیم همراه او به هند آمد و در سلک حکما درگاه اکبری انتظام یافت و از لاهور برسات راجه علی خان والی برهان پور مامور گشت و بعد ادائی رسالت بموضع هندیه کنار دریای نرپدا که در جاگیر او مقرر بود باز گشت و در آنجا شب بست و هفتم ذی الحجه سنه ثلاث و الف مفر آخرت گزید - شاعر متوسط است او می گوید :

هیچ ویرانی نه شد پیدا که تعمیری نداشت
 درد بی درمان عشق است این که تدبیری نداشت

روشن آن دیده که دیدن دانست
 خرم آن دل که طپیدن دانست
 در کنارم نه نشیند هر گز
 طفل اشکم که دویدن دانست

دانهای :

دانهای ، دانه دمی ست از نیشا پور ، آنجا اوقات به زراعت می گذرانید - ناگاه هوای هند در سرش افتاده درین جا آمد اکثر شعرش بزبان روستائی است و

غزلیات بزبان شهری نیز بسیار دارد - در حق الفتی یزدی که چوگان از دستش خطا شده بر بینی او خورد گفته :

الفتی بسکه شعر بد می گفت نیک زد باطن بوندانش
چرخ چوگانی از قضا به شکست پشت بینی بجای دندانش

داؤد نوری سرگانی ، میرزا :

میرزا داؤد نوری سرگانی (۱) برادر زاده قاضی حسن قاضی نوری سرگان است - برای تحصیل علمی باصفهان رفت و در مدرسه خواجه محبت سکونت گرفت و شاگردی خلیفه سلطان اختیار کرد - آخر در عهد شاهجهان پادشاه به هند آمد و به خدمت تقرب خان راهی پیدا کرد و با او بی ادبی کرده نتوانست که در هند باشد بدکن رفت و در آنجا در گذشت ، اومی گوید :

ابدال طریقت آن نمد پوش رسول
روزی که قدم نهاد بر دوش رسول
از رفعت قرب سر او ادنی را
خم گشت چو قوس و گفت در گوش رسول

بتقریب این رباعی سه رباعی از میر آزاد نوشته می شود :

آن شاه که با رسول یکتا گردید بر دوش شریف جلوه پیرا گردید
در گلشن دین زبسکه جوشید بهار نخل قد احمدی دو بالا گردید

ای آنکه جناب تو مکرم باشد ذات تو امید گاه عالم باشد
ایزد چه قدر نام ترا کرد بلند نقش قدمت نگین خاتم باشد

حیدر که نهاد پا به دوش شه دین در خاتم بینظیر جا کرد نگین
آن وقت جهانیان ندا در دادند سبحان الله زهی مکان و چه مکین

دانش : میر رضی :

دانش (۱) میر رضی بن میر ابو تراب رضوی مشهدی ، اشعارش جواهر خزانه دانش است و افکارش کحل الجواهر دیده بینش - از وطن مالوف احرام بیت اقه بست و بعد احراز این سعادت بنا بر آنکه والد او میر ابو تراب پیش از رو به هند آمده بود قصد زیارت کعبه ثانی هزم هند کرد و در عهد صاحب قرآن ثانی شاه جهان وارد این دیار گشت و در ماه شعبان سنه خمس و ستین و الف قصیده در مدح پادشاه معروض داشت و دو هزار روپیه صلّه بر گرفت ، بیتی ازان قصیده این است :

بخوان بلند که تفسیر آیه کرم است خطی که از کف دست مبارکش پیداست
بعد چندی در سلک ملازمان دارا شکوه درآمد و به الطاف خاص کام دل
اندوخت ، شاهزاده را این بیت او خوش آمد ،

ذاک را سر سبز کن ای ابر نیسان در بهار

قطره تا می تواند شد چرا گوهر شود

و لک روپیه بهائی آن مرحمت فرمود - چندی در بنگاله با محمد شجاع خلف دیگر شاهجهان پادشاه نیز تماشائی گلدسته جمعیت می کرد - از آن جا رخت بحیدرآباد دکن کشید و دوت ملاقات والد خود میر ابو تراب دریافت (۲) و نزد عبدالله قطب شاه والی حیدرآباد رشدی بهم رسانید - آخر الامر سلطان میرزا نائب الزیارة خود مقرر نموده در سنه اثین و سبعین و الف به مشهد مقدس مرخص ساخت که در روضه رضویه از جانب سلطان مراسم زیارت ادا می کرده باشد و دوازده تومان تبریزی حق الحذمة از سرکار سلطان باو می رسید تا آنکه میر در سنه ست و سیمین و الف (۸۱۰۶۹) به رحمت الهی پیوست - این چند بیت او زینت این صحیفه می شود :

۱- تذکره نصرآبادی ، ص ۲۵۲ - خزانه عامره ، ص ۲۱۷ (ماخذ) -
مرآة الخیال ، ص ۱۶۸ - آتش کده آذر ، ص ۹۱ - کلمات الشعرا ، ص ۴۸ -
نتائج الافکار ، ص ۲۴۶ : گوئی بلاغت از اقران ربوده - بسیار خوش اندیشه و
مساحب تلاش و معنی یاب بوده -

۲- نتائج الافکار ، ص ۲۴۷ : پدرش همان جا در ستین و الف (۸۱۰۶۰)

در گذشت -

نمک شناس اسپران گر از قفس رستند
به نخل خانه صیاد آشیان بستند

متاب رخ نفسی تا بجائی خود باشم
چو عکس آینه ما زنده از نگاه تو ایم

ابر اگر در وادی لیلای مبارد ، گو ، مبارز
دامن صحرا هنوز از گریه مجنون تر است

چنین مست از شب خون گلستانی که می آئی
که بوی خون گل از دامن پاک تو می آید

زده گانی از برای صحبت یاران خوش است
صبح با بلبل نشین و شام با پروانه باش

چسان بینم که می را محتسب بر خاک می ریزد
که می لرزد دلم برگی اگر از تاک می ریزد

باغ را از رخنه دیوار می بینم مباد
باغبان تا در کشاید موسم گل بگذرد

فرستی خواهم که یک شب با تو بزم آرا شوم
می کنم تا شمع روشن صبح روشن می شود

دستور ، میر رفیع :

دستور (۱) میر رفیع نام داشت ، نصر آبادی گوید ، در تحصیل علم حکمت

۱- میرزا رفیع دستور ، در اول عهد جهانگیری در گذشته - در سخنوری و

لکته سنجی دستور العمل بوده " - کلمات الشعرا ، ص ۳۹ -

اوقات صرف نموده، در فن رباعی طبعش غریب خیال است - باتفاق شیخ محمد خالون به هند رفته بخدمت آصف خان مربوط شده در آنجا فوت شد - انتهای - نصرآبادی نه نوشته که کجائی است - میر هفتم متخلص بے خیر بلگرامی در سفینه خود نوشته که فقیر را باری در هوگی بندر از بنادر بنگاله ملاقات اتفاق افتاد - روزی با یکی از آشنایان خود در نگرش دنیا وعظ می گفت، فقیر این بیت خود حسب حال خواند از استماع آن بفایت محظوظ شد :

دلت پر می طپد بر اختلاط صحبت دنیا مبادا بیخبر پیدا کنی زین قبه سوزاکی
ازوست :

در گلشن عشق کز گمش ننگ بود صوت همه مرغان به یک آهنگ بود
در سوختگی تفاوتی نتوان یافت خاکستر هر چیز بیک رنگ بود

حرف الذال

ذهنی، ملا حیدر کاشی :

ذهنی (۱) ملا حیدر کاشی، صاحب ذهن وقاد است و خداوند طبع نقاد، از ولایت خود بدکن افتاد و عمرها در ملازمت عادل شاه والی بیجاپور بسر برد - در باختن قمار سخت توغل داشت، بارها سرمایه خود را درداد تحسین باخت - ماهر فن نقاشی هم بود - چون مولانا ملک قمی و مولانا ظهوری در برابر مخزن کتابی بنام عادل شاه تصنیف کردند و یک شتر زر در وجه صلح گرفتند، ملا ذهنی این رباعی گفت :

در مدح و ثنایت ای شهنشاه دکن معذوم دأر گر نگفتم مخزن
مپسند که بهر یک شتر زر بگیرم خون دو هزار بیت بد در گردن
اما مولانا ظهوری در انشاء خود ملا ذهنی را بخوبی یاد می کند - از افکار ملا ذهنی است :

غم چو شد سایه فگن سایه نشین من بودم
هر کجا پای ستم رفت زمین من بودم

دست در دامان شوقی زن گریبانی بدر
عجبت صفت است بی چاک گریبان زیستن

ذبیح ، شاه اسمعیل :

ذبیح ، شاه اسمعیل از ولایت ایران است - سیاحت بسیار کرد ، آخر به هند آمد و همین جا ذبیح دشته اجل شد - قطرات خون اوست -

در حقیقت مرد دنیا دار کوری بیش نیست
مال و جاهش مایهٔ عجب و غروری بیش نیست
پا نه آنجا مگر بهر قضای حاجتی
خانهٔ اهل دول جای ضروری بیش نیست

حرف الراء

روحانی سمرقندی:

حکیم روحانی (۱) سمرقندی روح در قالب سخن می دمد و اهجاز روح الله بکار می برد ، اول ملازم بهرام شاه غزنوی بود ، بعد زان دامن دولت آتمز خوارزم شاه گرفت و بمعهده کتابت مامور گردید - صاحب تاریخ بداؤنی گوید که سلطان شمس الدین در سنه ثلاث و عشرین و ستمانه عزیمت قلعه تنبور نمود و لشکر بآن طرف برده آن قلعه را مفتوح ساخت و در سنه اربع و عشرین و ستمانه سپاهی گران بعزیمت تسخیر قلعه مندو نامزد ساخته آن قلعه را با کوه سوالک در حیز ضبط آورده بدهل مراجعت فرمود و هم درین سال امیر روحانی که از افاضل آن روزگار بود در حادثهٔ چنگیز خان از بخارا بدهل آمد و در تهنیت این فتوحات قصاید غرا گفت ازان جمله این ابیات است :

خبر باهل سمابرد جبرئیل امین	زفتحنامهٔ سلطان عهد شمس الدین
که از دیار ملاحظه شهنشه اسلام	کشاد بار دگر قلمه سپهر آئین

شه مجاهد و فازی که دست و نیشش را روان حیدر کرار می کند تحسین
 و ازین جا استفاد می شود که حکیم روحانی عمری دراز یافت - و از عهد
 بهرام شاه تا عصر سلطان شمس الدین ایلتمش در قید حیات بود - این نصیحت خوب
 بنظم آورده :

مرد آزاد بگیتی نکند میل دوکار تا وجودش همه ایام سلامت باشد
 زن نخواهد اگرش دختر قیصر بدهند وام نستاند اگر وعده قیامت باشد

رفیعی ، میر حیدر معمائی کاشی :

رفیعی (۱) میر حیدر معمائی کاشی در معما و تاریخ و شعر بی نظیر بود و
 در کاشان با میرزا جعفر قزوینی که در آن ایام وزارت آنجا داشت بسمی برد - چون
 میرزا جعفر بعثه اکبر پادشاه شتافته بمرتبہ آصف خانی بلند پایه شد - میر حیدر
 بخدمت آصف خان رسیده در اول وهله از پادشاه و امرآسی هزار روپیه رعایت یافت و
 در سلک بندگان سلطانی منسلک گشت و تاریخ انعام تفسیر غیر منقوط شیخ فیضی
 مطابق سنه اثنین و الف تمام سوره اخلاص برآورد و ده هزار روپیه صلہ گرفت و
 بعد مدتی بزیمارت حرمین شریفین رفت و دو سال در آنجا گذرانده بکاشان رفت و از
 شاه عباس ماضی نوازشها یافت - عمرش قریب بصد سال رسیده بود - او می گوید :

عزم سفر کرد یار ما ز میان می رویم
 او اگر از شهر رفت ما ز جهان می رویم

دوش بر نعلش رفیعی رشکها بردم که تو
 مهرش گریان تر از اهل عزای آمدی

۱ - خزانه عامه ، ص ۲۴۲

" در فن تاریخ و معما سرآمد روزگار خود بود " آتش کده آذر ، ص ۲۴۸

نتائج الافکار ، ص ۲۶۲

امشب اے ہمایہ مہمان عزیزِ آمدہ است
گر کسی اسوال من پرسد بگو در خانہ نیست

رقیعی آملی :

رقیعی آملی طالب علم مستعد و ماهر فن معما و تاریخ بود اوایل حال بمکہ معظمہ رفت و از آنجا بولایت دکن آمد و از آنجا بہ ہند شتافت و مدت ہا در ملازمان دربار اکبری انسلاک داشت - ازوست :

بستم برخت پردہ چشم نگران را قاشم ہروی تو نیفتد دگران را
زخم شمشیر جفای تو بمرہم بستم تا از و چاشنی درد تو بیرون نرود

روغن استرآبادی .

روغن استرآبادی ، روغن گر بود ، بہ ہند آمدہ بصیغہ تمسخر در مجالس پادشاہ و امرا راہ پیدا کرد و بسیاری از شعرائی معاصر را ہجو نمود و از ایشان ہجو خود شنید و دادتحسین داد - سالہا در ملازمان اکبر پادشاہ بود و در سنہ ثمانین و تسممانہ وقت توجہ اردوی پادشاہی جانب گجرات در پای قلعہ آبوکہدہ [گڑھ] از توابع سروری سفر آخرت گزید و همان جا مدفون شد - دیوانی قریب بسہ ہزار بیت جمع کردہ او روغن قاز بروی سخن می مالد :

حیات جاودان دارد شہید تیغ بیدادش
مگر در آبگیری آب حیوان دادہ استادش

از جفای او نمی نالم کہ می ترسم رقیب
یابد از تاثیر فریادم کہ از بیداد کیست

در بزم ازان پہلوی خود جا دہد مرا
تا راست سوی او نتوانم نگاہ کرد

رضی ، قاضی رضی الدین محسن اصفهانی :

رضی ، قاضی رضی الدین محسن اصفهانی همراه یادگار علی سلطان ایلچی شاه عباس
ماهی سبیل مراقتت پیسوده به هند آمد و باز باصفهان رفت و در سه هزار و بست
هک در گذشت ، ازوست :

کعبه در یافته کام نخستین لیکن شرط راه است کنم طی بیابانی چند

میا ز روی نصیحت بگوش گل می گفت بجنجه دهن او گذار خندیدن

رضی اصفهانی ، آقا :

آقا رضی اصفهانی به هند آمد و بعد چندی بمراق معاودت کرد و در سه اربع و
عشرین و الف فوت شد. " آه از رضی " تاریخ است - او می طرازد :

نخواهم زیست چندانی که باز آرد پیامش را

وصیت نامه بر بال مرغ نامه بر بستم

در فراق تو خیالی بیجانم (کذا)

که چو فانوس بتحریرک نفس می گردد

رفعتی تبریزی :

رفعتی تبریزی از معاصران تقی اوحدی است به هند آمد و در سال هزار و بست و
هفت بمنزل خاموشان شافت - در تعریف کشمیر گوید :

چنان لطیف زمینی که همچو دانه در درو چو قطره افتد نیفتد از تدویر

ازان بناوک مژگان او نه بستم دل که دل نشین نبود شاهدیکه هرجائی است

رشید کاشی ، شاه :

شاه رشید کاشی ، رشدی در سخن دارد ، عمر دراز یافته و با طالب آملی

هم طرح بوده از ولایت خود به هند آمده می گذرانند - ازوست :
کی فضل و هنر ساخته محبوب کسی را باید که خدا خلق کند خوب کسی را

رهائی ، قاضی عبدالله :

رهائی قاضی عبدالله نام داشت از نبایر قاضی محمد رازی است که از مشاهیر آنجا بوده در عهد جهانگیر و شاهجهان سلطانین در هند بسر می برد و مثنوی اکثر موزون می ساخت ، او می گوید :

دیدیم اثر های ترا وقت اجابت ای ناله ازین بیش مده درد سر ما

رهائی ، سعدالدین هروی :

رهائی سعدالدین هروی از نسل شیخ زین الدین خوانی است به هند آمد و درینجا می گذرانید ، صاحب دیوان است ، او میگوید :

ز تاب قهر نشانی مرا میانه آتش بناز گرم کنی دست از کرانه آتش

روح الامین ، میر محمد امین :

روح الامین (۱) تخلص میر محمد امین میر جمله شهرستانی است ، میرزا از اعظم سادات شهرستان من عمال اصفهان است - در سال هزار و سیزده از ولایت رو بدیار دکن آورد و در سرکار محمد قلی قطب شاه والی حیدرآباد بوسیله محمد مومن استرآبادی که ترجمه اش در حرف انیم خواهد آمد نوکر شد و مدارالمهام سرکار او گردید - و بخطاب میر جمله ناموری اندوخت و بعد فوت محمد قلی ریاست به برادر زاده اش سلطان محمد قطب شاه رسید و نقش میر با او خوب نه نشست میر ازو رخصت گرفته پیش عادل شاه والی بیجا پور آمد و با او هم صحبت در نگرفت - ناگزیر از راه

۱- ” در آوان شیب روانه هندوستان شده در خدمت جهانگیر بادشاه نهایت اعتبار بهم رسانیده به منصب میر جملگی سرفراز شده - بعد از مدتی دل گیر شده به ولایت دکن رفت ... کلیات ایشان به نظر رسید قریب به بست هزار بیت است “-

تذکره نصرآبادی ، ص ۵۶

درها بوطن مالوف شتافت و بملازمت شاه عباس ماضی صفوی ناصیه سعادت برافروخت و مدت چهار سال در آنجا گذرانید - آخر از اصفهان فرار نموده در سال هزار و بیست و هفت خود را بعینه جهانگیر پادشاه رسانید و اول بخدمت عرض مکرر و ثانیاً به مهر سامانی سرکار والا سرفراز گردید و چون صاحبقران ثانی شاهجهان بر تخت نشست میر سامانی بحال ماند و آخر بیایه والای میر بخشی گیری صمود نمود و دهم ربیع الآخر سال هزار و چهل و هفت رخت هستی بر بست - مدوح ابوطالب علم کلیم است و خود هم شرمی گفت - دیوانش قریب بیست هزار بیت است ، او نقش سخن بی نشاند :

هر چه گویم عشق ازان برتر بود عشق امیر المومنین حیدر بود

جهان ز روح فزای نمی شود خالی بجاست شیشه و ساغر اگر مسیحا رفت

نشان موی میانش کنون توانم یافت که خضر ره شده دستی که بر کمر دارد

رفیع، میرزا حسن :

رفیع، میرزا حسن (۱) اصلش از قزوین است - در مشهد مقدس بسیار بوده لهذا بمشهدی شهرت کرده ، بعد تحصیل علوم رسمی به نذر محمد خان والی بلخ پیوست و به تفویض منصب کتاب داری و دارالانشا امتیاز یافت - نصر آبادی نوشته که او هم دامان نذر محمد خان بود عربی هم دامان سلف است بکسر سین مهمله ، رفیع پیش از آنکه عساکر شاهجهانی متوجه نسخیر بلخ شوند به هند آمد و چار دهم رجب سال هزار و پنجا و چار دولت ملازمت سلطانی اندوخت و بقطانی خلعت و سه هزار روپیه و منصب پان صدی کامیاب گشت و در جشن وزن شمسی بیست و چهارم ربیع الاول سنه ست و ستین والف در جائزه مثنوی تهنیت هزار روپیه برگرفت و او مثنوی در تعریف شاهجهان آباد گفته - این بیت ازان است :

انار دلکش این نازه بستان بود بی دانه همچونار پستان

جهان آرا بیگم بنت شاهجهان بیت مذکور شنیده خوش کرد و پانصد روپیه صله فرستاد و در عهد سلطان اورنگ زیب بخدمت دیوانی و بیوتاتی کشمیر سرفرازی یافت و در آخر عمر بمدر کبر سن از نوکری استعفا کرد و در شاهجهان آباد گوشه انزوا برگرفت و از سرکار نادرشاهی وظیفه معین شد تا آنکه وظیفه حیاتش منقطع گردید - صاحب طبع رسا است و قفس هزار نوا یعنی اقسام سخن خوب می گوید و در هر قسم داد فصاحت می دهد - او شاهد سخن را بر کرسی رفیع می نشاند :

خوشم که غیر نه گنجد میانه من و تو
چو خاتم دو نگین است خانه من و تو

قفاى آئنه را به ز روی آئنه دان
که روپرو نه شود باکسى که محود بین است

چو غنجه که نشیند میان خرمن گل
نشسته ام بدل جمع در پریشانی

تا شوم شرمنده از روی غمش آن بے وفا
مدتی خوش دل مرا از وعده دیدار داشت

عمر خود گفتمت ملول شدی
بعد ازین جان من نخواهم گفت

بگذر از عشق مجازی زانکه پیش اهل دل
هست دل برداشتن بهتر ز دلبر داشتن

راقم ، میرزا سعدالدین مشهدی :

راقم (۱) میرزا سعد الدین (۲) مشهدی ، راقم اشعار آبدار است و ناظم جواهر

۱- تذکره نصرآبادی ، ص ۴۳۹ : از بے تعلقی در لباس درویشان درآمد
چند سال قبل ازین باصفهان آمده چند نوبت صحبت داشته شد از اصفهان به هند رفته -

۲- خزانه عامره ، ص ۲۳۸ (ماخذ)

شاهوار، پدرش از نجار معتبر بود و در هندوستان با امر تجارت می پرداخت - راقم باقتضا پدر خود رخت به هند کشید و در خدمت اسلام خان مشهدی شاهجهانی مربوط گشت و از خوان احسان او زلزله برداشت و باز خود بولایت خود کرد (۱)، اول وزیر هرات گردید و بعد زان وزیر مجموع ممالک خراسان شد - شوکت بخاری از مادحان اوست و مدتی با او بسر برد - این چند بیت از راقم است :

گره ز ناخن تدبیر کی کشاده شود
که از کلید غلط بستگی زیاده شود

همیشه بست و کشاد من از هنر باشد
کلید و قفل صدف هر دو از گهر باشد

برگ هیشی می پرستان را چو برگ تاک نیست
نامه معشوق معشوق است هجران دیده را

رونقی همدانی :

رونقی (۲) همدانی، رونق انجمن شعرا است و عندلیب چمن فصحاء، از وطن خود در سال هزار و بیست و سه به هند آمد و با کلیم همدانی و اختری یزدی مشاعره داشت و در سال هزار و بیست و شش بسراق مراجعت کرد و دوباره به هند آمد و همین جا بعد چندی فوت شد - او سخن را رونق می دهد :

۱- بوسیله جمیله محمد بیگ اعتماد الدوله از پیش گاه شاه سلیمان صفوی به وزارت هرات امتیاز اندوخت .. اکثری از بلغا و فصحا احسان مشهدی و عظیمانی نیشاپوری و شوکت بخاری در کنف حمایت و ظل عاطفت و مے جا داشتند - آخر کار مانه حادی عشر (۵۱۱۰۰) رقم حیاتش بکزرک ممت محوگشت -

(نتائج الافکار، ص ۲۶۸)

زان سان که غنی فیض به همسایه رساند
از داغ نوم شعله بداغ کهن افتاد

از بس که جنگ جوی بود بیشتر ز صلح
خواهد وسیله از پی رنجیدن دگر

خون خود را همه در گریه دلا صرف مکن
قطره هم بی آرائش مژگان بگذار

دل پیش روی یار تماشا که من است
آینه در برابر گلزار گلشن است

راضی ، محمد رضا :

راضی (۱) محمد رضا از تپارزه عباس آباد اصفهان است ، زرگر بود ، به هند آمد و برگشت و بامر زرگری می پرداخت ، بعد چندی دوباره به هند آمد - از وست : چند آنکه صحن باغ زبرگ خزان پر است از ناخن شکسته دلم بیش ازان پر است

بامیدی که بسرو قد او دل بندد قمری از بیضه فولاد برون می آید

رابط ، شاه کاظم اردبیلی :

رابط شاه (۲) کاظم اردبیلی از تشریف فرمایان هندوستان است - اومی گوید :

آنم که در سرم هوس تخت و تاج نیست
محتاجم و بپیچ کسم احتیاج نیست

رشیدا :

رشیدا (۱) زرگراز تبارزه عباس آباد است، به هند آمد و برگشت - در فن زرگری
 بر مین گری بی مثل بود، باین وسیله نزد سلاطین ایران کمال اعتبار داشت و در فن شعر هم
 کامل مهار بود - ازوست :

قدم چو مهر باهستگی بخاک فشار که مور بادیه عشق آهو حرم است

زیبیه طائر این باغ گر کند پرواز چو بوی غنچه دگر یاد آشیان نکند

پیدا و نهان چو شمع در فانوسم مشهور و خفی چو گنج دقیانوسم
 القصه درین جهان چو پید مجنون می بالم و در ترقی مکوسم

روزبه شیرازی ، ملا :

ملا روزبه شیرازی خوش نویس بی نظیر بود به هند آمد و روزگاری
 بسر برد و همین جا به ملک عدم شتافت - ازوست :

بملک حسن بخوبی سر آمد است آن زلف

که در نسب زده و جانب بآفتاب رسد

رمزی ، ابوالقاسم شوستری :

رمزی ابرالقاسم شو ستری از واردان هند است او می گوید :

در زلف تو زتاب رخت بسکه دل بسوخت

آید مدام از سر زلف تو بوی دل

۱ - تذکره نصر آبادی ، ص ۳۸۸ به هند رفته بعد از مدتی مراجعت نموده...

قبل از حال تحریر فوت شد -

راهب اصفهانی :

راهب اصفهانی (۱) از است عیسوی سخن است - در وطن خود پریشان شده به هند آمد و درین جا می گذرانید ، او ناقوس سخن می نوازد :
چنان مکن که ز خاکم غبار برخیزد مباد پرده ام از روی کار بر خیزد

راقم ، خواجه عابد بخاری :

راقم خواجه عابد بخاری (۲) در لباس فقر باصفهان رفت و از آنجا به هند آمد ، ازوست :

سواد کشور خوبی بتان زیر نگین دارند
کمر ز انگشتری می باید این نازک میانان را

رفعا بخاری ، ملا :

ملا رفعا بخاری (۳) از مقربان عبدالعزیز خان پادشاه بخارا بود ، به هند آمد و برگشت - پادشاه مذکور به تقصیری گوش او را برید ، درین باب گوید :
رفعا صاحب ز غیر خاموشم گفت در صحبت ما بجان و دل گوشم گفت
از راه کری حکایتش نشنیدم آخر بزبان تیغ در گوشم گفت

رضا مشهدی :

رضا مشهدی ، خان آرزو گوید " احوال او مفصل معلوم نیست واسوختی

۱- تذکره نصرآبادی ، ص ۲۱۴

" راهب میرزا جعفر اصفهانی فیض مسیحا داشت لهذا راهب تخلص می نمود میرزا جعفر نواده فاضل مشهور میرزا رفیعا نائینی است " - خزانه طاهره ، ص ۲۲۶ -

۲- تذکره نصرآبادی ، ص ۲۲۹ -

۳- تذکره نصرآبادی ، ص ۲۲۳ -

دارد مثل ملا وحشی که بسیار گرم گفته ، غالباً به هند آمده و بعضی از فرزندان
ناصرعلی را جواب گفته “ - انتهی کلامه - رضا می گوید :

مشو سنگ محک بر دل مخور کامل عیاران را
که مجنون ابر رحمت می شمارد سنگ باران را

اگر خاموشم از توصیف لعل یار معنورم
به تعریف احتیاجی نیست آب زندگانی را

از خود مگر چه هدم دریا دلاں شوی
خصمی بحال خویش بود دم زدن در آب

رضوان ، محمد حسین :

رضوان ، محمد حسین اصفهانی به هند آمد و در لاهور رحل اقامت افکند ،

ازوست :

آنچه بی روی تو منظور نظر داشته ایم
آستینی ست که بر دیده تر داشته ایم

مگر ساقی کمر در خدمت می خانه می بندد
که چون نرگس بهر انگشت خود پیمانہ می بندد

رافع ، محمد صالح لاهیجانی :

رافع ، محمد صالح لاهیجانی رافع اعلام سخن است - به هند آمد ، ملازم
شاه عالم بهادر شاه شد و در ظل عنایت سلطانی بسر می برد - از درد پهلوی خود
شکایت می کند و می گوید :

اگر دشمن زمن پرسد و گر دوست چو موسیقار فریادم ز پهلوی است
ندارم شکوه از یاران و اغیار مدام از پهلوی خویشم در آزار

ز درد آهر درین هند جگر خوار به پهلو خشک شد دستم سوار
 مگو دودی ز درد من زیاد است که درد من به یک پهلو افتاد است
 کنم چون عزم رفتن یک قدم وار بدست دیگری کردم چو پیکار

حرف الزاء

زمانی یزدی :

زمانی یزدی (۱) خوش مقال غریب خیال است ، اما قایل تناسخ بود و خود را
 شیخ نظامی گنجوی می پنداشت ، چنانکه می گوید :

در گنجه فرو شدم پی دید از یزد برآمدم چو خورشید
 هر کس که چو مهر بر سر آید هر چند فرو رود بر آید

نصر آبادی گوید ، دیوان خواجه حافظ را جواب گفته بخدست شاه عباس ماضی
 برده گفت دیوان خواجه حافظ را جواب گفته ام - شاه فرمود خدا را چه جواب
 خواهی گفت - خان آرزو در مجمع النفایس آورده که میان او و شانی تکلو و هرشی
 یزدی نزاع بسیار بود - مشوی در بحر مخزن اسرار بنام شاه عباس گفته بعد از آن
 نامش دور کرده دو نوبت به هند آمد - وفاتش در سنه هزار و یک در لاهور واقع شد -
 اشعارش از پنج هزار بیت متجاوز - انتهی کلامه - و تذکره نویسان دیگر کلیات او
 ده هزار بیت نوشته اند و مولف صبح صادق وفات او در سنه احدی و عشرین و الف
 می نویسد و ازین جادریافت می شود که لفظ بیست از قلم خان آرزو وامانده و ناظم
 تبریزی گفته که وفاتش در هند سنه هزار و هفده واقع شد - او می سراید :

حکایت از قد آن یار دل نواز کنید باین فسانه مگر عمر ما دراز کنید

قلائی شب عمر گذشته ما را بس گرفتن سر زلف بلند و بالائی

از در کلبه ما دوش ندانسته گذشت لیک دانسته نپرسید که ویرانه کیست

زمان اصفهانی ، آقا :

آقا زمان زرکش اصفهانی ، مردی درد مند خوش طبیعت بود - از غایت افلاس
به هند آمد و همین جا فوت شد - طلای دست افشار اوست :

راه دارد بدل روشن ما دشمن و دوست نتوان بر چمن آئینه دیوار کشید

خوش آریده، قافله عمر ما گذشت گردی نشد ز رفتن این کاروان بلند

آنچه از جامه رسوای ما مانده بجا آستینی ست که بر چشم تر خود داریم

زین الدین محمود :

حکیم زین الدین محمود از قهپایه است و در تلاش معنی بلند پایه دوسه
مرتبہ سفر هند کرده باصفهان مراجعت نمود ، ازوست :

شد فصل بهار و موسم صاف خم است مخموران را چشم بر اطراف خم است
جز در کف سانیان گلچهره مجوی عنقای فراغتی که در قاف خم است

زایر همدانی :

زایر همدانی (۱) پدرش حاجی امید ، از اربابان آن ولایت بود، بعد فوت پدر ترکه*
او را پریشان کرده در کمال پریشانی به هند آمد و درین جا به شیوه عشقبازی خاکستر
نشین شد و بعد مدتی بایران معاودت نمود ، ازوست :

از بسکه ریخت را عرق شرم حجاب است
عکس نو در آئینه چو گل در ته آب است

بخاک کربلا زایر بیفشان دانه اشکی
که هرکس بهر خود روز قیامت کشته دارد

حرف السین

سعدی شیرازی :

شیخ سعدی شیرازی (۱) از اولیای عظام و شمرای کرام است ، شیخ آمدن خود بسومنات از توابع گجرات خود در بوستان بیان می کند و می گوید :

ہتی دیدم از حاج در سومنات مرصع چو در جاہلیت منات
و جالیکہ بت را شکستہ و بر ہمن را کشتہ گوید :

بہ ہند آمدم من ازان رستخیز و زانجا براہ یمن تا حجیز

یعنی از ملک گجرات بملک دہلی آمدم - شیخ در ہدایت حال بمدرسہ نظامیہ بغداد از ابن جوزی تحصیل کرد ، بعدہ بملم سلوک مشغول گشت و بہ صحبت خضر علیہ السلام رسید و چہار دہ حج گذارد کہ اکثرش پیادہ بود ، صد و دہ سال عمر یافت و آن را بہ سہ قسم منقسم ساخت ، قسم اول کہ ایام شہاب است صرف تحصیل کرد و قسم دوم صرف سیاحت اقالیم ساخت و قسم سیوم کہ ایام پیری است ، صرف خدا پرستی نمود و در سنہ احدی و تسمین و ستماثہ بجوار رحمت آسود - شیخ اول کسی است

۱- " سلطان محمد قآن مشہور بخان شہید ناظم ملتان دو مرتبہ التماس قدم شیخ سعدی از شیراز نمود و اشعار امیر خسرو برای ملاحظہ او فرستاد - شیخ از استیلاء ضعف پیری نتوانست رسید " - خزانہ عامرہ ، ص ۲۴۹ -

" صد و دو سال عمر یافت - شیخ در ایام سیاحت مدتی در بلاد بیت المقدس و بلاد شام سقائی می کرد " -

مرآة الخیال ، ص ۴۴

نتائج الافکار ، ص ۳۱۸ -

"سی سال بہ تحصیل علوم و سی سال بہ سیاحت مشغول بود و تمام ربیع مسکون را مسافر است در ابتدا" حال در مدرسہ نظامیہ بغداد در حلقہ درس شیخ الشیوخ العارف ابوالفرج ابن الجوزی بہ تحصیل مشغول بود و بعد ازان بہ علم باطن و سلوک مشغول گشتہ و مرید شیخ الشیوخ عبدالقادر گیلانی است و در صحبت شیخ عبدالقادر ہزیمت حج نمود... بہ طرف روم و ہند رفتہ " - تذکرۃ الشعرا ، دولت شاہ ، ص ۸۹ -

که شور غزل در جهان انداخت ، اگرچه پیش از شیخ هم قدما راه غزل کم کم رفته اند
 اما کم لطف ، شیخ غزل را نمک دیگر بخشید ، لهذا دیوان او را نمکدان گویند و من
 انعامه :

دوست می داوم من این نالیدن جان سوز را
 تا بهر نوعی که باشد بگذرانم روز را
 دیگری را در کمند آور که ما خود بنده ایم
 ریسان در پای حاجت نیست دست آموز را

غیرت نگذارد که بگویم که مرا کشت
 کا حلق ندانند که مشوق کدام است

گر بمیرد عاشقی در بند دوست
 سهل باشد زندگانی مشکل است

خواهی که دگر حیات یابم
 یکبار بگو که کشته ماست

ای ساریان آهسته ران کارام جانم می رود
 آن دل که با خود داشتم با دلستانم می رود

در رفتن جان از بدن گویند هر نوعی سخن
 من خود بچشم خویشتن دیدم که جانم می رود

شب عاشقانه بیدل چه شب دراز باشد
 تو بیا کز اول شب در صبح باز باشد

پدر که چون تو جگر گوشه از خدای خواست
 خبر نداشت که دیگر چه فتنه می زاید

در طالع من نیست که نزدیک تو باشم
می گویمت از دور دعا گر برسانند

کافران از بت بیجان چه تمتع دارند
باری آن بت نپرستید که جانی دارد

رهائی کند ایام در کنار منش
که داد خویش ستانم بیوسه از دهش

من آن نیم که حلال از حرام نشانم
شراب با تو حلال است آب بی تو حرام

شاخی که سر بخانه همسایه می برد
تلخی بر آورد مگر از بیخ برکنی

چه خطا زبنده دیدی که خلاف عهد کردی
مگر این که من ضعیفم و تو دستگاه داری

سلطان ، علی قلی خان شیبانی :

سلطان تخلص علی قلی خان شیبانی است - چون همایون پادشاه بایران رفت و برگشت و برادرش بهادر خان در رکاب همایونی به هند آمدند و در عهد اکبر پادشاه پدوجه امارت رسیدند - هر دو برادر بصفت سخاوت و شجاعت اتصاف داشتند و دران دولت مصدر امور عظیمه گردیدند - علی قلی خان مخاطب به خان زمان هند و پایالت جونپور سرفرازی یافت ، آخر طریق بنی پیمود و با پادشاه صف قتال آراسته خود با برادر در سنه اربع و سبعین و تسماناه بقتل رسید - طبع موزون داشت ، او می گوید :

صبا بظسرت جانان بآن زبان که توداتی نیاز مندی من عرض کن چنان که تودانی

بروز مرگ جز چشم تر من سیه پوشی نباشد بر سر من

بهادر خان نیز شعر می گفت - ازوست :

ترک سر کردن بمیدان شیوه مردان بود
مشکل است این کار اما پیش مرد آسان بود
ای بهادر در جهان هر باغ دارد میوه
میوه باغ شجاعت خنجر و پیکان بود

سلطان سبلیکی :

سلطان سبلیکی (۱) ، سبلیک موضعی ست از قندهار - قلندر ، آزادوشی بود ،
از وطن به هند آمد و باعلی قلی خان خان زمان بر خورد و قصیده در مدح او
گذرانید . خان هزار روپیه و خلعت به او فرستاد و خواهش نمود که سلطان تخلص
را بمن بایده گذاشت . او قبول ننمود و جایزه را رد کرد . خان به تهدید پیش آمد -
او گفت زهی سعادت من که شهادت یابم - چون تهدید از حد گذشت مولانا
ملاهدالدین لاری استاد خان گفت غزلی از دیوان مرلانا جامی که در مجلس حاضر بود
درمیان باید آورد اگر بدیهه جواب گوید از سر او بایده گذشت و الا هرچه اراده است
به عمل بایده آورد ، چون دیوان را کشادند این غزل برآمد :

دل حطت را رقم صنع الهی دانست بر سر ساده رخان حجت شاهی دانست

سلطان در بدیهه غزل گفت که مطلعش این است :

هر که دل را صدف سر الهی دانست قیمت گوهر خود را بکماهی دانست

خان بسیار خوش حال گردید و صله اضعاف و مضاعف داد و باعزاز باز
گردانید لکن او دیگر پیش خان نتوانست بود ، پی رخصت از آنجا برآمده بدکن رفت -

سیری سجاوندی :

سیری سجاوندی در اکثر فنون ماهر بود ، بمکه رفت و از آنجا به هند آمد و
فیزی از سر چشمه احسان خان اعظم اکبری برداشت و همین جا سال نهصد و هفتاد و
نه سیر عالم بالا کرد - ازوست :

نه بهر درد چشم آن نرگس بیمار می بندد در رحمت بروی عاشقان زار می بندد

فاسح مگو برای بتی ناز را دیگر مکن عذاب برائی خدا را

سپاهی اندجانی :

سپاهی، نبیرهٔ خواجه کلان بیگ اندجانی است که مذکور خواهد شد - باقتضای تخلص خود سپاهی بی نظیر بود و در عین جوانی در شهر آگره سال نهمصد و هفتاد و هشت گرفتار اجل گشت، از اوست :

چو بهر کشتن من آمدی ملاحظه چیست به بند چشم مرا گر ترا حجابی هست

سپهری، میرزا بیگ :

سپهری (۱)، میرزا بیگ برادر زادهٔ خواجه جهان امین الدین هروی وزیر اکبر پادشاه است، بعد فوت عم خود که در سال نهمصد و هشتاد و دو وقوع آمد، چون سرمایه توکل بهم رسانیده بود، پهلوی از ملازمت تهمی کرده منزوی گشت و در سال نهمصد و هشتاد و نه وا گذشت - طبع نظمی داشت، از اوست :

از تبسم دفع زهر چشم خشم آلود کن کز نمک سازند شیرین چون بود بادام تلخ

سپه‌می بخاری :

سپه‌می بخاری، وجهه تخلص این که پدرش تیرگر بود، در عمر ده سالگی شعر گفت و مشق را به پختگی رساند و رسالهٔ بطرز ابواسحق اعلمه نوشت، آخر حال به هند آمد و از خوان احسان اعظم میرزا عزیز کو که حصه مستوفی بر گرفت - او کمان سخن می کشد :

پیش من از بهر آزار دل ریش آمدی

من چه بد کردم که با من این چنین پیش آمدی

ساقی جزایری :

ساقی جزایری ، اصلش از عرب است و تولدش در مشهد مقدس ، پدرش شیخ ابراهیم فقیه مذهب شیعه بود و در مشهد مقدس نوطن داشت . ساقی بقدر تحصیل علم کرده خوش طبع شیرین کلام بود . از وطن خود بدکن افتاد و از دکن در عهد اکبری به هند آمد و از هند به بنگاله رفت ، او می گوید :

زجانم گاه گریه گاه درد آلود برخیزد

بل چون آب بر آتش فشانی دود برخیزد

آزرده دلم از ستم یار نه گردد

تا باعث خوش حالی اغیار نه گردد

طهد دلم که مبادا بخوابش آمده باشی

به پیش من چوکسی مضطرب ز خواب در آید

سقا ، بهرام :

سقا (۱) بهرام نام از ولایت ماوراءالنهر است و از مریدان سلسله شیخ حاجی محمد جنوشانی مردفانی درویش مشرب خالی از جذبه نه بود پیوسته در کوچه های آگره با شاگردی چند آب فی سبیل فق بخلق می رساند و دران حالت زبان او از اشعار آبدار تر بودی . یکی از پیرزاده های او از ولایت به هند آمد . هر چه داشت و نداشت نیاز پیرزاده کرده بقدم تجرید راه سرنديپ پیش گرفت و در اثنای راه مشت خاک خود را به سیلاب فنا داد . شعر بزبان فارسی و ترکی می گفت . چند دیوان جمع کرده بود ، هر مرتبه که جذبه برو غلبه می آورد می شست . آنچه باقی مانده هم دیوانی ضخیم است . او می گوید :

اساس پارسای را شکستم تا چه پیش آید سر بازار رسوائی نشستم تا چه پیش آید

بخال عارضش در هر نظر حیرانی دارم بدور نقطه چون پرکار سرگردانی دارم

سرمدی ، محمد شریف :

سرمدی ، محمد شریف اصفهانی ، طالب علم متتهی بود ، به هند آمد و مدتی در
دوگاه اکبر پادشاه کام دل اندوخت و رفته رفته ترقی نمود و چندی با راجه مان سنگه
به عهده بخشی گیری بنگاله قیام داشت و در خمس عشر و الف بعالم سرمدی شتافت
طبع موزون داشت ، او می گوید :

دل نیست که مابه سینه داریم بخانه کافر فرنگی ست

تا تیغ ناز آن بت مغرور شد بلند صد گردن نظارگی از دور شد بلند

سنجر ، میر :

میر سنجر (۱) خلف میر رفیعی کاشی ، سنجر ایران معانی است و سلطان ممالک
سخندانی - در عهد اکبر پادشاه به هند آمد و از نوازش خسروانی سرفرازی حاصل
کرد و بعد چندی به دکن رفت و در ظل عنایت ابراهیم عادل شاه والی بیجاپور قرار
گرفت - در همین ایام فرمان شاه عباس ماضی با خلعت فاخره بنام او صادر گردید ، اما
پیش از وصول آن یرلیخ اجل نامزد او شد فی سنه احدی و عشرین و الف ، او رایت
سخن می افرازد :

نه قاب دیدن و نه طاقت شکیبائی ست نو چون نقاب کشی رحم برنماشائی ست

هرکه دل های پریشان به سرزلف تودید گفت در بند غریبان وطنی ساخته اند

از آب زر بخنجر شیرویه نقش بود کاین را نسب به تیشه فرهاد می رسد

به سنگ مرقد فرهاد نقش بود همین که آرزوی جهان بردم و جوان رفتم

سیرفی ، محمد حسین :

محمد حسین غفاری قزوینی از امیان قزوین و خوش نویسان بی قرین است - به هند آمد و در ملازمت شاهزاده پرویز بن جهانگیر پادشاه بمنصبی سرفراز گشت و بعد فوتش چندی به بنگاله و ایامی در پشته اقامت نمود، آخر بمکه معظمه شتافت. او می گوید:

ز بس زاهد جهان خاطر مگر یزان است بخانه که سری می کشم گریبان است

از بس بر آستان تو شب ها افتاده ام چون نقش پای خویشتن از پافتاده ام

سامری :

سامری ولد حیدری تبریزی که گذشت ، بصیغه تجارت به هند آمد و ایامی بخدمت عبدالرحیم خان خانان بسر برد - از اوست :

مشهور تر ز رشکم و معروف تر ز هار در حیرتم که بهر چه مستور مانده ام

سعدا اردستانی :

سعدا اردستانی به هند آمد و مدتی در گزمین دکن گزراند و بایران مراجعت کرده فوت شد - نصر آبادی گوید شمرے بغیر ازین قصیده که در مدح شاه عباس ماضی گفته ازو مسموع نشده - انتهى - نصر آبادی تمام قصیده آورده ، مطلعش این است :

ای بصد معنی ز شاهان جهانت برتری بر تو شاهی ختم و بر خور البشر پیغمبری

سایر اردوبادی :

سایر (۱) اردوبادی ، از دیار خود به هند آمد و همین جا سبیل آخر پیمود - از اوست :

۱- تذکره نصر آبادی، ص ۲۸۱ : " از حضرت میرزا صائب مسموع شد که مشهدیست " -

کلمات الشعرا، ص ۴۶ : شاعر خوش خیال بوده ، در هند نیامده -

کسی در ره عشق محرم راز نه گشت سایر تو چو هیچ کس نه پیمود این دشت
 هائل بکنار آب تا پل می جت دیوانه پا برهنه از آب گذشت

سامعا مازندرانی :

سامعا (۱) مازندرانی ، مرد دردمندی بود ، به هند آمد و مدتی درین جا مانده
 با صفهان مراجعت کرد - ازوست :

بی نطق شو که در هر کام آسایش کنی خواب در هر جا که گیرد بی نوارا منزل است

ستار ، محمد صالح :

ستار (۲) محمد صالح تهریزی ، خوش فکر بود - در عهد شاهجهان پادشاه به
 هند آمد و با مقیم خان ابهری دیوان بنگاله بسر می برد و بعد به اعتقاد خان پسر
 آصف خان پیوست و همین جا فوت شد - از وی می آید :

اگر اسیر سیه جرده شدیم بجاست دل شکسته ما مومیائی می خواست

چه شد گر غیر از من زود تر تسخیر کرد او را سگ از صیاد دایم پیشتر می گیرد آهو را

کبابم می کند در می پرستی همت مینا که گریک ساغرش کمتر دهی ز نار می بندد

سالک یزدی :

سالک (۳) یزدی ، سالک مسالک خوش مقالی است و ناهنج مناهج نازک
 خیالی - بدایت حال در شیراز شانه رنگ می کرد ، آخر در کسوت فقر جانب اصفهان

۱- تذکره نصر آبادی ، ص ۳۸۱

۲- کلمات الشعرا ، ص ۴۷

۳- تذکره نصر آبادی ، ص ۳۲۹ - آتش کده آذر ، ص ۲۷۵

رفت و چندی در آنجا گذرانیده بولایت دکن آمد و ملازم عبدالله قطب شاه والی حیدرآباد شد. چون طایفه مقلان را از آنجا برآوردند به شاهجان آباد رفت و بدریمه ملا شفیقا دانشمند خان یزدی که هم وطن او بود در سه سه و ستین و الف بملازمت صاحب قرآن ثانی شاهجهان رسیده نوازش یافت و در زمره مدحت طرازان شاهی منسلک گشت و سرمایه رفاه بهم رسانید، اتفاقاً اسباب او را دزدی برد و بدمه عنقریب وفات یافت - شاگرد سکیم رکنا کاشی ست ، چنانچه می گوید :

تخلص از مسیح وقت دارم سالک مجلوب
خوشم روز قیامت جان باین القاب بر گردد

نازک تر است از گل روی تو خوی تو
توان دلیر کرد تماشای روی تو
پیشم نشسته و من از ذوق انتظار
چشمی براه دارم و چشمی بروی تو

شب تاریک و روز روشن از گردون نمی خواهم
شب مهتاب و روز ابر باید مے پرستان را

چرا طلب کنم از منمنان بخشنده
کدام حاتم طائی به از خدای من است

هزار بوسه ز لعل تو می توان دزدید
شبی که دست تو چون فنجه در حنا خفته است

ز پریدن کبوتر همه تن در اضطرابم
که کجا نشسته باشد بکجا رسیده باشد

جهان بسیاری باک است و من بسیاری پروا
بکار او نمی آیم بکار من نمی آید

بلوغ خشت سر خم نوشته اند این حرف
که خاک کوی خرابات عالی دارد

سالک قزوینی :

سالک (۱) محمد ابراهیم قزوینی ، ره نورد جاده معانی و تیزرو طریق خوش
بیهانی است ، از مجلسیان میرزا جلال اسیر بود - چندی در اصفهان اقامت داشت ، از
آنجا به هند آمد و سیر کنان بکشمیر رسید و مشنوی مشتمل بر سرگذشت خود بنظم آورد
و او را با سالک یزدی بنا بر اشتراک تخلص نقاری بود ، چنانچه می گوید :

مرا گر سالک یزدی نویسد خصم بی معنی نویسد کو کجا طوطی هم آواز زغن باشد

سالک در هند بتوسل قدسی و کلیم سرمایه جمعیتی بهم رسانده بوطن مانوس
مراجعت نمود - اقارب او انغوخته او را همه را کشیدند، ناچار دوباره به هند آمد و مدتی
اقامت گزیده باز به قزوین رفت و همانجا فوت شد - او رنگ سخن می ریزد :

هزار شکر که ایام تنگ دستی ها چنان گذشت که نشناخت هیچ کس مارا

ای بسا محنت که راحت می کند آزار را می تواند خار هم از پا بر آرد خار را

هم سایه بد مباد کس را دل حال مرا خراب دارد

استخوان من و مجنون بتفاوت بردار ای هما چاشنی درد فراموش مکن

خوش آن نشاط که شب ها بروشنای ماه تو مست باشی و من بر رخت نظاره کنم

این قدر ها نبود خوبی گل هر چه کرد اشتیاق بلبل کرد

- ۱- " هر دو کامل و استاد فن ، اما غیرت این قدر نداشتند که یک تخلص
را دو کس چرا اختیار کرده اند " - کلمات الشعرا ، ص ۴۵ -
تذکره نصر آبادی ، ص ۳۲۸ -
آتش کاه آذر ، ص ۲۲۹ -

سلیم، محمد قلی :

سلیم ، (۱) محمد قلی طرشتی ، از طبقه اتراک و صاحب طبع چالاک ، ابتدا
حال با میرزا عبدالله وزیر لاهیجان بسر می برد - در آن ایام مثنوی رنگینی در تعریف
لاهیجان انشا کرد ، چون به هند آمد مثنوی مذکور را تدبیر داده بنام کشمیر ساخت ،
در صعوبت راه کشمیر گوید :

بسامان رفتن این راه زشت است مجرد شو که این راه بهشت است

بعد ورود هند دامن دولت میر عبدالسلام مشهدی بدست آورد و بیمن عنایات
او بر سلم اعتبار و اقتدار برآمد - میر عبدالسلام مشهدی از عمده امراء شاهجهانی بود -
در عهد شاهزادگی بمنصب مناسب و خطاب اختصاص خان اختصاص داشت و بعد
جلوس نخست بخشی دوم گشت - بعد زان ناظم گجرات سپس ناظم بنگاله و عقب آن بولا پایتخت
وزارت و خطاب اسلام خان مباحی شد و چون نوبت وزارت به سداقه خان رسید پادشاه او را
ناظم دکن فرمود و در زمان حکومت اینجاسته سیح و خمسین و الف جهان گزاران را
وداع کرد - مقبره او در سواد اورنگ آباد مکان دل کشائی است - محمد قلی سلیم
شرط رفاقت بیجا آورد و در سال که اسلام خان فوت شد ، او هم در کشمیر چشم از
زندگانی پوشید و در دامن کوهی که مشهور به تخت سلیمان است مشرف بر قنابل
دل به فتح دال مهمله مدفون گردید - دیوان سلیم بین الجمهور متداول است -
او می گوید :

آنکه در پیری می عشرت به ساغرمی کند
در کنار بام مستی چون کبوتر می کند

اشاره ایست که از باده سیر نتوان شد
وگر نه مست کجا رغبت کباب کجا

۱- تذکره نصر آبادی ، ص ۲۲ - کلمات الشعرا ، ص ۴۵ -

نتائج الافکار ، ص ۲۲۲ -

توان کام بزور از لب مفلوک گرفت
گر مهر شدی این کار زلیخا می کرد

هر کجا زمزمه مرغ سحر غیوی غاست
نیک چون گوش نهادیم دعا گوی تو بود

غوش آن مستی که چون گل در گلستان چهره بکشاید
در آیم غافل از دنبال و چشم باغبان بنم

سعدا گیلانی :

سعدا گیلانی (۱) شاعر بے بدل و قائید یافتہ استاد ازل است - در عهد جهانگیر پادشاه به هند آمد و در سلک ملازمان سلطانی انتظام یافت - و در عهد صاحب قران ثانی شاه جهان بخطاب بی بدل خان و داروغگی زرگر خانه امتیاز گرفت و تخت مرصع شاهجهانی موسوم به تخت طاووسی به اهتمام او در مدت هفت سال بصرف مبلغ یک کروڑ روپہ کہ سی صد و سی و سه هزار توامان رائج عراق حجم و چهار کروڑ خانی رائج ماورالنہر است صورت اتمام گرفت و سعیدا بجلندی آن بزر سنجیدہ شد و چون نادر شاه قہرمان ایران در سال هزار و صد و پنجاہ و یک بر شاه جهان آباد استیلا یافت آن تخت را بایران برد و بعد ازان ہار و رئیس مرہہ دکن نوزدہم ذی الحجہ سال هزار و صد و ہفتاد و سه بر شاهجهان آباد مسلط شد و جمیع کارخانجات پادشاهی را متصرف گشت ، درین وقت اگر آن تخت درین جا می بود آن ہم بتصرف باو میرفت خوب شد کہ تخت چینی از پادشاهی بہ پادشاهی رسید آخر آن تخت نماند - بعد قتل نادر شاه مردم آن را شکستند و جواهر آن را متفرق ساختہ :

آن قدح بشکست و آن ساقی نماند

آوردہ اند کہ بیست و نہم ذی القعدہ سال هزار و چہل و دو صاحبقران ثانی دو فہل دمان را بیہنگ انداخت و خود با شاہزادہا متوجہ تماشا شد ، فہل بدست

جانب شاهزاده اورنگ زیب که در سن چارده سالگی بود، دوید، شاهزاده هندان
 اسپ را استوار داشته از جا نجنبید و چون فیل نزدیک رسید بزخم نیزه آن دیو نژاد
 را مجروح گردانید، آن خشم گین بعد خوردن جراحت بر اسپ شاهزاده دندان اسپ
 را در غلطانید، شاهزاده از پشت زمین بروی زمین آمد و په چستی و چالاکي دست
 بر قبضه شمشیر کرده برخاست - صاحبقران ثانی خود و مردم رکاب بر سر شاهزاده
 رسیدند و فیل از هیبت سوکب سلطانی بدر رفت و شاهزاده از چنین بلائی سیاه محفوظ
 ماند - سمیاد گیلانی این ماجرا را در سلک نظم کشید و هزر سنجیده شد - و مبلغ
 هم سنگش که پنج هزار روپیه بود باو عنایت گردید - این ابیات ازان مثنوی است :

بمردی ز جایک سر مونه شد	ز پیش چنان سیل یکسونه شد
به تمکین سرشته ز بس جوهرش	نجنبید جز نبض از پیکرش
به تکلیف فطرت دلیری نمود	بسنی که تکلیف بروی نه بود
درین سن اگر بودی افراساب	همی گشتی از دیدن فیل آب
آنی که سریرت آسمان پایه بود	هر ملک جهان عدل تو پیراه بود
تا هست خدا تو نیز خواهی بودن	زیرا که همیشه ذات با سایه بود

سروری ، محمد قاسم کاشانی :

سروری ، محمد قاسم کاشانی ، نتیج زبان فرس بسیار کرده و "مجمع الفرس"
 نام فرهنگی قالیف نموده - میر آزاد در "یدبضا" می نویسد که نسخه از فرهنگش
 پیش فقیر هست که بر حواشی آن الحاقات بسیار بخط مصنف مرقوم است - و در آخر
 نسخه قریب یک صفحه ابیات خود نوشته - ازان جمله است این رباعی :

بی دست طلب بدامن پیر زدن
 کس را نشود مقام عرفان مسکن
 چون رشته که نکشود رهش تا ننهد
 سر بر قدم راست روی چون سوزن

و تاریخ کتابت آن ابیات هندسه مطابق سنه بست و ثلاثین و الف نوشته -
 مطلقى نمائند که سروری شارح گلستان شیخ سعدی بزبان عربی غیر سروری کاشانی است -
 شارح گلستان سروری روسی ست نامش مولانا مصطفی بن شعبان صاحب
 کشف الظنون در ذکر شرح گلستان و بوستان سال وفاتش سنه تسع و ثمانین و تسعمائنه
 و در ذکر شرح مثنوی روم سنه الف نوشته -

سکونی اصفهانی :

سکونی اصفهانی از اقربا "میرزا صادق مولف "صبح صادق" است - در عهد شاهجهانی به هند آمد و درین جا بسر می برد و همین جا فوت شد - از وصت :
 آلوده بخونم چه کنی فیخ نگاهت مارا غم سر نیست ولیکن غم تیغ است

سرمدکاشی ، محمد سعید :

(۱) سرمد کاشی ، نامش محمد سعید است ، یهودی بود بدولت اسلام مشرف شد و در خدمت شیخ بهاؤاللهین آمد و میر محمد باقر داماد فی الجمله کسب فضایل کرد - و در سه اربع و اربعین و الف قصد هند نمود و وارد بندر تته شد و در آنجا عشق ابی چند نام هندو پسری او را به شورش آورد - چون جذب کامل داشت مطوق را جانب خود کشید - پسر هم مثل عاشق مسلمان شد و نور جمال را با نور اسلام جمع ساخت و از همه گذشته با عاشق موافقت کرد و همراه او بجهان آباد آمد - دارا شکوه که با فقراء جهانین سری داشت با او اعتقاد بهم رسانید و پیش بهر یعنی شاهجهان پادشاه تعریف او کرد - پادشاه عنایت خان آشنا را فرستاد تا حالت او را دریافته بمرض رساند - چون سرمد برهنه مکشوف العورة می گشت از پیش او بر گشته حالت او را باین بیت مروض داشت :

بر سرمد برهنه کرامات تهمت است

کشفی که ظاهر است ازوکشف عورت است

پادشاه حرف خوبی گفت که بیک گزگر پاس دهان خلق را می توان بست و چون سلطان اورنگ زیب بر تخت نشست علما بقتل او فتوی دادند - مشهور است که ملا عبدالقوی پاو گفت - چرا برهنه می باشی ، او جواب داد که شیطان قوی است - آخر او را به قتل رسانیدند (۲) و این ماجرا در جهان آباد سه سبعمین و الف بوقوع رسید - این مصراع تاریخ یافته اند :

۱- آتش کده آذر ، ص ۲۴۹ - نتایج الافکار ، ص ۳۳۴ - کلمات الشعرا ، ص ۵۰ - مقالات الشعرا ، ص ۳۰۰ -

۲- این واقعه در سال چهارم جلوس عالمگیری سنه ۱۰۷۲ هـ اثنین و سبعمین و الف بو داده - (نتایج الافکار ، ص ۲۳۶)

«بود مقبول سرمد مقتول» ۸۱۰۰۰

قر او قریب مسجد جامع است - سرمد خوش فکر می کرد - ازوست :
 سرمد هم عشق بوالهوس را نه دهند سوز دل پروانه مگس را نه دهند
 عمری باید که یار آید به کنار این دولت سرمد همه کس را نه دهند

پندهری و پیام را فهمیدیم فرموده هر امام را فهمیدیم
 از هر چه طلب کنند حق مطلوب است ما حاصل کلام را فهمیدیم

اما ملا عبدالقوی مخاطب به اعتماد خان از امرا سلطان اورنگ زیب بود
 نهایت تقرب داشت ، آخر در سنه سبع و سبعین و الف بر دست مجهول کشته شد و
 انتقام خون سرمد از شمشیر غیب به ظهور رسید -

سکندر ، محمد رضا :

سکندر ، محمد رضای مازندرانی برهنمونی خضر طالع وارد ظلمات هند شد و به
 آبجیات کامیابی سیراب گردید ، او آئینه سخن می سازد :
 خاکستر پروانه عزیزست سکندر با دامن پیراهن فانوس نه بندیم

نسیم زلف اگر بگذرد به مردم دهر باهوان ختن پس دهند کالا را

سلیمان طهرانی :

سلیمان (۱) طهرانی طالب علم منتهی بود ، مدتی در اصفهان در شاگردان خلیفه
 سلطان انتظام داشت و دران عهد شیخ الاسلام طهران شد و چون نوبت وزارت میرزا
 مهدی رسید معزول گشت و از صدمات پریشانی به هند آمد و همین جا در گذشت -
 در وقت قصد هند گفته :

شب را برای راحت تن آفریده اند در هند می توان دو سه روزی نفس کشید

سابق ، ملا علی نقی :

سابق ملا علی نقی پسر ملا محمد صالح مازندران و برادر ملا محمد سمیه اشرف ،
بعد فوت برادر به هند آمد و اعتباری بهم رسانید و عنقریب در گذشت - از وست :

ما ز بیداد تو هر دست که بر سر زده ایم
حلقه بهر تماشای تو بر سر زده ایم
آسمان در جهان نقش رخ ما داد
بسکه از شرم گنه بوسه به هر در زده ایم

سابق ، حاجی فریدون اصفهانی :

سابق ، حاجی فریدون اصفهانی از قوم اثراک است به سعادت حج فائز شده
بدیار خود برگشت و در عهد سلطان اورنگ زیب به هند آمد و با ناصر علی ملاقات
کرد ، رفقه ناصر علی بنامش در سفاین مردم بافته می شود - او از تلامذہ میرزا صائب
است - دیوان مختصری ازو بنظر رسیده - بخوش خیال است ، او می گوید :

چون صنوبر بار دل بر ما گرانی می کند آه گرمی بود زیر بار منت دوش ما

بیدماضم خانه آرائی نمی آید ز من سیل گاهی می کند جاروب این کاشانه را

هر که دیدم من ازین دشمن جانی دیدم غیر دل بادگری روز جزا گارم نیست

جاد نثار قدمت کردم و خجالت دارم چه کنم گرد سرت عالم درویشی است

سناکت ، میرزا محمد امین :

سناکت میرزا محمد امین ولد میرزا مومن که از کدخدایان معتبر تبریز بود -
اما مدتی در مشهد مقدس توطن داشت ؛ از آنجا در عهد شاهجهان پادشاه به هند آمده
داخل بخشیان سرکار والا شد و هزاری منصب یافت و همین جا فوت کرد - میرزا محمد
امین بعد فوت پدر به هند آمد و در سلک منصب داران عالمگیری داخل گشت و

معمینه شایسته خان ناظم هنگامه گردید - ساکت تخلص عنایت کرده میرزا صائب
است ، اوست ، گوید :

چه نویسم ای جفا چو ز دل خراب بی تو
که نه بوده است کارش بجز اضطراب بی تو
تو و جلوه ها که هرگز نوصد بیادت از من
من و چشم خون فشانی که نکرده عیوب بی تو

سخا ، میرزا زاهد علی خان :

سخا ، میرزا زاهد علی خان خلف الصدق میرزا اسمعالدین لاری است که در
عهد سلطان حسین میرزای صفوی سالها ضابط مالیات بنادر فارس بود و ایالت لار
نموده خود را به هند کشید و ملازمت فردوس آرام گاه محمد شاه نمود و به منصبی
شایسته و خطاب خانگی سرفراز گشت و برهان الملک سعادت خان نیشاپوری ناظم
صوبه اوده بسیار اهزاز و اکرام او بعمل آورد، آخر در دهل بر زنی کشمیری عاشق شد -
کشامره با خدمتگارانیش ساخته مسمومش کردند ، بسیار خوش خلق کوچک دل بود
و شعر نسکین انشایی کرد - ازوست :

هجر دل سوز تو شرمنده احسانم کرد
سر گلاشت شب هجران تو گفتم با شمع
زلف او بود سخا حاصل سرمایه عمر
دیده از بس گهر اشک بدامانم کرد
آن قدر سوخت که از گفته پشیمانم کرد
شانه آخر ز کفم برد و پریشانم کرد

نشه در باده ، گهر در صدف و بو در گل
آن قدر لطف ندارد که تو در خانه ما

شدم موی و باز این آرزو گرد دلم گردد
که کردم گرد سر چون رشته گلداسته خوبان را

سروکار ما افتاده به بتی که بعد مردن
نه رود ز رهگذاری که غبار ما نشسته

حرف الشین

شهبیدی قمی :

شهبیدی (۱) قمی ملک الشعراء سلطان یعقوب و سخن آفرین بدیع الاسلوب است، اما خود پست بود و شعر دیگری را در میزان اعتبار نمی سنجید - لهذا بعد فوت سلطان مجال اقامت در آن دیار نیافته بگجرات آمد و از آنجا جانب دکن شتافت و در خدمت اسمعیل عادل شاه منزلی حاصل کرد و بعد چندی باز به گجرات رفته فروکش گره و در سه خمس و ثلاثین و تسماته همان جا در گذشت - عمرش قریب صد سال بود - تذکره نویسان وفات او در سال مذکور نوشته اند ، اما صاحب تاریخ فرشته در وقایع اسمعیل عادل شاه مطابق سه ست و ثلاثین و تسماته در آنجا که قلمه بیدر را مفتوح ساخته و خزائن سلاطین بهمینیه را بدست آورده می نویسند که آنگاه مولانا شهبیدی شاعر قمی که از کمال شهرت از تعریف مستغنی است و در آن مدت از خطه گجرات آمده بود و بواسطه ست شاعری کمال تقرب نزد سلطان پیدا کرده حکم فرمود که بخزانه رفته آن قدر زر احمر که حملش مقدور باشد بردار و مولانا از رنج سفر فریاد جملہ ضعف و ناتوانی داشت بعرض رسانید که روزی که از گجرات متوجه این درگاه می شدم دو چندان این قوت داشتم چه باشد که بعد از چند روز که آن توانایی هود نماید، برین خدمت روح پرور سرفرازگردم - سلطان سخن پرور نکته گذار لب به تبسم شیرین کرده گفت نشنیده : که آفت هاست در ناخیر طالب را زیان دارد . باید که دو دفعه بخزانه رفته آنچه از دست برآید تقصیر نه کنی و وقت فرصت غنیمت شماری چون این حکم عین مدعای مولانا بود شگفته و خندان از مجلس برخاسته دو کورت بخزانه شتافت و همیانهای بیست و پنج هزار هون طلا بیرون آورد ، چون مخازن این خیر به سع پادشاه رسانید فرمود مولانا راست می گفت که من قوت ندارم و نزاکت این کلام بر ارباب ادراک واضح و روشن است چه گویم جانب خوش طبعی منظور است و هم جانب همت - انتہای کلامه - این چند قطره خون شهبیدی است :

- ۱- مرد درویشی بود ، چند سال قبل ازین به اصفهان آمده به هند رفته در آن جا فوت شد - تذکره نصر آبادی ، ص ۳۶۷
 خزانه هارمه ، ص ۲۶۲ (ماخذ) - نتائج الافکار ، ص ۳۶۶

چه شد یارب که اشب درد من تسکین نمی یابد
ز ببتای سرم می گردد و بالین نمی یابد

تیرت گذشت از فن همچون هلال من
این هم گذشت فکر دگر کن بحال من

رقیب از آتش هجرش من مهجور می سوزم
نمی سوزی تو از نزدیک و من از دور می سوزم

بستم به زلف یار دل داغ داغ را
آویختم بجای بلندی چراغ را

چو ابر من به هوای تو از جهان رفتم
گی نجیدم و گریان ز گلستان رفتم

بر سرخ جامه نظر از دور دوختم
پنداشتم تویی تو نبودی بسوختم

شاپور طهرانی :

شاپور طهرانی (۱) ولد خواجگی است و خواجگی برادر اصفهانی محمد شریف هجری پدر اعتماد الدوله جهانگیری بود - شاپور اول فریبی تخلص می کرد ، آخر شاپور قرار داد، مگر بطریق تجارت به هند آمد و بواسطه قرابتی که با اعتماد الدوله داشت مفضی المرام بدهار خود برگشت - خان آرزو گوید مثنوی شیرین و فرهاد شروع نموده توفیق تمام

۱- "همشیره زاده ملا امیدی و جعفر خان که در هند کمال اعتبار داشت ، همشیره زاده آقا شاپور است - در فن قصیده کمال دست دارد" - تذکره نصر آبادی ، ص ۲۳۷ -

"به هند رفته و در آنجا از دولت سلطان سلیم و امرای عظام او خصوص میرزا جعفر آصف خان قزوینی رتبه مصاحبت یافته به انعامات سرافراز و بعد از مراجعت به وطن به دارالبقا شتافته"

"شاه پور بن محمد" - نتایج الافکار ، ص ۳۶۲ -

آتش کده آذر ، ص ۲۱۸ -

نیالت اما هر قدر که گفته بسیار بامزه گفته - دیوان او قریب پنج هزار بیت است -
شاپور تصویر سخن می کشد :

هم نفس از هستیم جز شعله در بستر نه دید
آنکه شب دهد آتشم ، امروز خاکستر نه دید

دماغ نکستی پیراهنی بشنید و بد خوشد
بآن غایت که می گوید دهان غنچه بر دارد

شاپور غسته گفت ز احوال خویشتن
درد دل آنقدر که مرا درد سر گرفت

گر مهر تو بیرون رود از سینه مردم
در شهر کسی را بکسی کینه نماند

همدم یار گر فرشته بود
شرط عشق است بدگمان بودن

شجاهی ، حکیم سیف‌الملک دماوندی :

شجاهی حکیم سیف‌الملک دماوندی در عهد اکبر پادشاه به هند آمد و در
چند سال در زمان وکالت بیرم خان و بعد ازان هم با اعتبار بود - آخر بولایت مراجعت
نمود - خوش طبع ، شیرین سخن ، هجو گو بود و در فن طبابت دستی داشت ، اما
بمعالجه مریضیکه تشریف می برد جان آن بیچاره باستقبالش بیرون می آمد - لهذا
بین‌الظرفا بسیف الحکما مشهور بود ، این جوهر ازان شمشیر است :

تار زلف افتاده بر رخسار جانان من است
یا مگر بر روی آتش رشته جان من است

دانی که چه باشد الف اول الخلام
باشد ذکر خواجه که در دست غلام

شعوری هروی :

شعوری هروی اصلش از هرات است، اما اکثر در کابل بسر می برد - طالب علم بود، فن سیاق خوب می دانست، آخر از کابل به مکه رفت و از آنجا به هند آمد و از درگاه اکبر پادشاه موازی دو هزار بیگه زمین بطریق مدد معاش در راه چپرکچه که قریب قنوج واقع شده انعام یافته بحاصلات آن اوقات می گذرانید - در آنجا کاروان سرائی بنا کرده که به سرای مغل مشهور است - درین ایام استماع افتاده که آصف الدوله ناظم سوره اوده بن شجاع الدوله بن ابوالمنصور خان صفدر جنگ نیشاپوری کاروان سرای شعوری را شکسته سنگ های او را به بلده لکهنؤ نقل کرده در عمارت نو ساخته خود صرف نمود - این دو بیت مشوی از شعوری است :

غیب آن دلبر ابرو هلال عکس هلالی است در آب زلال
نی که چو خورشید گرفت ارتفاع ماه هیان گشت ز تحت الشعاع

هزار گزونه جفا می کند رقیب معلم ولی شعوری مسکین چه سان بروی تو آرد

شریف شیرازی ، خواجهگی :

خواجهگی شریف شیرازی به هند آمد و درگاه اکبر پادشاه تقرب بهم رسانید و در نظم و نثر قدرت بسیار داشت - اومی گوید :

تاریک باد کلبه شخصی که هر نفس بر آفتاب خنده ندارد چراغ او

فنا نهایت کردار حق پرستان است ولی بهشق تو این شیوه اولین قدم است

شریف کاشی :

شریف کاشی از شعرای خوش فکر و معاصران محتشم کاشی است - خان آرزو نوشته به هند دکن آمده - ازوست :

من آن پروانه می خواهم که سوزد
ازان آتش که پنهان است در سنگ

خزان مباح که بر برگ و بر چمن ریزی
بهار باش که شاخ گلی بیار آئی

راز این سینه به هر یار چسان گویم فاش
من که آهسته بخود گفتم و نقصان کردم

شراری ، عبدی بیگ همدانی :

شراری، عبدی بیگ همدانی، خواهرزادهٔ هلاک همدانی به هند آمد و چندی از
درگاه اکبری فیضها برداشت - آخر در زمرهٔ فقر در آمده سر بمستی کشید - خان آرزو
گوید ، با یران مراجعت نمود - این شرارها از آتش خانهٔ اوست :

غمگین نشود طبع گل از نالهٔ بلبل
فریاد گدا رونق بازار کریم است

عاشق آن نبود که ازده روزه هجر آید بجان
عاشق آن باشد که هجران را به هجران آورد

بر سر خوان محبت لقمهٔ دیگر نه شد
غیر پشت دست حسرت روزی دلدادگان

شکبیه، محمد رضا :

شکبیه (۱) محمد رضا بن خواجه عبدالله اصفهانی از نژاد خواجه عبدالله
امامی (۲) است که مولانا جامی احوالش در "نفحات الانس" می نویسد و او

۱- خزانهٔ عامره ، ص ۲۶۷ (ماخذ)

۲- "امامی خلف ارجمند خواجه امین الدین حسن باشد"، نتائج الافکار، ص ۳۷۱-

فرزند خواهر امین الدین حسن است که حافظ لسان‌الغیب او را یاد می فرماید
و می گوید :

برندی شهره شد حافظ پس از چندین ورع لیکن
چه غم دارم که در عالم امین الدین حسن دارم

شکیبی در سنه نهصد و شصت و چار متولد شد، برخی علوم در شیراز و نهدی در اصفهان تحصیل نمود و به اراده هند در کشتی بساحل بندر چیول رسید و از آنجا بقصد ملازمت خانانان که در آن اوقات در گجرات بود متوجه گجرات شد - اتفاقاً خانانان باگره آمده بود از گجرات باگره آمد و خانانان را ملازمت کرد و با او صهر ملک سند و دکن نمود و در سال هزار و شش از خانانان مفارقت گزید و در سررنج از توابع مالوا رسیده بیماری صمب کشید و نذر کرد که اگر صحت یابد خود را بزهارت حرمین محترمین رساند - باین نذر صحت دست داد و به جهت ایفای نذر سال هزار و دوازده هازم مکه شد و بعد نیل این سعادت در عرصه سه سال از راه بندر سورت به هند مراجعت کرد و در برهان پور خان خانان را در یافت و در سال هزار و هجده التماس گوشه نشینی نمود - خانانان برای او سیورغال جید و صدارت صوبه دهل از درگاه جهانگیری برگرفت و باین تقریب در دارالخلافت دهل به دلجمی می گذرانید، تا (۱) در سال هزار و بیست و سه جهان گذران را وداع کرد - میر الهی همدانی گوید :

روز یکه کشید کلمک تقدیر اله بر خاک شکیبی رقم طاب ثراه
گفت از بی تاریخ الهی ناگاه واویلا وا مصیبتا وا شوقاه

۸۱۰۲۳

صاحب مآثر رحیمی می نویسد که چون ملا شکیبی هزم زیارت بیت الله نمود خانانان هشتاد هزار روبیه برای سامان او بخشید - اتفاقاً بعد معاودت از حج

۱- "در سنه ثلث و عشر و الف (۸۱۰۱۳) در گذشت" - مقالات الشعرا ،
ص ۳۴۳ - تاریخ شفیق مبنی بر صحت است از حواله مآثر رحیمی مرقب مقالات الشعرا
صحت کرده -

گشتی ملا شکیبی تباهی شد و همه احوال بتاراج رفت - چون این خبر فواید کریم ابن
الکریم مسمول بمهدالرحیم مخاطب بخانخانان رسید دوازده هزار روپیه دیگر فرستاده
پیش خود طلبید. انتهی کلامه - شکیبی ساقی نامه بنام خانخانان در سلک نظم آورد
و ده هزار روپیه صلہ پر گرفت - این دو بیت ازان است :

بیا ساقی آن آب حیوان بده
ز سر چشمه خانخانان بده
سکندر طلب کرد لیکن نیافت
که در هند بود او به ظلمت شافت

ای خدا جنس مرا از غیب بازاری بده
می فروشم دل به دلداری خریداری بده

شبهای هجر را گذرانندیم و زنده ایم
مارا به سخت جانی خود این گمان نه بود

گر پرد مرغی ازان کو میرم از غیرت که باز
نامه درد که آورده است و مرغ روح کیست

نمی آید شکیبی ظاهرا آن سنگدل بیرون
که بوی نا امید از در و دیوار می آید

دوشینه ره نیافت شکیبی به بزم یار
بیچاره پیش مدعیان شرم سارشد

امشب ز سرگذشت شکیبی دلم بسوخت
می گفت و می گریست بخود داستان خویش

لایق مجلس نهم لیک از برای چشم زخم
شاخ خشکی نیز درکار است بستان ترا

شوقی ، میر محمد حسین :

شوقی (۱) ، میر محمد حسین از سادات ساوه و صاحب سخن با حلاوه است - به هند آمد و مشمول عنایت اعتماد الدوله طهرانی گردید و بعد چندی خدمت جهانگیر پادشاه لازم گرفت و بعلتی محبوس شد و بتوجه قاسم خان جوینی که ذکرش می آید رهائی یافت ، مدتی به او بسر برد ، آخر بایران برگشت و همانجا در گذشت - او می گوید :

با یار هم کلام لب بسته از بیانم
مانند بوی گلنچه گویای بی زبانم

در عشق هر کجا که بلندی است پست ماست
فیروزه حیابی گردون بدست ماست

نتوان مریده با چشم تو کردن آری
بتواضع گذرانند ز خود مستان را

شوکتی ، محمد ابراهیم اصفهانی :

شوکتی (۲) ، محمد ابراهیم اصفهانی ، دو مرتبه به هند آمد - کرت اول با ظفر خان برخورداره و متممی برداشته معاودت با اصفهان نمود - کرت ثانی درینجا

- ۱- بعد از مراجعت (از هند) بیلائی تزویج مبتلا و از فقر و پریشانی گرفتار بلا قصیده در پریشانی خود گفته آتش کده آذر ص ۴۲۶
- تذکره نصرآبادی، ص ۳۴۱ : ولد میر عزیزاقله ... میر محمد حسین نام داشت ... در اوائل جوانی بخدمت خواجه شعیب و زبیر بود -
- ۲- تذکره نصرآبادی، ص ۳۴۶ - آتش کده آذر، ص ۱۸۴ -

رسیده با راجپوت پسر عشق باصحت و اراده دیگر کرده ، پسر او راه نعل
رسالید - ازوست :

برخواست پی رقص و ز صد دل شده جان برد
تابی بکمر داد و دلم راز میان برد

بی سوز عشق گریه شکست آورد به دل
آب است سنگ کوزه آتش ندیده را

دهدی از دورم و دانسته نفاقل کردی
خوب کردی که ترا خوب تماشا کردم

ای فلک با این همه لطف این قدر بیداد چیست
شمع روشن کردن و دادن بدست باد چیست

شیخ ، شاه نظر :

شیخ ، شاه نظر (۱) از خانه زاد های خلیفه سلطان است - سفر بسیار کرده و
مدتی در هند بوده - گاهی فکر شعر می کرد - ازوست :

چرا با آتش سوزان نه سوختند مرا
بدست همچو نو کافر فروختند مرا

۱- از مشائخ قومه اصفهانست ، تولیت مزار فایض الانوار شاه رضا واقع
در محل مذکور بامشارالیه بود ... به هند رفت ، مدتی در آنجا به عیش مشغول بوده ،
با طالب کلیم و یاران دیگر هم صحبت بوده - بعد از مراجعت بخوش نفس نام
فاحشه عاشق شده ، بعد از صرف اسباب او را بمقد دایمی در آورده - در اواخر پریشان
شده از موقوفات امام زاده مداری می کرد ، تا فوت شد ، - تذکره نصر آبادی ، ص ۲۷۷-
آتش کده آذر ، ص ، ص ۱۸۲ - نتایج الافکار ، ص ۳۸۳ -

وقت مردن دامن قائل بدست آمد مرا
 آه بی وقت آرزوی دل بدست آمد مرا

ز قلم بنومی سخن می کتد
 که گوی مرا دپگری کتد است

یک جور را هزار دلیل آورد به عذر
 یارب که دل ربای کسی نکتد دان مباد

بان بے رحم خواهی گفت از بهر خدا قاصد
 که گاهی ای وفا بیگانه من هم آشنا بودم

دست من گیر که این دست همان است که من
 سالها در غم هجران تو بر سر زده ام

شهیدا قمی :

شهیدا قمی (۱) مرد درویشی بود از قم، باصفهان رسید و از آنجا به هند آمد و
 درین جا فوت شد - شعرش خال از درد نیست - او می گوید :

بر رویم از قفس در فیضی توان کشود من هم ز آشیان بامیدی پریده ام
 درین فصل گل هر چه داری به می ده مبادا که دیگر بهاری نیاید
 بسمل عشقم و در آرزوی زخم دگر نا در خانه قائل بطهیدن رفتم

شریف طالقانی ، ملا :

ملا شریف طالقانی به هند آمد و با اسلام خان مشهدی وزیر اعظم شاهجهان

ادشاه بصری برد - ازوست :

زاهد نخوری پاده که مستی دارد مستی دارد هر آنچه هستی داره

پستی بگزینی گز آبرو می خواهی هر جا آبی است بول پستی دارد

شاه محمد ، ملا :

ملا شاه محمد ولد شیخ حسن آمل ، قرابتی با طالب آمل داشت ، از پریشانی
لا علاج شده به هند آمد و با ابراهیم خان ولد علی مردان خان از امرای عالمگیری
پیوست و در سایهٔ عنایت او بسر می برد - خوش خیال است - او می گوید :

کی مشوش شوم از بی سرو سامانی ها زلف را جمع شود ناز پریشانی ها
چون سرانگشت حنا دیده بجای می ماند شمع را شعله به بزم توز حورانی ها

شاه محمد ، ملا :

ملا شاه محمد دارا بجزدی فاضلی مستعد بود و از هر علم آگاهی داشت. در عهد
عالمگیر پادشاه به هند آمد و مدتی درین جا بود - آخر بولایت برگشت و بعد چندی
در گلشت - تذکرهٔ موزونان عصر خود نوشته اما به نظر مولف نه رسیده - ازوست :

عصر ما چون باد بگلشت و نشان معلوم نیست
از سبک سیری پی این کاروان معلوم نیست

عاشق کجا و این همه طاقت در انتظار
یک شمع تا به صبح قیامت نمی رسد

شهرت ، شیخ حسین شیرازی :

شهرت (۱) شیخ حسین شیرازی ، آبا و اجداد او از مردم اعراب بوده اند ،
توله او در بلدةٔ شیراز بوقوع آمده و دران شهر نشو و نما یافته تحصیل علوم متعارفه
کرد و بمنم طبابت توجه تام نمود و دران فن علم تفوق افراشت و از ولایت ایران
به هند آمد و نخست در سرکار محمد اعظم شاه بن عالمگیر پادشاه بصفهٔ طبابت ملازم

گردید و در عصر شاه عالم بهادر شاه معزز و مکرم می زیست و در عهد محمد فرخ سیر
بخطاب حکیم الملک سرافرازی یافت و در زمان فردوس آرامگاه محمد شاه بزمهارت
بیت الله رفت و بعد احراز این سعادت بدرگاه خلافت مراجعت نمود و به منصب
چار هزاری بلند پایه گشت و در جهان آباد ماه ذی الحجه سنه تسع و اربعین و مائه و
الف (۱۱۴۹) بمالم بقا بخرامید - مهر آزاد بلگرامی می فرماید :

بی نظیر زمانه شیخ حسین گوی معنی ز نکته سنجان برد

هائقی از برای رحلت او سال تاریخ گفت "شهرت مرد"

۱۱۴۹

ساحب دیوان است ، او می گوید :

اگر نه درد کسی می شود دواي کسی چرا شکست کسی فتح شد برای کسی

خاک آدم شد و مسجود ملا یک گردید کس ندیده است چنین پستی و بالادستی

سلسله ز آلودگی دولت دنیا ست عزیز این ملمع چو ازر دور شود مس گردد

حرف الصاد

صادق حلوانی سمرقندی:

مولانا صادق حلوانی سمرقندی از اولاد شمس الائمه حلوانی است لهذا
بحلوانی شهرت یافت. علم از مولانا احمد جندی آموخت و زمانی در وطن خود بتدریس
پرداخت و به اراده بیت الله از راه دریای هند به هند آمد و در سائیه عنایت بیرم خان
وکول مطلق اکبر پادشاه جا گرفت - و مدتی در لاهور هنگامه دوس گرم داشت -
بعده بحرین مکرمین شتافت و پس از ادراک این سعادت دوباره به هند آمد و به
منصب معلمی خان اعظم میرزا غریز کوکه اکبر پادشاه قیام نمود، سپس اراده مراجعت
به سمرقند کرد و در کابل که بر سر راه است میرزا حکیم برادر علانی اکبر پادشاه
و ناظم کابل بقصد تعلیم او را نگاه داشت و رفته رفته رابقی و فایق مهمات سرکار میرزا شد -
انجام کار به سمرقند مراجعت نمود و در انجا بافاده و افاضه مشغولی داشت ، تا
در گذشت - او حلوانی سخن می فروشد :

دلگم شد و نمی دهم کس نشان یار
در خنده است لعل تو دارم گمان یار

سہی سروی کہ پروردم درون چشم خون بارش
بچشم خویش می بینم کنون با هر غم و غارش

صبحی :

صبحی (۱) از طائفہ چفتا است - بسیار بے قید لایالی بود - در بخارا و عربستان بہ تحصیل علم پرداخت و سر و پا برهنہ سیاحت مالک بسیار کرد و در آگرہ ستہ اثنین و سہمین و تسماتہ پیمانہٴ حیثت لہریز گردید - ازوست :

بی حجابانہ درآ از در کاشانہ ما
کہ کسے نیست بجز درد تو در خانہ ما

ضعف غالب شد و از نالہ فروماند دام
دگر از حال من اورا کہ خیر خواهد کرد

عاشق نہ شدی محنت ہجران نہ شیدی
کس پیش تو غم نامہ ہجران چہ کشاید

صفی شیرازی، شیخ محمد :

صفی شیرازی شیخ محمد نام داشت، در فن سیاق طاق بود - از وطن خود بہ دکن آمد و ہمین جا در ستہ اربع و سہمین و تسماتہ در گلشت - ازوست :

رخسار تو مصحفی است بی سہو و غلط
کش کلک قضا نوشتہ از مشک فقط

چشم و دهن آه و وقف ابرو مد
 مژگان اهراب و حال و خط حرف و نقط

صالحی هروی :

صالحی هروی ، خوشنویس و منشی و از اولاد خواجه نظام الملک وزیر بود و در درگاه اکبری به منصب انشا قیام داشت - بعد چندی به هرات معاودت نمود - طبع نظمی داشت - ارمی گوید -

ماشقی ماهه در دست چه هجران چه وصال
 خسرو از عشق جدا ناله و فرهاد جدا

چو سگان بر آستان تو ازان گرفته ام جا
 که رقیب در نیاید به بهانه گدائی

صادقی :

صادقی ، اصلش از هرات است و مولدش قندهار - به هند آمد و در سلطنت
 مادحان اکبر پادشاه انتظام یافت - ازوست :
 دل مجروح را پروای تن نیست شهید عشق محتاج کفن نیست

صبوری ، کمال الدین حسین همدانی :

صبوری ، کمال الدین حسین همدانی ، در عهد اکبری به هند آمد و با خان زمان
 سلطان تخلص که گداخت بمر می برد - روز قتل خان زمان نیم جانی یافته به کنار
 کشید - ازوست :

سپردم جان من بے صبر دل از داغ هجرانش
 چه درد است این که غیر از جان سپردن نیست درمانش

در برقبای آل و پیکنه جام لاله گون
خون در درون غنچه به این رنگ می کند

صافی کاشانی :

صافی کاشانی ، در وطن خود گرفتار افلاس بود - حب جاه او را در عهد
اکبری به هند کشید و هنوز در لاهور بار اقامت نکشاده بود که مقرض اجل رفته طول
امل او را منقطع ساخت - او می گوید :

سوی آن بخره مبین دیده که مالیم و دل
زا نگه می کنی آن هم نه تو داری و نه من

صادق ، میرزا :

میرزا صادق اردوبادی ، بولایت دکن آمد و از مرفوض شاه منصب و جاگزیافت
و در قضیه غریب کشی مقتول گردید - او می گوید :

شوخی که بسادگی او کردم صبر اکنون خطش از غبار دارد سر جبر
از محطش اگر فزون بسوزم چه عجب سوزنده تراست آفتاب از ته ابر

صرفی ساوجی :

صرفی (۱) ساوجی از شاگردان ملا محتشم کاشی بود و در شعر و تاریخ
سلیقه خوبی داشت - اول دکن آمد و با میرزا نظام الدین احمد از ملازمان اکبری
بسر می برد ، بعد ازان به لاهور شتافت و درویشانه روزگار می گذرانید و چون
ملک الشعرا شیخ فیضی از درگاه اکبری به سفارت دکن مامور گردید همراه او به
دکن آمد و ازین جا عازم حرمین شریفین شد و بعد تحصیل این دولت بدمبار خود
مراجعت نمود - ازوست :

۱- " اسمش صلاح الدین گویند نسبتی بنخواجه سلمان داشته و از
تلامذۀ مولانا محتشم کاشی بود " - آتش کده ، آذر ، ص ۲۲۶ -

گل فروش ما که خواهد گل ببازار آورد
باید اول تاب غوغای خریدار آورد

زدی صد زخم حالا میل بسمل کردنم داری
اگر باشد حیات از عهدۀ این هم برون آیم

غصه کز مرگ دشمن دارم این است
که ترسم در زخم او مرده باشد

چه نیکو در نظر آن زلف مشک آلود می آید
شوم قربان آن آتش کز او این دود می آید

ای دعا دستی بر آور، ای اثر کاری بکن
حاجتی دارم بدرگاه کسی رو کرده ام

صالحا اردستانی :

صالحا اردستانی از دیار خود بولایت دکن آمد - درین جا بسمی در :
اومی گویند :

خوش آن ره رو که ره تنها سپارد که تنهایی پس افتادن ندارد

صبحی بروجردی :

صبحی بروجردی، جوانی بود فهیم و ذکی در سال هزار و بیست به هند آمد و
دامن دولت ظفر خان پسر زین خان بدست آورد - از انقباس صبحی است :

اگر ایمان من ای هم نفس آن زلف مشکین است
محبت پیشه ام غمگین مشو آئین من این است

محبت کام بخشد ورنه کی گردون بے فرمان
بمصر آرد زیکسو یوسف و یکسو زلیخا را

سحاب از گریه فارغ گشت صبحی عزیز تا با تو
 بآب دیده گرد از رخ بشویم کوه و صحرا را

صبری ، غضنفر :

صبری غضنفر ، مردی در آغاز جوانی شوق سخن پیدا کرد - مزاجی ناساز
 داشت و بسیار بر خود می چید - سیاحت هندوستان قرار واقعی نمود، آخر ملازم
 جهانگیر پادشاه شد و روزگار خوش می گذرانید - او می سراید :

خوش بمن بنمود آن پیراهن نیل ز دور همچو آب صافی از دور چشم تشنه را

صالح ، میرزا :

میرزا صالح (۱) ، نسبش به سه واسطه به صدرالدین طیب اصفهانی می
 رسد که از مشاهیر حکما و علما عصر بود و نزد سلاطین عهد تقرب داشت - میرزا
 صالح به هند آمد و در سلک نوکران جهانگیر و شاهجهان پادشاه منتظم گشت و
 هژدهم شوال سنه ثلاث و اربعین و الف رحلت کرد - میرزا صادق مولف تاریخ
 صبح صادق پسر اوست - میرزا صالح گوید :

موج اشکم چون بغل بکشاد جیحون گفت بس

چون بنمود پیچیدم از اندیشه گردون گفت بس

جاندهندش بصدر بزم حریفان

تا نه بری سر به تیغ تیز کدو را

صلحی :

صلحی ، ولات زا و معاصر تقی اوحدی است - بهند آمد و در مالوه
 وفات یافت - او می گوید :

گفتیم که صلی ز غلامان قدیم است زد خنده که خوب است ول قابل مانیست

صیدی طهرانی ، میر :

میر صیدی طهرانی (۱) صیاد وحشیان خیال است و بدام آور فراوان غزال از اصفهان به هند آمد و پنجم ربیع الاول سال هزار و شصت و پنج بملازمت شاه جهان پادشاه فایز گردید و قصیده که در مدح سلطان به نظم آورده بود معروف داشت و هزار روپیه صلہ بر گرفت ، مطلعش این است :

زهی جهان خدا را سپهر فضل و کرم
 بزیر سایه قدر تو نیر اعظم
 سرخوش گوید روزی میر صیدی بر لب جوی طرح صفیافت الذاخه بود و
 پاران صاحب سخن نشسته تماشا می کردند ، این مطلع از طبعش سرزد :
 ازین خود کام پاران رنگ الفت می پرد مارا
 که بهر صید ماهی خشک می خواهند دریا را

حاضران محظوظ شدند و غلغله تحسین بلند شد - قضا را ماهی کلان از جو برجست و پیش میر افتاد - میر آن را صلہ شمر شمر - انتہای کلامه - میر مثنوی دارد در تعریف کشمیر ، ازان است در سموبت راه کشمیر :

ز بهم جان درو صد جا زیاده
 شود از باد بوی گل پیاده

هر که خواهد نظر بد به جمال تو کند
 آن قدر عمر نیابد که خیال تو کند

۱- خزانه حامره ، ص ۲۹۳ (ماخذ) - آتش کده آذر ، ص ۲۱۹ -
 "آخر الامر آخر مانه حادی عمر (۱۱۰۰ هـ) بدار خموشان گرائید" - نتایج الافکار ،

چو خنچه که به گلشن شکفته باشد فرد
ز گل رخان به تو دارد نظر بهار امروز

هر چه می گویم ازان نام تو باشد مطلب
که مرا تنهی غری' تو ممائی کرد

صورت دیوار هم در عالم خود زنده است
هر کسی را جامه هستی برنگی داده اند

صدی ابی وری، عبدالرحیم :

صدی ابی وردی، عبدالرحیم نام داشت - در عهد جهانگیری بهند آمد و با
اسلام خان مشهدی ناظم بنگاله در بنگاله بسر می برد و در شعر و خط دستی درست
داشت - او می گوید :

پهچش زلف تو در دام کشد عنقارا مژه تیر تو بر سیخ زند دل ها را
وحشانش همه از چشمه دل آب بخورند جگر شیر بود آهو این صحرا را

صالح، میرزا :

میرزا صالح، از سادات یزدجرد است - وزارت آنجا داشت - بعد از عزل
به مکه معظمه رفت و پس از مراجعت به سبب قابلیت که داشت حسین پادشاه رومی
او را در بصره نگاه داشت و بانفاق او به هند آمد و در نوکران شاهجهان پادشاه،
انتظام یافت - ازوست :

با تملق کی تواند زاهد از دنیا گذشت
آب چون کشتی خورد نتواند از دریا گذشت

صلاتی، حسن بیگ اسفراینی :

صلاتی، حسن بیگ اسفراینی، نقی اوحدی گوید، از جمله شاعران مرصه وجود
است، در سه هزار و پنجاه او را در هند دیدم - انتظم - او صلا پر مانده سخن می دهد :

آن شعله که موسی ز دل طور نظر کرد
 از تو آزرده درون است دل محزولم
 درهوزه کشان از پر پروانه گرفتم
 دست بر من نه نمی آبله پرخونم

صفا اصفهانی ، آقا :

آقا صفا اصفهانی ، طبع صافی و از تصوف بهره وافی داشت ، به هند آمد و چندی
 پشت پر زخارف دنیوی زده آزادانه زندگانی کرد - اینای زمان تکلیف داده او را
 از آن حالت بر آوردند - ایامی با آصف خان جعفر محشور ماند - سپس دامن دولت
 مهابت خان گرفت از وست :

نصیب کس نه شود اینی دل که من دارم
 ز دل مهوس که در دیده هم سخن دارم
 خار در پشت مرا انگشت من خم شود از بار منت پشت من
 همنی کوتا نخارم پشت خود وارهم از منت انگشت خود

صبحی همدانی :

صبحی همدانی به هند آمده با مهابت خان بصری برد ، آخر ازو مقوم شده گریخت و
 بدرگاه شاه جهان پادشاه پناه جست ، تا آنکه در فتنه خان جهان لودی در سال هزار و
 چهل بردست افواج شاه جهانی بقتل رسید کشته شد - خواجه عتایت اده منشی در
 حق او گوید :

خورد چربی و مالک دست بر سر
 چو شمع آویخته هر موی صبحی
 ملا صبحی گوید :

هر طرف می نگریم شعله عالم سوزی
 آنکه دل را نه کند داغ کدام است اینجا

صبحی بیگ اصفهانی :

صبحی بیگ اصفهانی ، بهند آمد و مدتی سیر اینجا کرده مراجعت نمود - او می سراید :
 گر کشد قاتل من چشم ببندید مرا
 زانکه یک دیدن او قیمت صد جان باشد

صابر ، میر :

میر صابر از سادات زواره است ، در عهد جهانگیری به هند آمد ، در سلک پند های

خلافت مسلک گردید و مدت ها بواقعه نویسی و دیوانی صوبه گجرات و بعد ازان بواقعه نویسی کل صوبه جات دکن قیام داشت - تامل اختیار نه کرد و مجردانه بشعوب و نیک نامی عمر بسر آورد و در سه اربع و ستین و الف رخت هستی بو بست - و اوست که استخوان عرفی شهرازی را در سه سیح و عشرین و الف از لاهور نجف اشرف رسانید -
 ذکری در ترجمه عرفی مفصل خواهد آمد - رباعی اکثر می گفت و رباعیات بسیار ازو بظن رسیده ازان جمله است :

چشمی بجهان و باغ و راغش کردیم گوشی به نوای کبک و زافش کردیم
 دهیم که با ما سر ناسازی داشت ما نیز نساختم و داغش کردیم

صایر شیرازی :

صایر شیرازی (۱) مشهور بدنبه از اوساط الناس بود و در ترتیب صوت و عمل نظیر نداشت - به هند آمده قوت شد ، از وست :

دست و پا افشاندم در زیر تیغ از بیم نیست وقت آزادی ازین دام است بای میزنم
 ز شهر سره تا بازار چشمش بسی پیموده ام یک میل راه است

صامت ، حاجی صادق اصفهانی :

صامت حاجی صادق اصفهانی (۲) شاعر نازک خیال عظیم المثال است - در عهد عالمگیر پادشاه برسم تجارت به هند آمد و بایران برگشت و تاب صدمه آن ولایت نهاروده باز به هند رسید و پانزده سال گذرانید و نظر بحب الوطن باز مراجعت نمود تا در گذشت - او مهر صمت از دهن می کشاید :

ز اهک و آه من این چرخ بی بنیاد می گردد گهی این آسیا از آب و گاهی باد می گردد
 شگفتن آنچه بے رنگ و بو را می کند رسوا همان بهتر که دست بے کرم در آستین باشد
 کی دلش طاقت بیتابی بلبل دارد زانکه از خواب کند خنده گل بیدارش
 از چاکهای سینه من در تعجبی معلوم شد که آن مشرعه ها را ندیده

اگر جان مطلب است این جان و گردل مطلب است این دل
 بمژگان می زنی حرفی نمی فهمم چه می گوئی

۱- تذکره نصرآبادی ، ص ۲۲۵ -

۲- "در اواخر ماهه حادی عشر درگذشت" - نتایج الافکار ، ص ۲۲۱ -

کلمات الصرا ، ص ۶۸ -

صالح بیگ :

صالح بیگ (۱) ولد میرزا مومن بیگ برادر ساکت است که گلشت ، به هند آمد با برادر خود بر خورد بعد مدتی از راه دریا قصد ولایت کرد و کشتی او مدتی نباهی ماند و بعد هفت هفت ماه قرین سلامت داخل بندر عباسی شد و از آنجا به اصفهان رفت - این رباهی در نباهی شدن کشتی گفته :

هارب برهان ز شرابن همانم	وز کشتی ناخدا و ملاحانم
نومی ز دپوسه خاطر م رنجیده	گر حور دهد دو پوسه من نستانم

دپوسه بفتح دال مهمله و ضم بای موحده بزبان هندی نام جائی در کشتی ناظم قصد نومی از تجسس کرده -

صائب ، میرزا محمد علی تبریزی :

میرزا صائب (۲) محمد علی تبریزی از فحول شعراست و ستادید فصحا ، پدرش از کدخداهان تبارزه عباس آباد اصفهان بود - میرزا همان جا متولد شد و نشو و نما کرد و در ایام شباب توفیق زهارت حرمین محترمین یافت و بایران دیار برگشت ، درین باب گوید :

فوالحمد که بعد از سفر حج صائب عهد خود تازه بسلطان خراسان کردم و در عهد جهانگیری قصد هند کرد ، چون به کابل که بر سر راه است رسید ظفر خان ناظم کابل بدلقوی او را نزد خود نگاه داشت و لوازم قدر شناسی بتقدیم رساند - بعد عزل ظفر خان از حکومت کابل همراه او به هند آمد و چون صاحبقران ثانی

- ۱- تذکره نصرآبادی ، ص ۱۳۳ -
- ۲- تذکره نصرآبادی ، ص ۲۱۷ -
- خزانة عامه ، ص ۲۸۷ -
- مرآة الخیال ، ص ۸۸ -
- آتش کده اذر ، ص ۳۴ -
- نتائج الافکار ، ص ۴۰۸ -
- کلمات الشعرا ، ص ۶۲ -

شاهجهاد در سنه تسع و ثلاثین و الف جانب دکن الکجانی نمود ، میرزا با ظفر خان
 در موکب سلطانی بدکن رسید و در ایام اقامت برهانپور پدر میرزا خود را از اصفهان
 با گره رسانید تا او را بوطن اصل برد - میرزا خبر قدوم پدر شنیده قصیده در مدح
 عزیز ابوالحسن پدر ظفر خان و ظفر خان مشغول بر درخواست رخصت گشته از نظر
 گذرانید - اتفاقاً موکب سلطانی منقریب از دکن لوائی معاودت به هند افرانجت و بعد
 وصول هند ظفر خان را هجدهم محرم سنه اثنین و اربعین و الف بحکومت کشمیر
 رخصت گرفته به اصفهان رفت و تا آخر ایام حیات نزد سلاطین مشغول به فرین اکرام و
 احترام می زیست و در سنه ثمانین و الف بعالم بقا خرامید - مخفی نماید که از
 آغاز ظهور سخن تا زمان حال در هر عصر موزونان بیش از حصر در عرصه وجود
 خرامیدند و داد فصاحت و بلاغت باقصی الغایت دادند ، احاطه اقسام مطالب و
 استیفا انواع مقاصد آن قدر که میرزا صائب بظهور رسانید هیچ سخنور را دست نداده
 و این معنی بر ماهران فن معرا از نقاب و روشن تر از آفتاب است و لیلیا میر آزاد ،
 خواجه حارثه می فرمایند که اگر او را رابع رسل ثلاثه شعرا گویند بجا است - کلیات (۱)
 میرزا صائب قریب بصد هزار بیت بخط ولایت و جدول طلائی بنده شفیق مولف این
 سنحیفه باشتیاق تمام بمعرض ایتباع آورد - انتخاب اشعار میرزا از کلیات عمری
 میفرماید ، این چند بیت بنا بر التزام سمت تحریر می یابد :

بر دست خویش بوسه زند باغبان ما
 اگر ز ما نستانند چشم گریان را
 آن که بر تربت ما ریخت گل و ربحان را
 تنها کنی آباد همین خانه زین را
 بحق خنده گل کز جبین گره بکشا
 از مروت نیست زین گلشن بدر کردن مرا
 چو بیماری که گرداند زتاب درد بالین را
 آرزوی هر دو عالم را ازو یکجا طلب
 که گرد بام و در او نمی توانم گشت
 آب تیغ تو هم ای کان ملاحظت شورا است
 هزار بار به از التفات مشترک است

رفگین تر از حناست بهار و خزان ما
 به ما حرارت دوزخ چه می تواند کرد
 کاش یک بار بسر منزل ما می آید
 آخر که ترا گفت که از خانه خرابان
 میان اگر نه کنی باز اختیار از تست
 بال من در گرد سر گردیدن گل ریخته است
 دام هر لحظه از داغی بداغ دیگر آویزد
 اهل همت را مکرر درد سر دادن خطاست
 مرا ز بی پروایی غمی که هست این است
 ساخت هر زخم تولب تشنه زخم دگرم
 تلافی که بحال کسی بود مخصوص

بار فضل خود بدوشی دیگران نتوان گذاشت
 شکسته دل نتوان کرد خورد سالان را
 در نگر اثر باش که جز آینه امروز
 زلفار زما بار بخونید که چون سرو
 سبیل کاری است بفتراک سرما بستن
 فلان که کوهکن ساده دل نمی داند
 زبان شکسته من چشم خورن نشان من است
 در انجمن وصل شکایت مزه دارد
 درین دو هفته که سیمان این چمن شده
 من دیوانه راسرگشته دارد این طمع صائب
 دیوان عاشقان بقیامت نمی کشد
 بسیار ره مده دل عشاق را مهاد
 کیم من تا زخم در دامن گل دست گستاخی
 مرا ز روز قیامت غمی که هست اینست
 ناز گردان ورق حسن بانصاف آمد
 گل گونه خجالت روح است روز حشر
 ناله و خنده این باغ بهم پیچیده است
 نسبت بیدان در چه شمارند نکویان
 ناگستان را نهال قامتش آباد کرد
 یکبار سر بر آرز جیب قبای ناز
 بی طلسمی نگر که پریزاد تیر او
 نیم خارج ازین بستان سرا هر چند هم ناکم
 گفتگوی توبه می ریزد نمک در ساغر
 گرمی نمی ستانی ای زاهد ریائی
 بطل بهترند سخای که با آوازه بود
 بهزت مردن از بی احتیاری زیستن خوش تر
 محجالت می کشم از نامهای بی جواب خود
 جای نمی روی که دل بد گمان من
 تا چند بموی دلم آو یخته باشد
 ترا چه غم که شب من دراز می گذرد

در میان عشق بازان کوهکن مردانه وقت
 و گرنه شهر به دیوانه تو زندان است
 شمی بسر خاک سکنه رفتوان یافت
 از باغ جهان حاصل ما دست دعای است
 صید را زنده گرفتن هنر صیاد است
 که راه در دل خوبان بزور نتوان یافت
 چو طفل بسته زبان گریه ترجمان من است
 در دامن گل گریه شبنم نسکین است
 بخنده لب بکشا روزگارگی چمن است
 که گیرم چون فلاخن در پهل یکبار سنگش را
 ایام خط تلانی بیداد می کند
 زلف ترا گرانی دل بی شکن کند
 مرا این بس که خاری زین چمن در پای من باشد
 که روی مردم عالم دو بار باید دید
 یارب آن خط دلایز چه مضمون دارد
 خونی که زیب دامن قائل نمی شود
 فتنه در وقت شگفتن بصدای می آید
 دریا چه قدر آب گهر داشته باشد
 باغبان چندین گلستان سرورا آزاد کرد
 دست مرا ببین به گریبان چه می کند
 از دل چنان گزشت که دل را خیرنه شد
 اگر هم خنده گل فیتتم هم گریه ناکم
 پنه بردار از سر مینا و در گوشم گذار
 بستان ز چشم ساقی پیمانته خدائی
 تیرگی به ز چراهیست که فریاد کند
 چراغ روز را پروای از کشتن نمی باشد
 که بار خاطر آن ریخته دیوار می گردد
 تا باز گشتن توبه صد جا نمی رود
 واپس ده اگر زلف تو در کار ندارد
 که روزگار تو در خواب ناز می گذرد

سزای من که به بیگانه آشنا شده ام
 از پائی خم ترا به گامتان که می برد
 خوابی است که در سایه دیوار تو باشد
 از مروت نیست گرد سر نگر داندن مرا
 که این صدا به قنات بلند خواهد شد
 مارا چه کند آنکه ترا دشته باشد
 دل عشاق محال است که بی غم باشد
 آن قدر نیست که گل بر سردستار زنیم
 که اسیران تو از داغ همای گیریند
 چینی که حق زلف بود بر جبین من
 ما دل شکسته ایم و تو هم دل شکسته
 با صد دل شکسته صنوبر چه می کند
 بر هر زمین که سرو تو یک بار بگذرد
 شرم کرم اگر نگذارد کریم را
 که آخر می شود چندان که یک تسبیح گردانی
 اگر مارا نخوانی نامه ما خواندنی دارد

بیک چشم نواز شیوه وفا شده ام
 بوی شراب غایم و این گل دو حفه است
 خوابی که به از دولت بیدار توان گفت
 ای که چون سنگ فلاخن دورم از خود می کنی
 شکست شیشه دل را مگر صدائی نیست
 دل پسر تو مشکل سر ما داشته باشد
 خانه اهل کرم نیست ز مهمان خال
 عدت آمدن و رفتن ایام بهار
 آن قدر رنگه زوان نیست درین قضا آباد
 انصاف نیست آیه رحمت شود عذاب
 ای زلف پاره این قدر از ما کناره چیست
 یک دل بجان رساند من هر دمنه را
 تا حفر جای سبزه بر آید زبان شکر
 گرد خیانت از رخ سائل که می برد
 همه زلفهار دل بر سبکت صد ساله دنیا
 به گل یک بار نتوان زد در امید واری را

صادق نوی سرکائی ، میرزا :

میرزا صادق نوی سرکائی مدتی در اصفهان به تحصیل علم مشغول بود . روزگار
 با او ناساخت ناچار در عهد عالمگیر پادشاه به هند آمد و بوظیفه موظف گشت . از وقت
 از پس که بدل تیر تو لذت اثر آمد
 چرخ سینا عشرتی بنیاد نتوانست کرد
 رحم می آید مرا بر بلبل این بوستان
 تیری که خطا گشت مرا در جگر آمد
 این همه گره دید و بکدل شاد نخواست کرد
 کز نزاکت های گل فریاد نتوانست کرد

صافی کازرونی :

صافی کازرونی الاصل است - در شهر از بسیار بوده - لهندا به شیرازی
 شهرت یافت - از ولایت به هند آمد و با جعفر خان وزیر عالمگیر پادشاه می گذرانند -

در شعر سلیقه^۱ درست دارد ازوست :
 عشق می شوای ز اهل دود می باید شدن
 روکش خود همچو رنگ زرد می باید شدن

حرف الضاد

ضمیمه تقی حلوانی :

ضمیمه تقی حلوانی (۱) از ولایت زابان است - شهر یں کلام بود (۲) میرصدی
 در حق او گوید :

شمر تو آن روز که دیوان شود کاغذ حلوا چه فراوان شود
 از ولایت به هند آمد و سرمایه بهم رسانده بایران مراجعت کرد اما هنوز دم
 راست نه کرده بود که پیک اجلش در رسید - این حلوا از دوکان اوست :
 پرواز ما به بال و پر اضطراب شد چون دل طپید بال کبوتر بهم رسید
 بی ستون را چون در خیبر بزور تیشه کند عشق رنگ حیدری بر بازوی فرهاد بست

ضیا قزوینی :

ضیا قزوینی (۳) از کمالات فی الجمله بهره داشت اما طالعش بسیار ضعیف
 افتاده بود - در عهد شاه سلیمان به ضابطه نویسی نامور شد و بعده
 مستوفی موقوفات ممالک محروسه گردید و در هیچ منصب روی افتاده ندید آخر از استمفا
 معزول شد ناچار خود با فرزندان رخت سفر به هند کشید و دریں جا می گذرانید
 تا در گذشت - از اشعار اوست :
 من کیستم ز هجر تو از کار رفته^۲ خورشید صر بر سر دیوار رفته^۳

۱ - خزانه^۱ عامره ، ص ۲۹ -

۲ - تذکره^۲ نصرآبادی ، ص ۴۱۹ -

میرصدی در باب او گفته بود :

شمر تو آن روز که دیوان شود

کاغذ حلوا چه فراوان شود

۳ - تذکره^۳ نصرآبادی ، ص ۸۸ -

با غیر در بهجت برین دل شکسته چون طفل با ادیب به گزار رفت
در زندگی صدارت من هیچ کس نه کرد این مرحمت حواله سنگ مزار شد

شاه الدین یوسف :

شاه الدین یوسف ولد ملا جامی تبریزی طبع لطیف داشت - در عهد شاهجهان
پادشاه به هند آمد و با مقیم خان ابهری دیوان بنگاله در بنگاله بسر می برد - چون
اعظم خان ناظم بنگاله شد ، در عهد او ببلده پشته رفت - او می گوید :
باز ام شب طرفه شوری با من دیوانه بود دل یکی آتش پرست و سینه آتش خانه بود

حرف الطاهر

طاهر ، شاه :

شاه طاهر (۱) از سادات خواننده سلطانیه است - تحصیل علم از شمس الدین
حصری نمود و در فضائل ممتاز اقران برآمد و بدرگاه شاه اسماعیل ماضی تقرب
عظمی بهم رساند - میر جمال الدین اسفراآبادی از راه رشک او را متهم بمذهب اسماعیلیه
نمود - لاعلاج مجال اقامت دران دیار ندیده جانب دکن خرامید و بدرگاه برهان
نظام شاه عروج عظیم پیدا کرد - اتفاقاً عبدالقادر پسر نظام شاه را مرضی صعب عارض
شد و نوبت از دوا گزشت - شاه طاهر پیداشاه گفت اگر نیت کنید که بعد شفا
فوزنه مذهب اثنا عشریه اختیار کنم هر آئینه شفا دست می دهد - نظام شاه قبول کرد -
چون حال عبدالقادر نهایت تنگ بود شاه طاهر بخانه آمده از جراتی که کرد نادم
گشته مترصد فرار نشست - اتفاقاً پسر شفا یافت و نظام شاه در اتباع او مذهب

۱ - تاریخ فوت شاه اسماعیل (عادل شاه اول) شاه طاهر دکنی گفته :

شاهجهان کرد جهان را وداع (۵۹۳۰)

ملا سهرتی هم دران معنی گوید :

شاه و شاه و شاه می گفتند بهر ماتمش من همان الفاظ را تاریخ فوتش یافتم

(خزانه عامه - آتش کده - نصرآبادی)

“ آخر کار در سنه ۹۵۴ اربع و خمسين و نبع مانه به سفر دار آخرت پرداخت ”

(نتایج الافکار ، ص ۲۳۷)

اثنای مشرقه اظهار کردند. شاه طاهر با وجود کثرت مشاغل و ضیق وقت بمباحثه علم و تصنیف کتب همت مصروف می داشت. از تصانیف اوست: حاشیه تفسیر بیضاوی و شرح جغریه و شرح تهذیب اصول و حاشیه بر التهیات شفا و رساله مصفا و غیر ذلک. در نظم سخن هم قدرت عالی داشت. انتقال او در سال نهم و پنجاه و نود بوغروح آمد. اولاد او در او رنگ آباد دکن هستند و معظمان شاه طاهر که در حلب و فوایح آن می باشد زر نقر بنام او جمع می کنند و بعد هر دو سه سالی با اولاد او در دکن می فرستند. شاه طاهر می گوید: بیرون میا که شهره ایام می شوی ما کشته می شویم و تو بدنام می شوی جلوه زلف شاهدهی برد دل رمیده را پی بکجا برد کسی مرغ به شب پریده را و چه شود اگر شبی بر لب من نمی لپی تا یلب تو بسپرم جان بلب رسیده را

طارمی، ملا علی:

طارمی، ملا هل محدث از طارم است لهذا طارمی تخلص کرد. عمرها در هند و کابل بسر برد و به عربستان رفته نه سال در اماکن شریفه کسب علوم نمود و استاد عالی حاصل کرد باز به هند برگشت و در خدمت همایون پادشاه معزز و مکرم می زیست و در سه احدی و ثمانین و تسعمائة دو بلده آگره دامن از گرد هستی افشاند. طبع موزون داشت. او می فرماید:

آن خاک ز پس افزیده شد از داغ هجرانم رود بیرون چو گرد از جامه گردانم برافشانم
در همان مردمان چون نیست مارا اعتبار همچو اشک خویشتم می خواهم از مردم کنار

طارمی، میر دوست:

طارمی، میر دوست او هم طارمی تخلص می کرد چنانچه صاحب هفت اقلیم گفته، اختیار این تخلص ظاهرا از جهت غلبه حب الوطن است و الا تخلصات دو عالم کم نیست که دو شخص از شهر واحد یک تخلص اختیار کنند. از ولایت به هند آمد و مصاحب همایون پادشاه شد. پادشاه او را افسار دوست می داشت و این بیت در حق او انشا کرد: آنکه مغزش زیاده است از پوست یار دهرین ماست باها دوست میر دوست گوید:

چاک ماکز دست عشقت در گریبان من است هر طرف با هست کز جانان سوی جان من است

طریق سلوچی :

طریق سلوچی به هند آمد و مدت پانزده سال در ملازمت اکبر پادشاه بکمرانی گزرانید - مرد خوش طبع هزال بود و بزور هزل اکثری از شاعران درگاه را پیش می کشید - آخر از همه درگذشت و بزیارت بیت الله رفت و در آن زمین مقدس تا صبح قیامت خوابید - ازوست :

نمی توان نفسی بی تو در جهان بودن چرا که جان و بی جان نمی تواند بود
من سگ آنم که پا در دامن هست کشد نی بکس منت نهی از کسی منت کشد
گفتی که زار می کشمت گرد من مگرد گرد تو گردم از سخن خویشتن مگرد
آه ولو پلا که هدردی در پی عالم نماند درد منعی بود مجنون در جهان آنهم نماند

طیب ، شاه :

شاه طیب (۱) از سادات نجف اشرف بود و با مذاق صوفیه آشنائی داشت - در عهد سلیمان صفوی از ولایت برآمده به هند رسید و در آگره از جهان فانی درگذشت - ازوست :

زان پیشو کز آدم و عالم نشان نبود خاکم به پیش تیر محبت نشانه بود
نگویمت که خدا کرد و آدمی لیکن ز خود کسی که برون رفت هرچه دانی شد

طالب اصفهانی ، بابا :

بابا طالب اصفهانی بدایت حال در لباس درویشی از دیار خود به کشمیر آمد و قریب بیست سال در آنجا رنگ اقامت ریخت - چون اکبر پادشاه کشمیر را گرفت در ملازمت سلطانی رسیده نوکری اختیار کرد و بسفارت حاکم تبت مامور شد و ازان سفر باز آمده رساله در عجائب و غرائب آن دیار نوشته به شیخ ابوالفضل داد و او داخل

۱- میرزا عبدالباقی ... از سادات موسوی است ... مدتی به تقریب طبابت در سرکار نادر شاه مامور و سرفراز بود - آخرالامر ازان اعراض نموده و در ۱۱۶۷ هجری اثنین و سبعین و مائه و الف جاده آخرت پیمود -
فوائد الافکار ، ص ۲۲۲

اکبر نامه ساخت و عهد جهانگیری نیز از جمله ملازمان بود تا آنکه در سه
تلاش و الف در گزشت - ازوست :

شادم از اهل جهان کز اثر صحبت شاد بجهانی ندمم گوشه تنهایی را
ز ضلمم در گریبان مانده دست و میکنم افغان که این چاک گریبان تابدا من دیر می آید

طالب آملی :

طالب آملی (۱) رسائی فکرش نظم سخن را به ثریا می رساند و مشاطگی اندیشه
ایش هروس معنی را بکرسی آسمان می نشاند - برادر خاله زاده حکیم رکنا کاشی ست -
در حین جوانی از ولایت به هند آمد ، چون میرزا غازی وقاری از پیشگاه جهانگیر
بادشاه بصوبه داری قندهار مامور گردید بعد فوت میرزا کورت ثانی به هند آمد و چندی
با عیدافه خان فیروز جنگ ناظم گجرات روزگار بسر آورد - آخر دست به دامن
جهانگیر پادشاه زد و در سه ثمان و عشرین و الف شعله حیاتش فرو نشست - دیوانش
متداول است - او می سراید :

من کیم کز شرم قتل من سر اندازد به پیش هیکل خونم گرانی می کند بر گردش
بی نیازانه ز ارباب کرم می گزرم چون سیه چشم که بر سرمه فروشان گزرد
ملایمت کن و فارغ شو از ملامت خلق که نخل موم ز آسبب نیشه آزاد است
دشنام خلق را ندمم جز دها جواب ابرم که تلخ گیرم و شیرین هوش دهم
ز غارت چمنت بر بهار منت هاست که گل بدست تو از شاخ تازه تر مانده

۱- تذکره نصر آبادی ، ص ۲۲۲ : دیوانش به نظر رسیده چهار ده
هزار بیت بود - در آوان شباب ازین منزل پر خطر بار سفر بست - حکیم رکنا در
مرثیه او گفته :

فرزنده عزیز و طالب خویشم رفت زین واقعه ها چه با دل ریشم رفت
من بودم و آن عزیز در عالم خاک خاکم بر سر که آن هم از پیشم رفت
غزانه عامره ، ص ۳۰۰ :

آخرالامر در عالم شباب ۱۰۳۶ ست و ثلثین و الف ای دار ناپالدار را
گذاشت -

کلمات الشعراء ، ص ۶۹ - مقالات الشعراء ، ص ۲۴۴ - نتائج الافکار ، ص ۲۲۹ -

نصر آبادی دو ترجمه ملا حیران می نویسند که آخوند ملا حیران را مصراع اول خوش نیامده در عوض از دریای^۱ خاطر این گوهر را به ساحل آورد :

تو آن نهال برومند گلشن حسنی

میر آزاد فرمودند مصراع ملا حیران بمصراع طالبی نمی رسد چرا که قصد طالبی سه چیز است - یکی تازه تر ماندن گل در دست معشوق ، دوم منت او بر بهار بنا بر افزایش نازگی گل ، سوم اینکه غارت چمن مضر گل است و اینجا مفید مصراع اول طالبی بر غارت چمن دلالت مطابقی دارد و مصراع ثانی دلالت التزامی ، چرا که بودن گل در دست معشوق مستلزم غارت چمن است مصراع ملا حیران هیچ حسن بهت را نپذیرد بلکه فایده^۲ منت بر بهار و دلالت مطابقی را کم کرد و آنچه افزود لفظ برومند است که دخل در معنی بیت ندارد -

طاهر اصفهانی :

طاهر اصفهانی (۱) شعر باف بود ، به هند آمده فوت شد - حق آمدن هند ادا می کند و می گوید :

در هند کسانی که گرفتند وطن مانند غلیوچ نه مردند و نه زن
این رسم عجب نگر که در کشور هند زن شوهر شوهر است و شوهر زن زن
مؤلف گوید زنان در هر ملک غالب اند - قصه^۳ اتفاق ازواج مطهرات و گوشه گرفتن و قسم خوردن حضرت صلوات الله علیه وسلم از قرآن مجید و حدیث شریف ثابت ، بل قول صاحب رباعی درباره نصاری متحقق که غلبه که زنان این ها بر مردان دارند در هیچ قوم نیست -

طهرا مشهدی :

طهرا مشهدی منشور فصاحت است و بسمله^۴ صحیفه^۵ بلاغت - در نشر نویسی طریقی خاص دارد و طبایع را در احتزاز می آورد - منشآت او جزو درس دبستانهای مدعیان است - از ولایت به هند آمد و چندی از چمن عنایت شاهزاده مراد بخش بن

سلطان شاهجهان گل مراد چید و در رکاب شاهزاده نماشاکر سالک دکن گردید -
 تا آخر حال گوشه انزوا در کشمیر گرفت و همان جا (۱) درگذشت و نزدیک قبر ابوطالب
 کلیم مدفون گشت - در اوزانی که طغرا تخلص نمی گنجد شیفته می آرد - صاحب دیوان
 است - ارمی گوید :

ما خانه زاد عشقیم باید که بعد مردن
 چرخ دهن همت به عفتاد و دو تن آبی نداد
 پان ابری بخورانید یک دو جام شراب
 سیر روحانی ست مکس سرو گل دیدن در آب
 هست می پایدز ایران شست پیش از سهر هند
 امرد پرستی آرد روز جزا خجالت

تا بوت ما اسیران غیر از قفس نه باشد
 ما تن تنها ازو امید فانی داشتیم
 چون بی خیر شود او را بمن حواله کنید
 نیست جای در چمن غیر از کنار جو مرا
 گر به هند آئی ز ایران از ره دریا بیا
 نتوان حساب دادن از روی فرد ساده

حرف الظا

ظهوری ، میر محمد طاهر :

ظهوری میر محمد طاهر ترشیزی (۱) استاد بی نظیر است و عطارد روشن ضمیر ،
 از ولایت به بسحاپور دکن آمد و از مواید ابراهیم عادل شاه چاشنی ها بر گرفت و
 سلا ملک قمی که پیش ازو وارد دکن بود صبیبه خود را در حباله نکاح او درآورد -
 هر دو سخنور بعض تصانیف را بمشارکت ترتیب دادند ، چنانچه ظهوری در دیباچه
 خوان خلیل می گوید که ظهوری قبل ازین در پیرانش گلزار ابراهیم و اکنون در گستردن
 خوان خلیل سهیم و عدیل ملک الکلام است ، این هر دو نسخه بنام ابراهیم عادل شاه
 است و ظهوری ساقی نامه بنام برهان الملک نظام شاه والی احمد نگر گفته و صله
 جزیل یافته - وفات او در سه خمس و عشرين و الف (۱۰۲۵هـ) وقوع یافت - دیوان
 ظهوری مشتمل بر اقسام سخن بسیار ضخیم است - این چند گوهر از دریای اوست :

هنوز زخم هوس خورده ، تو رسوا نیست
 برآر تیغ که فردا گناه از ما نیست
 نیسته جهان بازی ، داری خدا فرصت دهد
 زخم شمشر نگاهی خورده ، ناسور باد

۱- " همان جا ماهه حادی عشر (۱۱۰۰هـ) رخت صفر آخرت برپست و مقصل
 قبر ابوطالب کلیم مدفون گردید " - کلمات اشعرا ، ص ۷۰ -

ز رشک غیر ظهوری به مرگ نیز دینی
بهیزود که قربان غیرت تو شدم

بیابان گرد او غم نامه پروازی نمی داند
کف خونین مگر بر بال مرغ نامه بر ریزد

مرغ از من اگر در بزم وصلت کلفتی دارم
سرت کردم چه پنهان از تو افدک عزتی دارم

عشق آن خافان خرابی هست
که ترا آورد بخانه ما

سازند کاشکے قفس از چوب سرو و گل
آهن دلان که قمری و بلبل گرفته اند

حرف العین

عراقی، شیخ فخرالدین همدانی:

عراقی، شیخ فخرالدین همدانی (۱) در حدیث سن علوم ظاهر بکمال رساند و
به ملتان آمده در ظل عنایت شیخ بهاوالدین زکریا تربیت یافته و به شرف دامادی
شیخ مخصوص گشت و بعد فوت او سیاحت بسیار کرد و هشتم ذی القعدة سنه ثمان و

(۱) مرآة الخیال، ص ۲۶-

آتش کده، آذر، ص ۲۱-: «از مریدان شیخ شهابالدین سهروردی و بعد از
مرآجت از هنر در عهد سلطان محمد خدا بنده در دمشق روح پاکش بحق پیوست»، -
نتایج الافکار، ۴۵۵: «سزی به ملک روم کشید و چندی در آنجا اقامت
گزیده به دمشق شام توجه نمود و به محبت قدوة العارفین شیخ صدرالدین قونوی خلیفه
شیخ اکبر محی الدین ابن عربی به تحقیق مقامات فصوص الحکم پرداخت و در
حین مطالعه آن رساله لمعات، نگاشت»، -

تسائین . سناً ته (۵۶۸۸) در دمشق رحلت فرمود و قفائی، مرقد شیخ محی‌الدین ابن عربی مدفون گردید - اسماء او دست طائفه صوفیه است - دیوان شعر هم دارد و من الفاسه القدسیة -

امید بلبل بے دل زگل و فسا داری است
و ل و فسا نکند شاهی که بازاری است

پیوست ام چو قطره شبنم به آفتاب
شاید که این زمان باناالشمس دم زخم

اگر نه مرد مک چشم آن نگار منم
چراست نام من از حجله جهان انسان

بنور طلعت تو یافتم وجود ترا
بافتاب تیان دید آفتاب کجاست

عهدی : با کوی :

عهدی با کوی (۱) شاعر و خوشنویس، خمدانستعلیق بود، شطرنج خوب می باخت از دیار خرد به سیرکابل آمد و بعد چندی مراجعت کرد و ازخان احمد گیلانی رعایت یافت و در سنه خمس رستین و تسعمایه درگذشت، ازوست :

زبان ازسوز دل شد همچو آتش دردهان من
مکن ای مدعی کاری که افتی بو زبان من

مخفی نماند که کابل برزخی ست در هندوستان و خراسان و ازمدتی در عمل پادشاه دهل است و شیخ ابوالفضل در اکبرنامه آن را داخل ممالک محرومه اکبرپادشاه کرده و ازان عهد تا زمان فردوس آرام گاه مجد شاه همیشه نائبان سلطان هند بحکومت آنجای پرداخت و در آخر عهد آن پادشاه کابل و خراسان در تصرف احمد ابدالی رفت -

علی لاری، شمس الدین مجد :

علی لاری، شمس الدین مجد برادر صدرالدین مجد کلامی، مخاطب به افضل خان است که ذکرش می آید - اوایل سال قاضی طرشت بود، بعد ازان بزیارت حرمین محترمین شفاعت و از انجا بدکن آمد و عنقریب در سنه خمس و سبعین و تسعماً ته فوت شد، ازوست :

قبائی سبز در بر سرو نازش می توان گفتن
سخن کوتاه کنم عمر درازش می توان گفتن

عبدالغنی همدانی :

عبدالغنی همدانی خوش فکر بود، در عهد اکبر پادشاه به هند آمد و گاهی به رسم تجارت و گاهی بنوکرپیشگی برسد، ازوست :

بگذشته و آینده دریغ و هوس است
عمر یکه شنیده همون یک نفس است
میدان از تست سر کبی جو لان ده
زان پیش که گویند فرود آی بس است

عتابی، سید مجد نجفی :

عتابی، سید مجد نجفی از یاران میر حضور قمی است در شعر عربی و فارسی و انشا و خط صاحب دستگاه بود - نخست بدکن آمد و مصاحب علی عادل شاه والی بیجاپور شد بعد فوت او بدرگاه اکبری شفاعت و در بلده اله آباد ملازمت نمود و بسیار نامقید و بس باک ظاهر شد و بمرض رسید که او در دکن شاه فتح الله شیرازی را هجو کرده، چون از بی پرسیدند منکر شد و گفت من دران دیار کی امثال او را در نظر اعتبار می آورم - این جواب بیشتر باعث بدگمانی باو شد و در قلعه گوالیار او را محبوس ساختند، بعد هفت سال به شفاعت شهزاده سلیم و دیگر مقربان رهائی یافت و در لاهور حضور طلب شد و هزار روپیه خرج راه داده حواله قلیج خان الفتی کردند تا از بندر سورت

به کعبه الله روانه سازد - او از اثنای راه گریخته پیش برهان الملک والی احمد نگر
رفت صاحب دیوان است - او می گوید :

از بزم دلکش تو دل آزوده می روم
با آنکه گرم آمدم افسرده می روم

کوچنان بختی که بقاصد یک ره از بهر قریب
مژده وصل دروغی از لب جانان دهد

بمعزت تو که ما ببلبلان آن چمنسیم
که گل شگفت و ندانسته ایم باغ کجا است

ز بسه تابی عنابی دورنی او جستم و اکنون
چو در دل بگذرد بوی اختیام گریه می آید

عزیزی، میر عزیز الله سیفی قزوینی :

میر عزیز الله سیفی قزوینی - در فن حساب سر دفتر اهل حساب بود - به هند
آمد و در درگاه اکبر پادشاه ضبط پنج کرور درهم از پرگنات سنبل بمهده خود گرفت و در
پائی حساب آمده بمقویت شکنجه گرفتار گشت و هرچه داشت و نداشت داخل خزانه
عامه کرد وهم در آن عقوبت جان سپرد - دیوان غزل و رسایل منظومه بسیار دارد -
ازوست :

سبزه خط رسته لعل لب با آب و تاب
زانکه دایم می خورد از چشمه خورشید آب

عنایت الله شیرازی :

عنایت الله شیرازی ، مردی صاحب جوهر بود و خط نستعلیق بسیار خوب
می نوشت - به هند آمد و ملازمت اکبر پادشاه حاصل کرد و در کتابخانه سرکار به
امر کتابت مامور شد و بتدریج ترقی کرده به منصب کتاب داری امتیاز یافت ، ازوست -

در شیشه اگر خون دل هست به باد
در ساغر ما باده انگور نه گنجد

خود گرفتم که نیم دوست و لیکن بغلط
حرفی از دشمن خوه نیز شنیدن دارد

حشقی خان :

حشقی خان از اولاد اسمعیل اتا پیراتراک است - ولایت زاپود - در عهد
اکبری به هند آمد - مردی باوقار بود و در علم سباق و قوف درستی داشت لهذا
چندگاه میر بخشی پادشاه شد - شعر کی می گفت - ازوست -

بوقت خط نوشتن می کنم از گریه ترکاغذ
ز رشک این که ننویسد قلم نام تو برکاغذ

عیشی حصاری :

عیشی حصاری طالب علمی بقدر داشت به هند آمد و در بعضی مدارس دهلی
اقامت کرد و بملازمت اکبر پادشاه رسید - اول محنتی تخلص داشت - پادشاه او را
از محنت برآورده عیشی تخلص بخشید و بفقاهی سرهند منصوب ساخت و هم دران
بلده ازین محنت سرا در گذشت، او می گوید :

یافتم در گذری نقش کف پایش را
چون نمالم رخ خود یافته ام جایش را

عرفی استرآبادی، مولانا علی کل :

عرفی مولانا علی کل استرآبادی صاحب هفت اقلیم گوید در سلک فضلاء
زمان انتظام داشت و عمرها نقطه وار سر بر خط ملازمت سلاطین دکن نهاده عاقبتی
گوارا داشت تا لوای عالم جاودان بر افراشت ، این رباهی مر او راست :

ای شوخ دلم بر دل افکار بداست
آزار دل سوخته زار بداست
آه دل عشاق گرفتار بداست
بسیار ستم مکن بسیار بداست

عرفی شیرازی :

عرفی شیرازی (۱) سرآمد سخن سراپان است و سر حلقه خوش نوایان - پدرش وزارت داررفگان صرف داشت ، لهذا عرفی قتلص کرد ، از ولایت به هند آمد و با حکیم ابو الفتح و خانخانان ربط پیدا کرد و بنولت این هر دو امیر کبیر رفاه حال بدرجه کمال بهم رسانید و سی شش سال عمر یافت و در لاهور سنه تسع و تسمین و تسمائنه (۹۹۹) چراغ حیاتش خاموش شد - عرفی در قصیده ترجمه الشوق گوید:

بکاش مژه از گور تا نجف بروم
اگر به هند هلاکم کنی وگر به تبار

میر صابر اصفهانی که ترجمه او گذشت آرزوی او را از حیز قوه بفعل آورد در سنه سبع عشرین و الف (۱۰۲۷) استخوان او را از لاهور به نجف اشرف رسانید - بلا رونقی همدانی تاریخ نقل استخوان میگوید -

بگانه گوهر دریای معرفت عرفی
که آسمان پی پروردنش صدف آمد
چو عمر او بسر آمد ز گردش گردون
شکست بر صف دنیائی بر شغف آمد
بکاش چرخ رسانید حرف جان سوزی
که عمرم از تو چو در معرض تلف آمد
بکاش مژه از گور تا نجف بروم
فکند تیر دعائی و بر هدف آمد
رقم زداز پی تاریخ رونقی کلکم !
بکارش مژه از هند تا نجف آمد

(۱) خزانه عامره ، ص ۳۱۸ (مأخذ) مرآة الخیال، ص ۸۱
آتش کده آذر، ص ۳۰۱: "منشی در برابر مخزن الاسرار گفته که شاید بر
په وقوف مشتبه شود اما استاد ما هر می داند که بسیار بد گفته "

نتایج افکار، ص ۲۶۸ :

کلمات الشرا ، ص ۷۴ : "استاد البشر ، (۹۹۹) و هادی کلام عرفی
شیرازی (۹۹۹) ، تاویض یافتند " :

سخن او از غایت شهرت محتاج اثبات نیست - این چند بیت بنا بر التزام
شهراد می باید -

ناتقیز کرده به سیاست نگاه را
صد منت است بر سرعاشق گناه را

سا کن کعبه کجا دولت دیدار کجا
این قدر هست که در سایه دیواری هست

طنبان ناز بین که جگر گوشه خلیل
آمد بزیر تیغ و شهیدش نمی کنند

دل را چه می دهی که به دار الشفا بریم
انن کشته را ز سایه تیغ کجا بریم

عهدی، ملا عهدی شیرازی:

ملا عهدی شیرازی به هند آمد و مدتی در گجرات احمد آباد بامیر غظام الدین احمد
بود - ازان جا بدعلی رفت، چون حکیم عین الملک دوانی که ذکرش گذشت، به سخاوت
راجه علی خان والی بوهان پور مامور گشت، همراه او به دکن رسید - طبع قطعی داشت -
اومی گوید :

از خون لب شکوه ام اگر ترمی شد
از روزن دیده دود دل برمی شد
اشکم همه شعله ریز اخگر می ریخت
آهم همه آب داده نشتر می شد

علی سمنانی، امیر سید علی:

امیر سید علی سمنانی صاحب هفت اقلیم گوید، در سلک مستعدان انتظام
دارد و الحال در نوشتن تاریخ دکن مامور است، انتهای کلامه ظاهر این که آرا کبر
پادشاه بود، از اوست :

داریم دل چو اختر سوزانی
 داریم دم گرم شرر افشانی
 در عشق تو حاصل که داریم غم است
 اما آن غم که نیستش با بانی

عالم یزدی:

عالم یزدی، مرد سنجیده خوش طبیعت بود - در عهد اکبری به هند آمد و در درگاه سلطانی ترقی کرد، ازوست:

به کوی او برین آراسته تابوت عالم را
 به تعظیم ره کعبه بیارائید محمل را

علی بیگ، میرزا:

میرزا علی بیگ اکبر شاهی، مولد و منشاء او بدخشان است به هند آمد و مورد عنایت اکبر پادشاه شد و به منصب ارجمند و خطاب اکبر شاهی امتیاز یافت و در عهد جهانگیری به منصب چهار هزاری و حکومت کشمیر و بعده به تیولنداری صوبه اوده سوفرآز گردید و هنگامیکه اجمیر مورد الویة جهانگیری گردید بحضور خلافت رسید - روزی بزیمارت روضه خواجه معین الدین چشتی قدس الله سره رفت و قبر شاه باز خان کتورا که درون محوطه آن روضه است دیده در بنجل گرفت و گفت دوست قدیمی ما بودو جان بحق سپرد همان جامد فون گشت - میر آزاد خوب گفته اند:

خواهم که داد عشق بر آن آستان دهم
 سر را نهاده بر قدم یار جان دهم

فضلا و صلحا دوست بود و طبع نظم داشت ، ازوست:

شهبازده سلیم تا بکف تیغ گرفت
 از خون عدو روی هوا میخ گرفت
 از بیشه گریخت شیر در دامن کوه
 و ز کوه پلنگ هم سر تیغ گرفت

عهدی و قاضی عبد الرزاق خراسانی :

عهدی ، قاضی عبد الرزاق خراسانی اواخر اکبری به هند آمد و با قاضی نوراف شوستری که از مشاهیر فضلا است ، هم‌دوش شد و مدتی بقضای کتبات من اعمال گهرات احمد آباد پرداخت - آخر بگل گشت کشمیر کتافت و از انجا به عراق رفت ، ازوست :

به کم مهری گشت در کوی بسیار بودن ها
سر آوارگیها دارم و بی بار بودن ها

بیش ازین تاب غم عشق ندارم عهدی
سینه بشگافت و دل غمزده را دور انداز

عبد القادر بستانی :

عبد القادر بستانی - بستان قره ایست از قرای اصفهان - خوش فکر بود ، حوادث روزگار او را در سال هزار و دوه هتد افگند و همین جا در سال هزار و بیست و بیستان آخرت شتافت ، ازوست :

افتاده به پهلو خم می قالب مستی است
خالی شده از هستی خود هاده پرستی است

نکردم جان نثار قاصد و شرمنده ام ازوی
که در اول سخن بیهوش کرد از ذوق پیغام

عتایی ، حسن بیگ :

عتایی ، حسن بیگ لکلو ابلور شور پشت بود و او با شاهانه میزیست و با وجود عدم صلاح خود را قطب وقت می دانست به هند آمد و به ایران باز گشت و دوباره به هند آمد و در اجمیر سال هزار و بیست و پنج مقبول گشت و بروایت ناظم تبریزی قتل او در سال هزار و بیست و سه بوقوع آمد ازوست :

مگر زمانه ناماز خود بگر داند
که ترک مست من از ناز خود بگرداند

شهید جلوه یازم بص این سعادت من
که چشم حسرت صد زنده در قفای من هست

علی رضا :

علی رضا از معماران اصفهان است ، جوانی تیز هوش خانه بدوش بوده ،
اکثر به سیاحت می گذراند و در راه یک جا قیام نه داشت - ظرفای اصفهان او را
نجم گل می گفتند و باین لقب مشهور بود ، در سال هزار و چهارده به هند آمد و در
آگره که از عهد اکبر پادشاه موسوم به اکبر آباد است فروکش کرد - از منظومات
اوست مشنوی در بحر تحفة العراقین او می گوید -

پیمودن جام فتنه لبریز چرا
امساک توجه دلاویز چرا
تو آتش سوزنده و ما آب نثیم
زا میرش ما این همه پرهیز چرا

عارف ایجی :

عارف ایجی ، صاحب صبح صادق می گوید او از مشاهیر شعراے عصر است
در سخنوری طریق خاص داشت ، در عهد اکبر پادشاه به هند افتاد و چندی در خلعت
جهانگیر پادشاه بسر برد و بالاخر به پشته اقامت گزید و در احدی و ثلاثین و الف
او را انجام دیدم - شاعری ماهر بود و عقیدتی باطل داشت و در خمس ثلاثین و الف
به پنگاله افتاد و در همان سال در گذشت ، انتهی کلامه - عارف گوید :

این عمر که از نیمه هشتاد گذشت
یادش چه کنی که شاد و ناشاد گذشت
در آب دو ساله کشتی الداز مگر
در آب بیابی آنچه بر باد گذشت

عبد الهادی تبریزی :

میر عبد الهادی تبریزی از تلامذه ملا میرزا جان تبریزی ست از اکثر علوم
با خبر بود ، خصوصاً عربیست که مشق آن بسیار کرده طبع نظمی داشت ، ازوست :

عشق تو خمیر ماهه هستی* ماست
نوباده در دت گزک هستی* ماست
این شعله همه میل به باله دارد
وین خاک نشینی همه از پستی* ماست

عیسوی یزدی :

میر عیسوی یزدی از تلامذه مولانا وحشی و از ملازمان میر میران شاه نعمت الهی
و از معاصران تقی اوحدی بود ، به هند آمده و چندی زلدگانی به عیش و هشرت گذرانید
و پاهران مراجعت کرد و همانجا در گذشت - از انفاس عیسوی است :

ما چون جرس به ناله و فریاد زنده ایم
هرگز سر بریده ما بی فغان نه بود

دل جدا دیده جدا سوی تو پرواز کند
گرچه من در قفسم بال و پریم بسیار است

علی ، شاه علی :

شاه علی ماورالنهری به هند آمد و درین ملک قلندرانه میر می کرد ، ازوست ،
من مست و بدحال این چنین یارب چه خواهد گفتم
گر پاک دامانی باهن آلوده دامان بگذر

عالمی :

عالمی از حامیان اصفهان است و از آهنگان هند وستان او را با قسمتی
استرآبادی مهاجرات روداده ، چنانچه می گوید :
شنیدم که ای شاهر باد پیما
ز اولاد بطن الرناسمی گریزی

ز خود هیچ کس می گریزد که ابله
 ز خود می گریزی کجا می گریزی

عباسی اصفهانی :

عباسی اصفهانی با اشاره شاه عباس ماضی این تخلص برگزیده و در ثنا
 طرازان او منتظم بود آخر به هند آمد و در عهد شاهجهان پادشاه با قاسم خان قانظم
 بنگاله بسر می برد - گل عباسی باین رنگ می شکفت :

جز حکم قتل آن بت بد خو نمی کند
 با من سخن بجز خم ابرو نمی کند

چه شد شکست پیاله چه شد نمائند صراحی
 سرکد و چو بریدی صراحی است و پیاله

عارف ، میرزا ابراهیم :

عارف ، میرزا ابراهیم عباس آبادی (۱) فی الجمله تحصیل کرده بود ، گاهی شعر
 هم می گفت ، به هند آمد و ازین جا بمکه معظمه رفت و اسباب خود را فی سبیل الله
 بسیدی داده ، پریشان برگشت و بعد از اندک زمان در گذشت ، ازوست :

از حوادث گرد غم نه نشست بر رخسار ما
 باسیان خانه شد کوتاهی دهور ما

از طپیدن های دل در کلبه ویرانه ام
 سقف هم چو رنگ برغیزد ز روی خانه ام

حاجی نیاوردی :

حاجی نیاوردی (۱) از رویه‌ها همه چنانچه از تخلصش پیداست اما در
تربیت نظر خصوصاً تصوف قدرت تمام داشت ، بودند آمد و همین جا رجعت کرد و
از دست :

خون حرام آید ولی خون هدوی مرتقی
گر همه خون پدر باشد که شیر مادر است

مشکی چو دل من دگر نه خواهد دهد
اگر خفتگ تو آفاق را کند غریب

از ستون آه پر پا کرده ام افلاک را
گر نفس وزدم بخود این خانه ویران می شود

هریان ، میرزا اسد :

هریان ، میرزا اسد ، مردی مهذب الاخلاق بود و از جانب او قادیان و
وفات هزار جریب داشت ، آخر الامر بدکن آمد و با شیخ محمد خاتون که ذکرش
خواهد آمد ربط بهم رساند - شیخ وقت وفات او را وصی ساخت لهذا باهران برگشت
و معروکه او را موافق وصیت به ورثه او رساند - تتبع بسیار کرده خود هم گاهی فکر
می نمود ، از وصیت :

نه هر حرفی که بر گوش آید از لب دل نشین افتد
که از صد قطره نپسان یکی در زمین افتد
نظر بر پایت عرش خموشی می توانی گفتن
سخن هر جا که بدگویی نشیند بر زمین افتد

عرب، ملا حاجی :

عرب ملا حاجی عرب شیرازی پارهٔ تحصیل علوم در شیراز کرد و با مصنفان
رفه با اعزّه آنجا صحبت داشت ، آخر به هند آمد و درین جا فوت شد - گاهی شعر
می گفت ، ازوست -

زشت صاف که جست این خدنگ کز لب زخم
صدای جستن خون بانگ آفرین دارد

عشرنی گیلانی :

ملا عشرتی گیلانی (۱) مدتی در اصفهان تحصیل علم کرد در فن حکمت
سعی بسیار نمود و در شعر فهمی قدرت خوبی داشت به هند آمد و با محمد امین خان
میر جمله پسر می برد و همین جا فوت شد - ازوست :

شوqm افزون می شود تا حسنت افزون می شود
موج بر بهنای دریا می کشد آغوش را

عشرتی فروشانی :

علامه عشرتی فروشانی ، فروشان یکی از محلات و ر نوسفا دران من اعمال
اصفهان است -

آقا علی نام داشت پارهٔ تحصیل از ملا حسن علی ولد ملا عبد الله شوشتری کرد
و بعضی کتب طب پیش حکیم شفا'ی اصفهانی گذرانید آخر به هند آمد و بعد مت
نواب میرزا و ستم صفوی فدائی تخلص که ذکرش خواهد آمد راه یافت و بعد مدتی به
ایران مراجعت نمود - نصرآبادی گوید در شهر مشهد مقدس فوت شد و میر آزاد
در ید بیضا می نویسد که بعضی چندی از هند بارادهٔ مشهد مقدس روان شد و در اثنای
راه بر دست قطاع الطریق جرعة شهادت چشید ، او می گوید :

(۱) تذکرهٔ نصرآبادی ، ص ۲۰۴ - "در مدرسهٔ لطف الله به تحصیل

مشغول بود -"

گو حرفی که کند سیر قمارم در عشق
پاک بازم بخدا پاک بری می خواهم

عشرتی داد کلان می زن و اندیشه مکن
بردنی می برد باختنی می بازد

نوربا رقیب به گل گشت باغ و من از رشک
دل پر آبله از دست باغبان دارم

عشرتی یزدی :

عشرتی از سادات یزداست (۱) شعر خوب می گفت و خط نستعلیق خوب می نوشت. بولایت دکن آمد و همانجا در عمرسی سالگی جهان فانی را وداع نمود. ازوست :

دوستان در بوستان چون عزم می خوردن گنبد
اول از یاران دور افتاده پاد من کنید

دوش دستار گرو از پی صهبا کردم
داشتم درد سری از سر خود وا کردم

عبدالله، میرزا عبدالله :

میرزا عبد الله خلف ملا عرشی یزدی (۲) بحکم ارث شعر می گفت به هند آمده می گذرانید - ازوست :

هر قطره هواے بحر در سر دارد
هر ذره ز آفتاب افسر دارد

(۱) آتش کده آذر، ص ۲۷۶

(۲) تذکره نصر آبادی، ص ۱۹۰ : "ولد اجری یزدی"

از خوش تنی شو که بمقصود رس
اینجا سدف خباب گوهر دارد

عامل بلخی :

عامل بلخی (۱) در صناعت سخن خوش عمل و بی بدل است - مردی دروش بود از اصفهان به هند آمد و زود به هرات برگشت و اقامت کرد و باز باصفهان رفت و از آنجا به شیراز شافت ، و محمد زمان خان تکیه برای او ساخت - در آنجا ساکن شد و بعد اندک مدت در گلشت و من اشعاره :

چون آسیا بگردی اگر گرد خود دمی
از گرد دامن تو بر و فیض عالمی

خموش می دهد ز جلوه مستانه کام خویش - (۱۸۵)
آن سر و دارد آب روان از خرام خویش

چوب درهان مهر صاحب خافه را کین می کند
قطع پیوند از دو سر با تیغ چوین می کند

علاءالملک

امیر علاء الملک میر عقی شوشتری صاحب صبح صادق گوید از اکابر علمائے روزگار است و باوصاف انبیا و اولیا انصاف دارد - علم از والده ما بنید خود میر نورافه در هندوستان آموخت و بشهر از رفت و کامل گشت و به هند و بازگشت و چون بتدریس پرداخت اکنون به شرف تعلیم شاهزاده سلطان شجاع بن شاهجهان پادشاه سرفراز است و دران درگاه منزلی دارد - از قصانین اوست - مهذب در منطق و انوارالهدی در علم الهی و صراط الوسیط در اثبات واجب و غیرها ، انتهای کلامه امیر می فرماید ،

شب چشم تو بر بستر گل خواب کند
زلف تو بروز سیر مهتاب کند
رو را همه کس به سوی سحراب آرد
جز چشم تو کو پشت به سحراب کند

علاء الدوله :

امیر علاءالدوله برادر امیر علاء الملک (۱) مذکور است - او می گوید -
میان سر و قدان قامت ترا خوش کرد
زماغه مصرع موزونی انتخاب زده

علی قلی :

میرزا علی قلی ، صاحب صبح صادق در ترجمه خود می نویسد که در سنه ست
و ثلاثین و الف به برهان پور آمدم - دران شهر بود ، میرزا علی قلی پدر او سلیمان
خلیفه از امران شاه طهماسب صفوی بود ، در معركة ازبکان بقتل رسید - میرزا علی قلی
طبع لطیف و چنین ابیات می گفت -

بسیار ملولیم ازین عمر و ندانیم
کاسانش ما در دم تیغ که نهفته است

(۱) نتائج الافکار ، ص ۴۵۸ -

” شیخ علاءالدوله سمنانی ، کنیتش ابوالمکارم و اسم مبارکش رکن الدین احمد
بن محمد بیا بانی است - نیا گانش سلاطین سمنان بوده اند و می را جذب
در گوشت و ترک خدمت سلطانی کرده در بغداد سبع و ثمانین و ستمایه
(سنه ۶۸۰) به صحبت شیخ نور الدین عبد الرحمن کسرتی فایز گشت و بعد دو
سال اذن ارشاد یافته بمجاهدات شاقه پرداخت و به خافقاه مکاکیه مدت شانزده
سال مانده ، یک صد و چهل اربعین کشید و بعد هفتاد هفت سالگی درست نلشین
و سبعماته (سنه ۷۳۴) در برج احرار صوفی آباد بفردوس برین آرامید“

عارف :

عارف ، از تبارزه عباس آباد اصفهان (۱) و از هم صحبتان میرزا صائب همیشه در دیوان خافه میرزا سکونت داشت و دیوان او را می نوشت ، خطش به خط میرزا بسیار ماناست - اراده هند نمود و در حدود کابل افغانه اسباب او را بفارت بردند ناگزیر به اصفهان برگشت ، او می گوید :

از بسکه شد ضعیف ز درد گران تنم
آن قوتم نماند که پرهمز بشکنم

ز آب و آئینه بیگانه وار می گذرم
ز بس که وحشتم از آشنائی خویش است

علی رضا :

علی رضا شوپستانی پاره طالب علمی داشت به هند آمد و با ابراهیم خان بن علی مردان خان بسر می برد - ازوست :

خون شد فصرده در دل اندوه پیشه ام
شد نه نشان ز ریزه یاقوت شیشه ام

علی رضا ، میر :

میر علی رضا نوی سرکافی ، از سادات آنجاست - پاره تحصیل علم کرد و در عهد عالم گیر پادشاه به هند آمده مقضی انعام بوطن اصلی مراجعت نمود ، ازوست :

یا رخ منما کز تو فراموش کنند
یا لب بکشا که جمله خاموش کنند
یا رخصت آن که هرچه گوتم بشنید
فریساد کنم که عالمی گوش کنند

۱

(۱) خزانه عامره ، ص ۲۲۲ (ماخذ) کلمات الشعرا ، ص ۹۰ : مرد غریبی

بود - آن قدر عزت نه داشت -

نتائج الافکار ، ص ۲۹۱ -

عزت ، خواجه باقر شیرازی

عزت ، خواجه باقر شیرازی (۱) تاجر پیشه بود و از ولایت به هند فرود می‌کرد -
خوش فکر است و دیوانی قریب پنج هزار بیت دارد - از افکار اوست :

ز نسبتی که بگل کرده اند روی ترا
توان ز ناله بلبل شنید بوی ترا

من که پیوسته سر از بال‌ها می‌بیچم
دولتی خوشترم از سایه دیوار تو نیست

چون شمع سودائی تو پردائی سرم نیست
می‌سوزم و از سوختن خود خیرم نیست
به ملاحظت کده لعل لب او نرسد
دیده‌ام شور قیامت به نمکدانی چند

علی ، میر سید علی

میر سید علی ولد میرزا مقیم از سادات نجیب تبریز است جدش میر شاه میر در
عباس آباد اصفهان سکونت گرفت - میر سید علی با اتفاق والد خود به هند آمد -
والدش درین جا فوت شد - او خط نستعلیق خوب می‌نوشت - میر سید علی هم
خوش نویس بالا دست بود ، بعد ورود هند در سلک ملازمان عالمگیر پادشاه انتظام
یافت ، و به منصبی شائسته و خطاب خانگی امتیاز گرفت و آخر به خطاب جواهر رقم‌خان
و داروغگی کتابخانه منزلتش دوبالاگشت - شعر بخوبی انشا می‌کرد - ازوست :

بیا بلبل به آهنگی که میدانی بکش هوی
که از خود رفتنی دارم بآهنگ سرکوی

من آن مرغم که آهنگ نوی در هر نفس دارم
سفیری می‌کشم تا نمره واری از نفس دارم

عالی ، نعمت خان :

عالی نخلص میرزا محمد مخاطب به نعمت خان شیرازی است (۱)۔ پدرش حکیم فتح الدین عم حکیم محسن خان است که در هند با شاه عالم خلیف سلطان اورنگ زهب در ایام شاهزادگی مصاحبتی بهم رسانید و پسرش حکیم حاذق خان بمخاطب حکیم الممالک سر بلندی یافت و در عهد محمد شاه به منصب پنج هزاری و خطاب حکیم الملوک و کمال تقرب لوائی تفویق بر اقران افراشت - حکیم فتح الدین نیز از شیراز به هند آمد و میرزا محمد در هند متولد شد ، اما در صغر سن همراه پدر به شیراز رفت و در آنجا نشو و نما یافت و کمالات علمی کسب نمود و به ملک هند برگشت ، لهذا او را داخل واردان هند کرده شد - مشار الیه بعد مراجعت به هند در سلک نوکران سلطان اورنگ زیب انتظام یافت - نخست بد داروغگی باورچی خانه و خطاب نعمت خان عظمی اندوخت ثانیاً بمخاطب مقرب خان و داروغگی جواهر خانه جهته امتیاز بر سرزد و در عهد شاه عالم بمخاطب دانشمند خان ناموری یافت و به تحریر شاهنامه مامور گردید - شاهنامه تصنیف او متداول است و چون شاه عالم بعد محاربه با برادر خود اعظم شاه و کشت شدن او بقصد مقابله برادر دیگر سلطان کام بخش که عهددار ناظم حیدر آباد بود ، از هند راهت نهفت جانب حیدر آباد افراخت - نعمت خان در رکاب خلافت به حیدرآباد رسید - نعمت خان مثنوی قریب هفتاد بیت در هجو حیدر آباد منظوم ساخته ؛ چون در حیدر آباد مساجد بسیار است ، چنانچه مؤلف از زبان عبد الغنی که درین ایام رئیس بنایان حیدر آباد است - شنیده که درین شهر زیاده از دو از ده هزار مسجد است - نعمت خان دران مثنوی گوید -

کسی بهر نمساز آنجا نیاید

اگر آید زنی آورده کاید

اتفاقاً نعمت خان بعد وصول حیدر آباد در رکاب شاه عالم همان جا در سنه احدی و عشرين و مائة و الف رحلت کرد و در دائرة میر محمد مومن مدفون گردید و بر سر قبرش مسجدی ساخته اند که بالفعل موجود است - شاعر و منشی زبردست بود - دیوان مشتمل بر اقسام شعر و مثنوی دارد ، این چند بیت از نتایج اوست :

(۱) خزانه عامره ، ص ۳۳۳

نتایج الافکار ، ص ۲۸۵

چو یسار محرم بسزم شراب کرد مرا
نگاه گرم رقیبان کباب کرد مرا

ذره ام اسیدوار پر قوی از آفتاب
اے سحاب بی مروت می شوی حایل چرا

هر که پیکسار بجانانه رساند خود را
این محال است که تا خانه رساند خود را

نیشکر بر بند بند خویش خنجر بسته است
تابدانی هیچ نوشی در جهان بی نیش نیست

بے مروت یک نفس نگذاشت دل را پیش من
این قدر هم لائق بی اعتباری نیستم

ساغری بی صحبت آن نازنین نتوان زدن
در فراقش جام مے جز بر زمین نتوان زدن

عارف میرزا ، محمد علی طهرانی :

عارف ، میرزا محمد علی طهرانی کلانتری طبیبان در عهد سلاطین صفویہ پسرسلطه او تعلق داشت - میر عبد الوهاب دولت آبادی در بی نظیر می نویسد - نادرشاه او را بنظم شاهنامه خود مامور ساخت و مقرر کرد که مهدی خان منشی باشی وقایع شاهی را نشر نوشته به میرزا محمد علی حواله کند و او لباس نظم پوشاند - میرزا همراه نادرشاه به هند آمد و رفت - آخر نادر شاه از و ناخوش شد و خواست که مصادره نماید - میرزا گریخته بار دیگر سر به دارالامن هند کشید و مدتی با نواب ابوالمنصور خان صفدر جنگ نیشاپوری که وزیر الممالک احمد شاه بن فردوس آرامگاه محمد شاه بود و صوبه داری اوده و اله آباد خیمیمه وزارت داشت بسر برد ، صفدر جنگ و امیرانے دیگر رعایت فراوان باو کردند و بمداحی^۱ امیر خان دوازده هزار روپہ با مراعات نمود

در چون احمد شاه ابدالی در سنہ احدی و ستین و مائتہ و الف قصد ہند کرد و محمد شاه سلطان ہند خلف خود احمد شاه را با وزیر الممالک قمر الدین خان و صفدر جنگ بمقابلہ فرستاد و در حوالی سرہند جنگ واقع شد و وزیر الممالک قمر الدین خان بترجمہ گوئے توپ زندہ جان در باخت و صفدر جنگ نوعی تردد نمود کہ احمد شاه ابدالی قاب مقاومت نیاوردہ گم پخت و احمد شاه ظفر یافت و وزارت بہ صفدر جنگ رسید میرزا محمد علی ابن محارہ بنظم در آورد لیکن درین مثنوی سید صلابت خان را ہجو کرد۔ صفدر جنگ ناخوش شد و گفت اگر ہجو سید نمی کردی لک روپہ بہ توصلہ می دادم۔ بعلتہ این ناخوشی میرزا باز قصد ولایت ایران کرد، لکن اجل نگذاشت، در بلدہ تہ کہ از بنا در ملک سند است، رسیدہ چنان بقابض ارواح سپرد و کان ذلک۔ فی سنہ سبع و ستین و مائتہ و الف در نادر شاه نامہ جائی کہ نادر شاه از توپال پاشا سردار فوج روم شکست خورد و بعد چہل روز جمعیت پراگندہ را فراہم آوردہ باز کہ از بنا در ملک سند است، رسیدہ جان بقابض ارواح سپرد و کان ذلک۔ فی سنہ سبع و ستین و مائتہ و الف در نادر شاه نامہ جائی کہ نادر شاه از توپال پاشا سردار فوج روم شکست خورد و بعد چہل روز جمعیت پراگندہ را فراہم آوردہ باز بر سر فوج روم رفت و توپال واگشت و ہژدہ ہزار کس را اسیر نمود، می گوید:

ارین رفتن و آمدن عار نیست
کہ بی زجر و مد بحر زخار نیست
و جائیکہ نادر شاه بسیر بیستون رفتہ می گوید:
یکہ خیبہ افراخت بر بی ستون
و جائیکہ نادر شاه کشتہ شد، می گوید:
سر شب، سر جنگ و تاراج داشت
ز نیرنگی چرخ نیلوفر

عازم، رستم علی خان:

عازم تخلص رستم علی خان بن میرزا شریف بن میرزا خضر بن ملا فرج اللہ شوشتری است کہ ترجمہ اش خواہد آمد تولد اعظم (۱) فرہ شوال سال ہزار و سی و ہفت در

(۱) مسودے میں مرتب نے یہاں اعظم ہی لکھا ہے، جبکہ اس شاعر کا تذکرہ ع کی ردیف میں عازم ہے۔ مرتب کو چاہیے تھا کہ وہ اس کی صراحت کر دیتے۔ یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ اصل مخطوطے میں اس مقام پر اعظم لکھا ہے یا ہمیشہ فرہس کی یہ غلطی ہے (ت۔ س)

بخیاری او نمود. بخیاری سر زمینی است ما بین شوشتر و اصفهان، و در سال هزار و صد و پنجاه و نه (سنه ۱۱۵۹هـ) از وطن بدکن آمد و تا حالت تحریر درین دیار طهرین اعتبار بصری برد. راقم الحروف را در حیدرآباد ملاقات های مستوفی با این بزرگ دست داد و کمند حسن خلق دل وحشی را صید نمود. چون گل رعنا و جواهر زواهر کالیف این نیازمند درگاه الهی ملاحظ فرمود از راه قدر دانی چند رباعی و مثنوی مختصری در مدح این لالایق منظوم ساخت و بنده هم مثنوی مختصری در مدح آن قدر شناس اهل سخن موزون کردم، ازان جمله این ابیات است:

بتوصیف عازم نوا ساز کن
بتار ثنا زخمه زن از خیال
که هم شعر فهم است و هم شعر گو
چو نافه شود مشکبوم دهان
بگیر و بر سم ادب گوش خود
زدی بروخ کار خود پشت دست
سزای ثنا گو زبان و دهن
کجا ذره خورشید را در خور است
رسول سخن بل خدای سخن

که معنی اش اکنون به کرسی نشست
سواری چو رستم نیا مد پدید
که این قرعه بر نام نامی فتاد
ندیده چو رستم علی خان کسی
بزم است چون رستم داستان
گل نورس آن بهار است این
که اصلش به صلجو قیام می رسد
کز اجداد او هست افراسیاب
که ابن الکریم است و ابن الکریم
نزاکت به افکار او هم دم است
که از شوشتر آمده در دکن
شهنشاهی ملک دل ها نمود
چو رستم علی خان اعظم جوان

مغنی بیا، نغمه آغاز کن
بطنبیور مغنی بده گو شمال
بخوان شعر های نکو پیش او
اگر نام او بگذرد بر زبان
چو سبحان سخن های او بشنود
چو بهزاد می دید نقشیکه بست
مجالم کجا تا بگویم سخن
ز تعریف من و صف او بر تراست
چو فردوسی آن پیشروای سخن

ز شهنامه بیتی فکرو نقش بست
جهان آفرین تا جهان آفرید
ز رستم همین رستم آمد مراد
فلک چرخ زد گرد عالم بسی
به بزم است چون شمع روشن بیان
ز سلجوقیان یادگار است این
کجا کس پایی عظم شان می رسد
نیاشد چو او خوش نسب خوش نصاب
سخاوت غلام است او را قدیم
سلامت به اشعار او توام است
مگر بود در فکر امداد من
ز اخلاق تسخیر دنیا نمود
لیا ورد چرخ کهن در جهان

به تعریفم اشعار موزون نمود
 مرا لازم آمد نثانی کنم
 ز راه قدر دانم بر ستود
 به عمر ابد دولت جاودان
 همه لایق و زار و نالنده باه
 چونی خصمش از بیخ برکنده باد

خان اعظم در سخن پایه بلند و رتبه ارجمند دارد این چند بیت نتیجه طبع و قاد است :

مروارم شبی بگویم پیش توراز خود را
 روشن چو شمع سازم سوز و گداز خود را

کردم بخاک کویش قائم نشست خود را
 آخر بلند کردم اقبال پست خود را

کند گر ترک چشمت ناز از ابرو بجا باشد
 چه باشد بهتر از شمشیر در میدان سپاهی را

چسان احوال خود را ای پری باتو توان گفتن
 که چون پیدا شوی از دور من کم می کنم خود را

ز مکتوب تو اشک دیسده تر کم نمی گردد
 بکاغذ کئی توان بستن ره آب روانی را

به نمودم از وفور گریه داغ خویش را
 کشتم از بسیاری روغن چراغ خویش را

تا شود آن شعله خود را سوزش دل آشکار
 بر پر پروانه بنویسید مکتوب مرا

مگر زعکس تو آتش فتاد در دریا
 که گشت آدم آبی کباب در ته آب

یک قدم گرمی نهی پارا برون از خویشتن
 منزل مقصود نزدیک است عازم دور لیست

چون رسد وقت کشتیش احتیاج سعی نیست
عقده عهد غنچه از دست نسیمی وا شود

چون رسد سیماب بر آئینه ما فد اضطراب
تکیه بر روشن ضمیران کردن آرام است و بس

آشنا از بسکه با اطوار هر پیگانه ام
هر کجا منزل کنم گویا که صاحب خانه ام

پیچ و تاب خاطر از زلف نگار آموختیم
مدقی مشق جنون کردیم و کار آموختیم

مرا به کشور حسن بستان بود والی
کمستد زلف رسا مد ظله العالی

جمله مدظله العالی سه صفت می خواهد که در زلف یافته می شود - بنده شفیق ام
مفسمولی برای مد ظله العالی یافته که مشتمل بر هر سه صفت است یعنی :

رسید باده کشان را نوید خوش حالی
که آمد ابر سیه مد ظله العالی

حرف الغین

غربتی، حصارى :

غربتی حصارى، طالب علم و شاعر صاحب دیوان است، در عهد همایون پادشاه
از وطن غربت اختیار کرده به هند آمد و در آگره سه ست و ستین و تسعماته سفر
آخرت برگزید، ازوست :

دهان یار با من دوش رمزی گفت پنهانی
که من سرچشمه آب حیاتم هیچ میدانی

براه عشق تو هرگز به منزلی نه رسیده
که درد عشق ترا بیشتر رسیده ندیدم

فسا جا ز تو خونم چرانی ریزد
بگر ز دست قضا این قدر نمی آید

غیرنی شوشتری:

غیرنی از شوشتر است (۱) اما در شیراز نشوونما یافته به هند آمد و مدت
چهار سال با محمد حسین بقای ولد دادگار حائنی که ذکرش گذشت بسر بود و به دیار
خود مراجعت نمود - از وست:

در کیش عشق کفر بود کینه خواستن
راضی شدن ز خصم کم از انتقام نیست

شدم آزاد بنومی ز تعلق که دگر
هستم تکیه به دیوار توکل نه کنند

غباری اردستانی:

غباری اردستانی به لطف طبع مرصوف بود در عهد اکبری به هند آمد و بخطاب
ناسم خان ممتاز گشت، از وست:

ز راه آه تیرش بر دل دیوانه می آید
چو بارانیکه از روزن درون خانه می آید

(۱) آتش کده آذر، ص ۳۰۶: "بعد از سیر ولایت عراق به هندوستان
رفته و از انجماراجت و درکاشان اسیر عشق یکی از بزرگان آنجا شده و از بیم اغیار
فاچار آخر الامر بوطن مالوف رفته از انجا بدارالبقاخر امید".

غزالی مشهدی:

غزالی مشهدی (۱) صیاد غزالان خیال است و دام گشتر وحشیان مقال در
مهادی حال از وطن به دکن آمد و روئی فراغت ندید - خان زمان سلطان تخلص که
ذکرش گذشت از جون پور چند راس اسب و هزار روپیه فرستاده نزد خود طلبید و این
قطعه نوشت:

ای غزالی بحق شاه نجف که سوی بندگان بسی چون آی
چونکه بسی قدر گشته آن جا سر خود گیر و زود بیرون آی

سر غزالی که غین است اشاره به هزار روپیه باشد - غزالی مدتی در مرغزار دولت خان
زمان تنعم کرد، بعد قتلش رو باستانه اکبری آورد و به عنایت خسروانی و خطاب ملک
الشرای فایز گردید تا آنکه در رکاب مرکب سلطانی شب جمعه بیست و هفتم رجب
سنه ثمانین و تسعمانه در گجرات احمدآباد از صحرای جهان رم کرد و در موضع
سرکج برد و گروهی گجرات مدفون گشت - اشعارش نود هزار بیت نوشته اند، این
چند مشک ناله از غزالی است :

رخ را نقاب زلف گره گیر می کنی بر مادر مشاهده زنجیر می کنی

گر غزالی را میان عشق بازان قدر نیست
قدر او دانند روزی کز جهان بیرون رود

من بویرانه غم مردم و هر سه طفلان
سنگ در دست که دیوانه کی آید بیرون

بسی پرپیچ و تاب افتاده زلف همچو زنجیرش
سگر دست قضا لرزید در هنگام تحریرش

(۱) خزانه عامره، ص ۳۶۳ (ماخذ) نتایج الافکار، ص ۵۱۰ - آتش کده

غزنوی، میر محمد خان :

غزنوی تخلص میر محمد خان کلان است در تخلص نسبت وطن خود اختیار کرده از قبیل عراقی و طایفه و مروی، برادر بزرگ شمس الدین خان ائکه و امیر عمده از امرای اکبر پادشاه است و دران دولت مصدر امور عظیمه گشت و در پشن گجرات سال نهمید و هشتاد و سه در گذشت، مجلس او هیچ گاه خالی از افاضل و شمرانه بود با وجود اشتغال به مهمات ملکی احیاناً بگفتن شعر متوجه می شد و در زبان فارسی و ترکی شعر می گفت و دیوان هر دو زبان ترتیب داد. او می گوید:

در جوانی حاصل عمرم به نادانی گذشت

آنچه باقی بود آن هم در پشیمانی گذشت

غنی بیگ :

غنی بیگ از آمد آباد همدان است به هند آمد و در کشمیر رحل اقامت افکند، چون یادگار میرزا برادر یوسف خان در سال نهمید و نود از اکبر پادشاه بنی کرد، غنی بیگ که با او کمال خصوصیت داشت این رباعی در تهنیت سلطنت او موزون ساخت :

بر جای قباد می نشینی بنشین خوش خورم و شاد می نشینی بنشین

دولت بکنار می نشانی بنشان بر تخت مراد می نشینی بنشین

چون اکبر پادشاه کشمیر را گرفت غنی بیگ در ذیل اساری گرفتار آمد و بجزیمه آن رباعی مدنی محبوس ماند - مردم بجاری سعی در استخلاص او کردند، ازان جمله ملا نظیری نیشاپوری قصیده در مدح پادشاه بنظم آورد و در آخر قصیده استخلاص غنی بیگ درخواست - چون او بالکل از خاطر پادشاه محوشده بود براین مصرع :

به بخش جرم غنی را به التماس فقیر

بیاد آمد و عرق حمیت شهر یاری بحرکت آمد و رباعی مذکور خوانده احکم کرد تا او را بقتل رسانیدند و این واقعه در سال هزار و دوازده صورت بست - چون این قصه

روانموده خان اعظم کوکه گفت که قصیده ملا نظیری در حق غنی بیگ بحکم دمای
سیلی پیدا کرد از اشعار غنی است :

کام اگر این است کاین نو دولتان فهمیده اند
حبذا بر گشته بختی مرحبابی دولتی

غروری کاشانی (۱)

میر غروری از سادات کاشان است بر کمال خود غروری داشت و بر نظم
خود سروری، تقی اوحدی را با او در ایران و هند ملاقات هاست - او کلاه شاعری
می شکند :

نازک نهال من که خوشم با خیال او
قامت کشیدن است گران بر نهال او

در عهد جمال تو نگیر فد ز گل آب
عکس تو بهر آب که افتاد گلاب است

غیاث الدین منصور، میر (۲)

میر غیاث الدین منصور، نسبش از جانب پدر بمیر غیاث الدین منصور وشتکی
میرسد - و از جانب مادر همشیر زاده علامی میر محمد زمان مشهدی است - جوهر قابل
بود - به اصفهان رفته در دام محبت ماندگار نام فاحشه گرفتار گردید و اسبابی که

(۱) تذکره نصرآبادی، ص ۲۹۱ - خزانه عامه، ص ۳۶۵ - مقالات الشعراء،
ص ۲۶۶ : "از سادات باعتبار معاصر مرزا باقی است، در سند توطن گرفته هم این
جا در گذشت - میر منعم حسینی، تخلص، والد ماجد ویست -"

(۲) تذکره نصرآبادی، ص ۹۹ -

داشت همه را در باخت، ناچار در عهد عالمگیر پادشاه به هند آمد و به منصب پانصدی
سرفراز شد و به کشمیر رفته در گذشت، ازوست:

درین صحرا من آن مجنون صحرا گرد رسوایم
که ساز و چشم آهو را نمکدان شور سویدایم

همچو من بیکس شهیدی هیچ کافر دیده است
صبح محشر هم دید و خون من خوابیده است

حرف الفاء

فردوسی طوسی (۱)

فردوسی طوسی، امام شعرا و پیشرو قافله فصحا است، برهان استعدادش،
شاهنامه است که ازان عهد تازیان حال زبان آوران بسیار در عرصه وجود قدم گذاشتند -
کسی از عهده جوابش بیرون نیامد، و قتیکه سلطان محمود، فردوسی را بنظم شاهنامه مامور
ساخت - هزار بیت گفته از نظر سلطان گزرائید و هزار دینار سرخ صله یافت و در مدت
سی سال باقی شاهنامه را تمام کرد و بدستور سابق در مقابله هر بیت دینار سرخ توقع
داشت، حساد به سلطان رسانیدند که این مرد را فسی است، پنجاه هزار درهم نقره
کافی است، سلطان متغیر شده، سی هزار دیگر موقوف کرده، بیست هزار درهم فرستاد -
فردوسی آن مبلغ را بحمامی و فقاعی بخشیده، هجو سلطان گفت و به طبرستان رفت و
بسپید شیراز که از نسل یزدجرد بود گفت که این همه اخبار و آثار اجداد تست
این کتاب را بنام نومی کنم سپید او را بنواخت و گفت محمود خداوند من است کتاب را
بنام او دهان و صد و بیست هزار درم باو فرستاد و هجو سلطان را از او گرفته، پشت
اما سخن طالیری است که بال پرواز آثرانی توان شکست، نقش هجو پا وجود شستن
بر صفحه روزگار باقی ماند، شخصی بر شاهنامه دیباچه نوشته در دیباچه می نویسد -
چون فردوسی از پیش سلطان رفت، مدتی در هند پیش پادشاه دهل بود - بعد مدتی مدهد
انزور و گوهر و جامه و اسب و غلام و کنیزک تا اینجا کلام صاحب دیباچه است -

(۱) خزانه عاره، ص ۳۶۵ - مرآة الخیال، ص ۲۵: "نام و س حسن بن
شرف است" - تذکره الشعرا، دولت شاه، ص ۲۷ - ۳۰ - آتش کده آذر، ص ۹۲ -
بدرش باغبان چهار باغ به فردوس بوده" - نتائج الافکار، ص ۵۲۲ -

سخنی فساند که پادشاه دهل در کلام صاحب دیباچه عبارت از نائب سلطان محمود است - چه اول کسی از سلاطین اسلام که هند را فتح کرد درین ملک عمل نشانند، سلطان محمود است و چنانچه سپهبد شیراز که از دولت خواهان سلطان بود، با فردوسی رعایت کرد و هجو سلطان را شمت نائب هند هم که خود را پادشاه می گرفت، رعایت بعمل آورد و آمدن فردوسی به هند پیش از رفتن به طبرستان خواهد بود یا بعد از آن و وجهی دیگر برای آمدن فردوسی به هند اقرب بصواب است، چه سلطان محمود بارها برای جهاد به هند آمد - تخلف ملازمان و مقربان سلطان از در چنین اسفار دشوار از آئین نوکری و آقائی پر بعید است - لهذا شعراء و رکاب مثل فردوسی و عنصری و عسجدی و فرخی البته همراه سلطان به هند آمده باشند - اگر هر پار نیامده باشند گاهی خود آمده باشند لکن چون آمدن عنصری و غیره کسی بر زبان قلم نیاورده، این هارا داخل این صحیفه نه کرده شد - آورده اند که وقتی سلطان محمود فامه به پادشاه دهل می نوشت، با خواجه احمد میمندی وزیر خود گفت که اگر جواب باصواب نیاید چه باید کرد وزیر این بیت از شاهنامه خواند:

اگر نه به کام من آید جواب من و گرز و مهدان و افراسیاب

سلطان را رفتی پیدا شد و گفت در حق فردوسی جفا کردم، پس دوازده هزار شتر نیل و مولوی جامی در بهارستان فرموده که شصت هزار دینار سرخ با خلعت های خاصه بطوس فرستاد - میر آزاد در "ید بیضا" می نویسد که آن انعام چون باران بی هنگام فائده نداد روزیکه آن اموال را از یک دروازه طوس در آوردند از دروازه دیگر جنازه فردوسی بیرون آوردند آن اموال را برخواهرش عرض کردند بمقتضای همت دست ردزد - گماشتگان سلطان از آن رباطی تعمیر کردند - صاحب فرهنگ رشیدی گوید نام آن رباط چاهه است بجیم فارسی که در راه مرو و نیشاپور واقع شده - وفات (۱) فردوسی در سنه احدی عشر و اربعمات و بعضی در سنه ست عشر و اربعمات (۴۱۶) نوشته اند، این چند بیت از هجو سلطان است:

ایا شاه محمود کشور کشسا	: کسی گز نه قرسی به قوس از خدا
میا زار موری که دانه کش است	که جان دارد و جان شیرین خوش است
ندهدی تو این خاطر تیسز من	ببندیش از تیغ خون ریز من

(۱) تذکرة الشعراء، دولت شاه، ص ۳۰: وفات فردوسی در شهر سنه ۴۱۱ احدی عشر و اربعمات بود،

ده سی سال بردم به شهنامه رنج که تا شاه بخشد مرا تاج و گنج
 اگر شاه را شاه بودی پسر مرا تاج زرین نهادی بسر
 و گر ما در شاه با تو بدی مرا سیم و زر تا یزافو بدی
 پرستار زاده نیاید به کار اگر چه بود زاده شهر یار

فارسی، شیخ ابوالوجد هروی:

شیخ ابوالوجد هروی پدرش شیخ وجیه‌الدین در هرات بر سجادهٔ ارشاد متمکن بود. شیخ ابوالوجد و شیخ زین‌الدین جامی تخلص به وفای که ذکرش خواهد آمد هر دو باتفاق به هند آمدند و ملازمت بابر پادشاه حاصل کردند، اولین معتقد فیه پادشاه در بیرم خان شد و در مین بصدارت ممالک هندوستان ممتاز گشت و چنانچه هر دو بزرگوار باتفاق به هند آمدند هر دو باتفاق در سته اربمین و تسما که از عالم رفتند و هر دو یک جا در خانقاهی که شیخ زین‌الدین مذکور در حین حیات خود در آگروه ساخته بود مدفون شدند. شیخ ابوالوجد درویش مشرب شیرین زبان بود و این چنین شعر می‌گفت:

از بسکه آن جفا جو آزار می‌نماید اندک توجه او بسیار می‌نماید

چو تیر خود کشی از سینه ام بگذار پیکان را

مرا دل ده که تا مرد تو در راحت دهم جان را

فارسی شیرازی:

امیر فارسی شیرازی (۱) برادر شاه فتح‌الله است که در علوم عقل و نقل سرآمد علمای عصر بود و در درگاه اکبر پادشاه منزلی عظیم داشت و در کشمیر سال نه صد و نود و هفت در گذشت امیر فارسی پارهٔ متداولات تحصیل کرده بود و در جفر و اعداد مهارتی داشت به هند آمد و مورد عنایت بیرم خان گردید، بعد چندی بایران

(۱) نتایج‌الافکار، ص ۵۲۲: داوایل حساسی عشر در گذشت،

مراجعت نمود و بار دیگر به هند آمد و آستانهٔ اکبر پادشاه لازم گرفت و همین جا فوت شد - اومی گوید :

خوش آن کز رنده ات خوش حال در محنت سرای خود
نشیم منتظر ساعت به ساعت سوی در بینم

در هجر ساختم بحیات خود ای اجل
نتوان در انتظار توهم بیش ازین نشست

رسید ایام عهد و فکر من پیوسته آن باشد
که بهر تنهیت آيا که ، با او هم زبان باشد

فکری، نوربخشی رازی:

فکری ، نور بخشی رازی - اول سیری تخلص می کرد، باقتضای اصل تخلص خود بسیر ولایت دکن آمد و به کیمیای عنایت شاه طاهر خوانندی منفعت فراوان آذوخت و به وطن خود مراجعت کرد، از دست:

رخت گلگل شد از می قرک گشت باغ و بوستان کن
بگیر آئینه در دست و تماشای گلستان کن

فکری، سید محمد:

فکری، سید محمد جامه باف هروی (۱) در فکر رباعی سلیقه مناسب داشت لهذا به میر رباعی اشتهار یافت - از دیار خود در سه تسع و ستین و تسعمائة به هند آمد و از فوازش اکبری محنت جامه بافی فراموش کرد و چهارم ربیع الاول سه ثلاث و سبعمین و تسعمائة (۸۹۷۳) در گذشت - «مهر رباعی سفر نمود، تاریخ است، اومی گوید -

آن روز که آتش محبت افروخت عاشق روش عشق ز معشوق آموخت
از جانب دوست سرزد این سوز و گداز قا در نگرفت شمع پروانه نه سوخت

فارغ، چلپی بیگ تبریزی:

فارغ چلپی بیگ تبریزی، سرآمد علمای روزگار بود، اما داغ الحاد بر پیشانی داشت، در ایام جوانی به شیراز رفت و در حلقهٔ درس ملا میرزا جان، فنون عقل و نقل بکمال رساند و به هند آمد و نزد اکبر پادشاه از جهت جنسیت الحاد پیدا کرد و رد النبوة، نام رساله نوشت و نامهٔ اعمال خود را سیاه ساخت - طبع موزون داشت، او می گوید -

محال است این که عاشق را شود یک کام دل حاصل
تسنا بر تسنا بشکند تا جان برون آید

هر کس که جان سپرد حیات ابد گرفت از هیچ کشته قاتل ما شرمسار نیست

ای سلطنت سلسله جنیان خدائی احوال بود آن دیده که دیده ست جدائی

این مطلع قصیده ایست که در مدح اکبر پادشاه گفته و او را باوج الوهیت رسانیده -
میر آزاد بلگرامی بر غم چلپی، قصیده در نعت نبوی فرموده اند - سه بیت از آغازش این است -

ای روزی تو آئینه دیدار خدای بینای ترا نیست ز الله جدای
تا سرو تو در گلشن ایجاد خرماسید بوستند زمین تو تدروان سمای
دادی به عمان روز ازل ساههٔ خود را شک نیست که فیض تو بود فیض همای

فهمی، استرآبادی:

فهمی استرآبادی به هند آمد و بامر تجارت اشتغال داشت و در دارالخلافهٔ دهلی نقد حیات در باخت، خوش فهم بود - او می گوید -

ای روی تو عرق گل آب زده زلف تو بود بنفشهٔ تاب زده
چشمان تو چون دو مست بر یک بالین سر بر سر هم نهاده و خواب زده

فهمی، طهرانی:

فهمی طهرانی خالی از فهمی نبود با سهمی بخاری معارضه داشت - در عهد اکبری به هند آمد و مراجعت نمود - ازوست -

از بهجت خود ای دل گله نتوان کردن خود را گر و عاقله نتوان کردن
مخروشی و منال از پی* هر رفتی خود را جرس قافله نتوان کردن

فسونی یزدی:

فسونی یزدی سید قصه خوانی بود به هند آمد و در سلک ملازمان اکبر پادشاه انضراط یافت - ازوست -

بعد از هزار وعده که یکبار رو نمود آن هم ز بیم غیر زمانی نبود رفت

فسونی، محمود بیگ:

فسونی، محمود بیگ از شیراز است - اما در قهریز نشو و نما یافته در اکثر فتون سهارتی شائسته داشت و تتبع دواوین و تواریخ بسیار کرده در ولایت از مادحان شاه عباسی ماضی و سلطان حمزه میرزا بود، بعده به هند و در ثنا طرازان و ملازمان اکبر پادشاه داخل شد - صاحب «وصیح صادق»، گوید بعد فوت او ملازمت شاهزاده پرویز گزید و در بلده اله آباد سه سب و عشرين و الف در گزشت و قتی بلیانی گوید که به هند آمد و در دولت شاهزاده خورم و فتر استیفا یافت و به مناصب شائسته رسید - فسونی افسون می دمد -

عشق است دلا این همه نوید چرای* شاید شب ماهم سحری داشته باشد

می دمی با من قرار هم سفر بودن که باز خود نیای* و مرا لازم شود آوارگی

دلم از گرمی* خوبان دگر می ماند غنچه را که بزور نفسش بکشا یند

مار اقرار باتو در اوله چنین نه بود از ما ملول زود شدی وقت این نبود

فسونی، امام قلی قزوینی :

فسونی، امام قلی قزوینی از قوم اقراک است سال ها به الله وردی خان
زورگر بانی گذرا نید - آخر الامر به هند آمد و مدتی درین سر زمین بود و همین جا
مرحله آخرت پیمود - ازوست -

موکل کرد چشمت غمزه امید فرسارا

که نگلاد ز دل سوی زبان حرف نمسارا

بد زخم غیر بود مرهم این چه خاصیت است

همان نگاه که الماس زهر داغ من است

فانی، خواجه مجد دهمدار شیرازی :

فانی، خواجه مجد دهمدار شیرازی از علماء صوفیا است علم از شاه فتح الله
شیرازی آموخت و بدکن آمده نزد علی عادل شاه تقرب بهم رساند و او را بر انگیخت
تا مال وافر فرستاده شاه فتح الله را از شورا بدکن طلبید و کتب باقیه را بخندست او
گذرانید - شاه فتح الله بعد فوت علی عادل شاه بدرگاه اکبری شتافت و خواجه مجد به
احمد نگر رفته پیش برهان نظام شاه اعتبار یافت و ناظر مملکت او شد دران زمان
شیخ حسن نجفی وارد احمد نگر گشت - خواجه مجد بحلقه اعتقاد او درآمد و هجده
سال بخندست او گذراند و کتب خوانده را پیش او تکرار کرد و آداب صوفیه تعلم نمود
چون نظام شاه نپیره برهان نظام شاه بر تخت نشست حکومت برار یافت و بعد فوت او
برهان پور و ازان جا به سورت رفت و همه را ترک داده منزوی گشت - عبدالرحیم
خانخانان را با اعتقاد تام بود - شصت و نه سال عمر یافت و در سنه ست عشر و الف
رخت هستی بر بست : از تالیفات اوست، شرح گاشن راز و حاشیه بر فصل الخطاب و
شرح خطبة البیان و دیوان شعر - اومی فرماید :

یک جرعه که از حریر مست برسد بس چاشنی دم الست برسد

این جام نهاده اند بر طاق بلند پا بر سر خویش نه که دست برسد

فائض گیلانی :

فائض گیلانی از اعیان سادات آنجاست در سال هزار و بیست به هند آمد ،
او می گوید :
پهلوی بر زمین نهم از بس که غم گذاخت کوی بخاک صورت مجنون کشیده اند

فنفور ، محمد حسین لاهیجانی :

فنفور ، محمد حسین لاهیجانی (۱) در فن طب و شعر و خط نستعلیق دستگاه
عالی داشت - به هند آمد و ملازم شاهزاده پرویز بن جهانگیر پادشاه و قصاید غرا در
مدح او پرداخت و در بلدة اله آباد ماه رمضان سال هزار و بیست و هشت در گذشت -
ازوست :

ملاحت نوگواه است و شوربختی من که بی نمک نه سرشتند خاک آدم را

در دام تو رسم رستی نیست با صید تو بخت جستی نیست
صد کعبه خلیل گو بنا کن کفساره بت شکستی نیست

ز حسن عالم افروزت چه کم کرده سرت کردم
به حرمت مرده گر بعد عمری بنگرد سویت

آرائش حسن تو ز مؤگان تر ماست از بهر سرزلف تو این شانه در آب است

درین محفل سراپا حیرتم امشب چه حالست این
که شمع از سوز دل می گرید و پروانه می رقصد

نی عندلیب بر خود از مانه باغبان خود را به شاخ چون گل پژمرده بسته ایم

(۱) تذکرة نصر آبادی ص ۲۴۳ - «و تا در ایران بوده رسمی تخلص داشت»
آتش کده آذر ص ۱۶۸

طرفه کمال ست باد مصر کز راه مشام توتیا داند بچشم پیر کنعان ریختن

فتحی ملک آبادی :

فتحی از ملک آباد من توابع اردستان است (۱) فی الجمله تحصیل علم نمود و از وطن خود به دکن آمد و در سال و هزار و بیست به اجمیر رسید آخر به عراق مراجعت نمود و همان جا در سال هزار و چهل و پنج رحلت کرد - ازوست :

دزار نکته به من گفت چشم غمازش چوسرمه خورده که بیرن نیاید آوازش

بدهده اشک شود رهنمون دل ما را ستاره شمع بود رهروان دریا را

فدائی ، رستم میرزا :

فدائی تخلص رستم میرزا است بن سلطان حسین میرزا ابن بهرام میرزا ابن شاه اسمعیل صفوی در عهد اکبر پادشاه سنه احدی و الف به هند آمد و دران عهد و عهد جهانگیر پادشاه حکومت صوبه حات مختلف بنوبت باو تفویض یافت و در سال اول جلوس شاهجهان پادشاه بمعارضه نقرس خانه نشین شد و در آگره سال هزار و پنجاه و یک به کشور عقبی شتافت - طبع موزون داشت ، ازوست -

دل و دیده پر زخون شد به خیال این که جانان ز کدام در درآید به کدام جانشیند

ای دل برو از قاصد بیگانه خبر گیر شاید که ز جانان خبری داشته باشد

صفیری سرنه زد در هیچ حال از من مگروفتی که در دام آدم صیاد خافل را خبر کردم

فطرت ، میر ابو تراب :

میر ابو تراب پدر میر رضی دانش مشهدی از وطن به ملک دکن خرامید و نزد

(۱) تذکره نصر آبادی - ص ۲۰۶ -

هدایه قطب شاه والئی حیدرآباد منزلی بهم رسانید بعد چندی پسرش میر رضی هم
 به حیدرآباد رسید و با پدر بر خورد میر ابو تراب در سنه ستین و الف در نقاب تراب
 وقت - میر آزاد در سرو آراه و خزانه عامره نوشته اند که قبر او در دائره میر محمد مومین
 استرآبادی که گورستان مقرری ایرانیان است و مردم بسیاری ازان ولایت دران بقعه
 خوابیده اند دیده شد بر لوح مزار او کنده که این رباعی را دم آخر بنظم آورد :

ظنرت بتو روزگار فیرنگی کرد بنواخت بمهر و خاراج آهنگی کرد

آن سینه که عالمی درومی گنجید اکنون ز تردد نفس تنگی کرد

و رباعی دیگر از میر رضی که در فراق والد خود گفته هم بر لوح مزار تحت رباعی
 مذکور نقش است :

دانش مکن اعتماد بر عمر دراز کاهد بزمان کم بسر عمر دراز

گیرم که چو عیسی بفلک بر شده آید بچه کار بی پدر عمر دراز

میر آزاد سلمه الله تعالی با بنده فرمودند که در خمس و ستین و مایه و الف ورود
 حیدرآباد اتفاق افتاد و بدلالت دائره میر رضی اقدس شوشتری قبر میر ابو تراب در دائره
 میر دیده شد - دران وقت دائره مذکور ویرانه بود و اثری آبادی نداشت پس ازان بعد
 سی سال در سنه خمس و تمین و مایه و الف باز ورود حیدرآباد رو نمود و دائره میر
 به ملاحظه در آمد اثری از قبر و لوح میر ابو تراب نیافته شد و هم چنین که اکثر قبور
 که دران قطعه زمین بود با خاک برابر گشت - سپس این که در زمان حال بنا بر
 سکونت والئی ملک نواب نظام الدوله آصف جاه ثانی خلف الصدق نواب نظام الملک
 آصف جاه خدیو دکن آبادی حیدرآباد بعد کثرت رسیده و این دائره که تمام
 خوابگاه موتی بود آرامگاه احبا گردیده :

چنان آباد شد از وی زمانه که چون شان عمل پرشد ز خافه

فرح ، ملا فرح الله شوشتری :

ملا فرح الله شوشتری (۱) نسبش به سلاطین سلاجقه می رسد ، صاحب سخن عربی و فارسی و در هر دو زبان صاحب دیوان و ممتاز اقران است ، ترجمه اش در «سلافة المصر» سید حل خان که تذکرة الشعراء عرب است و تذکرة نصرآبادی تذکرة الشعراء فارسی است مندرج و میرزا صائب در حق او می فرماید :

همین ز خاک فرح کاران نشد صائب که فیض هم بظهوری به این جناب رسید
از وطن مانوس بسیر ممالک دکن رسید و بخدمت سلطان عبادقه قطب شاه والی
حیدرآباد اعتبار عظیم پیدا کرد و کمال ثروت بهم رسانید - این چند بیت از نتایج
طبع اوست :

مغان که دانه انگور آب می سازند ستاره می شکند آفتاب می سازند

ثمر نصیب کسی گشت و گل نصیب کسی دلم خوش است که در باغ آشیان دارم

گل بد گل نقل کند تازگی روی ترا غنچه هر جا که روی کوچه دهد بوی ترا

در هوای باده گل رنگ بیتاییم ما سالها شد کز هوا داران این آبیم ما

گرزیر سپهریم عجب نیست که دریا در زیر حباب است و فزون تر ز حباب است

(۱) تذکرة نصرآبادی ، ص ۳۳۳ : دیوانش به نظر رسید ، قریب سه چهار

فارس ، میرزا محمد بواناتی :

فارس ، میرزا محمد بواناتی (۱) از مخصوصان میرزا ملک مشرفی بود، بعد فوت او در قهوه خانه قصه حمزه می خواند آخر طبعش مکدر شده به هند آمد و بعد مدتی مراجعت نمود و دوباره به هند آمد و درین جا فوت شد - دیوانش قریب به چهار هزار بیت است او می گوید :

خاموشی دل سوخت درین بادیه مارا ای خضر ره گم شده آواز رسائی

می شورد چون موج هائی بحر برهم کوهسار گردش چشمی مگر در کارها مون کرده است

فطرت ، میر معزالدین :

فطرت ، میر معزالدین (۲) از سادات موسوی قم و از جانب مادر دختر زاده سیر محمد زمان مشهدی است که سر آمد علمائے مشهد مقدس بود - میر در فنون علوم لا سیما معقولات درجه بلند و در شعر و انشا مرتبه ارجمند داشت در عنفوان شباب از مشهد مقدس به اصفهان رفت و در سال در حلقه درس آقا حسین خوان ساری فنون عقل و نقل کسب نمود و در سه اثنین و ثمانین و الف به هند آمد و به دامادنی شاهنواز خان صفوی و سلف بودن با سلطان عالمگیر سر افتخار بفلک الافلاک رسانید - اول به دهبانی صوبه عظیم آباد پشته مامور شد - اما صحبتش با بزرگ امید خان ناظم پشته پسر شائسته خان امیرالامرا نیامد و این خبر به سماع پادشاه رسید لهذا امیر حضور طلب شد و در سه تسع و تسعین و الف بخطاب موسوی خان و دیوانی تن سر افزای یافت و عنقریب در سه احدی و مائه و الف رخت ازین عالم بر بست - فطرت و معز و موسوی ، هر سه تخلص می کند از نتایج طبع اوست :

(۱) تذکره نصر آبادی ، ص ۴۰۱ : کلمات الشعرا ، ص ۸۹ : «خوش فکر و
معنی یاب بود ،

(۲) تذکره نصر آبادی ، ص ۱۷۶ : آتش کده آذر ، ص ۹۷ :
کلمات الشعرا ، ص ۹۸ : «در خوش خیالی و معنی طرازی و شعر فهمی و
انشا پردازی نظیر نداشت - در جدت و طبع دقت آفرینی و علم معقولات
بر بدل بود - باین فضل و کمال از ملک ایران کم کسی برخاسته باشد -

جنونم در تصرف گر نمی آورد هامون را غزالان برده بودند از میان میراث مجنون را

ارومت ناز می رود و از کمال ضعف عمری گذشت قا مژه واکتیم ما

سبب بزمی ست در کنج لحد مشت غبارم را سبب بزمی ست در کنج لحد مشت غبارم را

جز ترک عشق با توستم کاره چاره نیست آخر دل است جان من این سنگ خاره نیست

این سفر نسبت دوری به سر زلف تو داشت رفتن هند نه از راه پریشانی بود

چه شد گر فاشکیبی ها ز کویت رخت می بندد وفا جانی نخواهد رفت چون من ضامنی دارد

جامی یک زخم دگر در همه اعضا هم نیست بعد ازین تیغ بیند از و نمک دان بردار

از فن سرم جدا کن و از من جدا مباش بی رحم باش جان کسی بی وفا مباش

در چمن سوختم از رشک چو دیدم گل را به همین رنگ قبای که نو در برداری

فارغا قمی :

فارغا قمی ، از ولایت به دیار سند افتاد و مدتی دران سرزمین گذراند و متاهل شد و اولاد آورد و به اعانت میر عبدالجلیل بلگرامی که دران وقت از پیشگاه سلطان عالمگیر بکار بخشی گری واقع نگاری سرکار بکر و سرکار سیوستان مامور بود - سرمایه فراغتی بهم رسانده - به دارالخلافه جهان آباد رفت و بیاوری طالع مورد عنایت سلطان فرخ سیر شد و به منصب و خطاب ناظم خان امتیاز یافت و به نظم حالات شاهی مامور گردید - در مدح علامه میر عبدالجلیل مرقوم ، غزل گفته که مطلعش این است :

چو توی نبوده شاهی به قلمرو معانی بتو هیچ کس نه مافد تو به هیچ کس نه مانی

فدارد مهل آمیزش به هستی رنگ تخمیرم چو گرد از دامن کاغذ توان افشاند تصویرم

تلاش بی قراری باعث آرام شد دل را طپیدن بال پرواز سبکروسی است بسمل را

فاتح ، میر رضی گیلانی

فاتح ، میر رضی گیلانی درویش صاحب دل بود ، از گیلان به اصفهان رفت ، از آنجا به هند آمد و چندی به گلگشت دکن خرامید و باز قصد کرد - در انندی را بر دست قطاع الطریق جرعه شهادت چشید ، طبع نظم داشت ، ازوست :

از روز ازل رضا به تقدیر شدیم صد جا سگ نفس را گلوگیر شدیم
برخوان کسی چشم طبع نه کشودیم عوردیم ز بس گر سنگی سیر شدیم

حرف القاف

قراری گیلانی ، نورالدین :

قراری گیلانی نورالدین (۱) نام داشت - برادر اعیانی حکیم ابوالفتح مدوح هرفی شیرازی است - به انواع فضائل از علم و شعر و خط آراسته و بصفت فقر و انکسار پیراسته بود همراه برادر به هند آمد و به ملازمت اکبر پادشاه رسید - پادشاه او را به پنگاله فرستاد و او آنجا در زمان فترات مظفرخان جان بحق تسلیم نمود - صاحب دیوان است ، او می گوید :

زانخواهد پیش او عذرگناه خویش را لال می خواهم زبان عذرخواه خویش را

دردم این است که هر چند به من جور کنی لذت جور تو نا یافته از دل بروم

از امتداد هجران شادم که می توان کرد بیگانه وار با او آغاز آشنائی

بتوافقی که روزی ز تو دیده بودم اکنون ز تغافلت نرنجم که هنوز شرمسارم

کوهم نفسی که این قدر کار کند از من سخنی بمجلس یار کند
گر باعث آشنائی من نه شود از درد دل منش خبر دار کند

(۱) آتشکده آذر ص ۱۶۹ -

قیدی ماورالنهری :

قیدی ماورالنهری در عهد بیرم خان وکیل مطلق اکبر پادشاه به هند آمد و در آگره به تحصیل علم اشتغال داشت ازوست :

صومعه طاعتم گوشه میخانه شد صیحه درویشیم نعره مستانه شد
قیدی بی خانمان روی حرم می شتافت زد صنی راه او جانب پتخانه شد

قیدی شیرازی

قیدی شیرازی (۱) مورد عنایت شاه اسمعیل ثانی صفوی بود ، بعد فوت به مکه معظمه رفت از آنجا به هند آمد و ملازمت اکبر پادشاه کرده فوراً به مرتبه تقرب رسید ، روزی عرض کرد که ضابطه داغ اسپ سپاهی که حضرت اختراع فرموده اند مردم ازان بسیار به تنگ آمده اند ، ازان روز از نظر افتاد - چندی بوضع قلندرانه در بیانه از توابع دهلی بود ، آخر به فتح پور رفت و دران جا (۲) بعلت دق جان سپرد - مهر لقی کاشی نوشته که مدت دو سال در مکه توطن نمود و در شهر سنه تسمین و تسمااته هم درانجا عالم فانی را پدرود نمود ، انتهی مردن او در مکه خلاف تحقیق است ، ازوست -

تا یافته ام وصل تو در کینه خویشم مشتاق همان حسرت دیرینه خویشم

قدری شیرازی :

قدری شیرازی با اتفاق مولانا قیدی به هند آمد و قصد تجارت در دکن نمود و سفر دریا کرد و هنگام معاودت کشتی او شکست و متاع هستی او در آب هرباد رفت با مولانا عرفی هم طرح بود و سخن وای بخوبی بر کرسی می نشاند ، او می گوید :

اگرچه تا بقیامت در انتظار تو باشم زمن چوبگذاری امروز شرمسار تو باشم

(۱) تذکره نصر آبادی ، ص ۲۶۲ : و 'شاگرد ملا غیرتی است' -

(۲) نتایج الافکار ، ص ۵۶۰ و 'هما جا در تسمین و تسمااته از قید هستی برآمد' -

بهر نگاه تو صد خون اگر کنم دهوی / زسافه باهمه خصمی گواه من باشد

قیلان بیگ

قیلان بیگ چاوسلو (۱) از ملازمان شاه سلیمان صفوی و داخل قورچیان شاه بود ، آخر به عتد آورد - زمان دراز درین جا بسر برد تا بعدیکه او را مردم هندوستانی می دانند ، و او خود را طوطی هند گفته - ظاهرا در عهد اکبری به هند آمد که تاریخ جلوس جهانگیر پادشاه موافق سال هزار چارده این مصراع یافت /

ع - پادشاه باش پادشاهی کن [۵۱۰۱۲]

و عمر دراز یافته که مرثیه جهانگیر پادشاه نیز بنظم آورد - خوش فکر است ، تخلص او سپاهی هم بنظر در آمد و اکثر نام خود می آرد او گوهر می افشاند -

یاد بادانکه بکویت گذری بود مرا / یکقدم گشتن ازین جاسفری بود مرا

چنان دل برد از مردم بسحر غمزه یار ما / که نتوان یافتن صاحب دل در رورگار ما

چنان دلم ز تو مایوس گشته کز خجالت / نهفته یاد کنم التفات سابق را

از پهلو دلم که شهید خدنگ اوست / پیکان برون مکش که هما خون بهای اوست
بمهرتم که تمامش چگونه می خوانند / درین صحیفه که سرنامه نام محبوب است

کو چنان بختی که یک نوبت در آغوش کشم
چون سبوی باده باشی مست و بر دوش کشم

تو کیستی بچه نسبت درون روی قیلان
 دران صنم کده گنجایش برهنم نیست

قاسم خان :

قاسم خان ولد میر مراد جوینی از اکابر سادات جوین است - میر مراد از وطن بدکن آمد و مدتی درین جا بسر برد بعد ازان رو به هند آورد و در سلک ملازمان اکبر پادشاه منتظم شد تولد قاسم خان ظاهر این که در هند است ، ترجمه او در گل رعنا فوت شد لهذا درین صحیفه قضا کرده می شود - قاسم خان خلف جهانگیر پادشاه است - مینجه بیگم خواهر نور جهان بیگم در حباله نکاح خود داشت ، در آخر عهد جهانگیری ناظم صوبه اکبر آباد شد و در سال اول جلوس شاه جهان پادشاه بایالت صوبه بنگاله سر بر افراخت و حسبالحکم پادشاه فوجی فرستاده هوگی بندر را محاصره نمود - و پس از نقب زدن و یورش کردن بعد سه و نیم ماه قلعه مفتوح گشت از آغاز تا انجام ده هزار مرد و زن نصاری بقتل رسید و چار هزار کس اسیر گردید و هزار کس از اسلام بکار آمد و این سافحه در سان هزار و چهل و یک بوقوع رسید و (۱) بعد سه روز از فتح قاسم خان از جهان در گذشت - امیری خیر ستوده خصال بود هر سال دو لک روپیه به مستحقان میرسانید ، شمر متین می گفت و نثر مربوط می نوشت - این جواهر از خزانه اوست :

بمد ازین در عوض اشک دل آید بیرون آب چون کم شود از چشمه گل آید بیرون
 عشقت آمد پی دل بردن و در سینه نیافت دزد از خانه مفلس خجل آید بیرون

نمونه جرس بی دلم صدا نه کنم ز بس شکسته دلم لب بخنده وا نه کنم

بس که آزرده ام آزرده نخواهم کس را در دلم می خلد آن خار که در پائی است

(۱) نتایج الافکار، ص ۵۶۱ - در سه اثنین وار بعین و الف، همانجا طبل رحلت
 ازین دار فانی کوفت

مردم هر شاخی نیم‌ای باغبان بالم‌مبند هندلیم سایه گهن قفس باشد مرا

وصل که در گمان نه بود خوش عطیه‌ایست در غیر فصل میوه نوری غنیمت است

قاسم خان :

قاسم خان ولد شریف‌ا خازن از نجبائے تبریز است . جد اعلای او خازن شاه
 بهمناسپ صفوی بوده . قاسم خان در آوان شباب به هند آمد و درین جا روزگار
 می‌گذرانید ، معاصر نصرآبادی است . او می‌گوید :

شمع شبستان کلبه که تو باشی خانه همسایه هم چراغ ندارد

قاسم دیلمی :

قاسم دیلمی نشو و نما در قزوین یافته به هند آمد و با رستم میرزا فدائی که
 گذشت بسر می برد ازوست :

در چشم تو چون یافتم از درد نشان جان دادم و دانی چه بود معنی آن
 کاین درد متاع است چون یافته بازش ده و جان بمزدگان نی بستان

قدسی ، حاجی محمد جان مشهدی

قدسی . حاجی محمد جان مشهدی (۱) سر حلقه ناظم‌ان جواهر فصاحت است
 و سرآمد جوهریان بازار بلاغت بعد تحصیل حیثیات ، بزیارت حرمین محرمین رفت
 و کسب این سعادت کرده . در سنه احدی و اربعین و الف به هند آمد و در ربیع الآخر
 سنه اثین و اربعین و الف باسلام عتیقه شاهجهانی بلند پایه شد و قصیده نمرض رسانید
 که مطلعش این است .

(۱) خزانه عامره ، ص ۳۷۷ (ماخذ) مرآة الخیال ، ص ۸۷ - آتش کده آذر ،
 ص ۹۸ - نتائج الافکار ، ص ۵۶۳ ، خان زمان حاجی محمد جان قدسی ،
 کلمات الشعرا ، ص ۹۰ -

ای قلم بر پیوه بیال از شادی و بکشتن زبان
 دو ننگی قبله دهن ثانی صاحبقران

و پنهانیت خلعت فاخره و دو هزار رویه مباحی گشت و در ذهل ثناطرازان انحراف
 هفت و بیستم معتد به موظف گردید و در جشن نوروز سال هزار و چهل و پنج پادشاه
 آورد در جلوهی قصیده مدح خود بزرگشید و مبلغ هم سنگش که پنج هزار و پان صد
 رهنه باشد باو مرحمت فرمود و سوی آن مکرر بصلات ارجسته هر ذراحت - قدسی
 دو لاهور سه ست و خمسین و الف بمالم قدس خرامید - قصیده و مثنوی او پایه پلنگ
 دارد و مخصوص پادشاه نامه صاحب قران بسیار بقدرت گفته این غزلیات اوست :
 زود به کردم من بی صبر داغ خویش را اول شب می کشد مفلح چو آغ خویش را

شمه هجوم آورد و من در فکر بی سامانم میزبان عجلت کشد هر چند مهمان آشناست

جوانی رفت و داغی ماند بر دل یادگار ازوی
 چون آن سرخی که بر ناخن پس از رنگ حنا ماند

مش این باغ به اندازه یک تنگ دل است
 کاش گل خنجه شود تا دل ما بکشاید

قدرتی اصفهانی :

قدرتی اصفهانی (۱) به هند آمد و سرمایه سهیل بهم رسانده با اصفهان برگشت
 و باس بزازی مشغول شد، چون وقوفی دران کار نداشت کاری ساخت - نصر آبادی
 گوید این بیت از او میداند -

گر نه اند نیک چشم متش گیرد زود این نیکها که من از دیده به درها کردم

قیصر بیگ شیرازی :

قیصر بیگ شیرازی، طبع موزون داشت به هند آمد و در درگاه شاهجهان پادشاه
 بر می بود ، ازوست :

(۱) نصر آبادی ص ۲۲۱

زهر دستان را نوازش کسی به از دریا نه کرد
قطره دریا می شود هر که بدریا می رسد

قایل گیلانی:

میر قایل گیلانی بهند آمد و در عهد شاهجهانی درین جا بسر می برد - ظرف
طبع کوچک دل بود ، او می گوید -

هرگز زیاده چهره ما لاله گون مباد لبریز جام عشرت ما جز بخون مباد
هرناله رشک صحبت صد ساله عشرت است خالی به دنی ز نفقه این ارغنون مباد

قاسم مشهدی:

قاسم مشهدی مشهور به دیوانه در آغاز حال باصفهان رفت و به تحصیل علم
پرداخت و در شعر بتلمذ میرزا صایب افتخار اندوخت ، چنانچه می گوید -

سزدار عقل بشاگردی من فخر کنه قاسم امروز که صایب بود استاد مرا

آخر بهند آمد و چندی در دارالخلافه جهان آباد رخت بودی ، خاموشان کشید - در سخن
قصدهای بلند و تلاش های ارجمند دارد ، ازوست -

می تلهد دل در برم از شوخی سیاره چشم داغم می پرد می آید آتش پاره

رنگ از چهره گل شوق پریدن دارد می توان یافت که آن شوخ حنا می بندد

هست پیوسته اجزای عالم ذره یک آفتاب آسمین بر هر چه افشانی چراغی کشته

جلوه غیر گران بود بدوش نگهم دیده برهم زده جفراش دو عالم کردم

نہست قدری هیچ کس را در دیار خویشتن
آب تا در گل بود آب است در مینا گلاب

هر کسی از درگه یا به مراد خویشتن
دزد را سحراب باشد رخنه دیوارها

حرف الکاف

کلان بیگ :

خواجہ کلان بیگ افند جانی از امرا بابر بادشاہ بود و سالہا اہانت کابل و
قہصار داشت و در کابل در گلشت - خوش فکر بود و شعر بزرگان فارسی و ترکی
می گفت - ازوست -

ندارم قاب دیدن پیش آن بہ خورقویان را
ازان بر صبح وصل او گزیدم شام ہجران را

گلشنی کاشانی :

گلشنی از سادات کاشان است - از وطن بہ دکن و از انجا بہ ہند خرامید و
جمہیتی بہم رساند و بوطن مراجعت کرد و باز بہ ہند آمد و در سال نہصد و ہفتاد
و دو در گلشن جنت خرامید - ازوست -

ز رنگ زرد عاشق می توان یافت کہ در عشق تو شد بیمار گونه
فاصحا، تلمیم قتل من مدہ جانانہ را شمع می داد کہ چون آتش زند پروانہ را

کلامی لاری ، صدرالدین مجد :

کلامی لاری ، صدرالدین مجد مخاطب بہ افضل خان (۱) از امرائے دکن بود و

فضیلت پر کمال داشت و در سه صبح و سهین و نسما" ته در گذشت - او می گوید :
قد تو سابه نیفگند وقت جلوة ناز که سر و ناز بیامت فهاده روی نواز
کلامی چغتا :

کلاسی چغتا در هند بسیار بوده و با ملا نیازی بخاری که ذکرش خواهد آمد
همیشه بحث و جدل داشته اول در بکر سند بود از انجا به هند آمده ، در آگره بسر
می برد ، ازوست .

بسم بنیال سر زلفت ره گریه لیکن نفوان آب به زنجیر نگه داشت

گاهی ، مجد قاسم :

گاهی مجد قاسم ، از سادات میان کلال است و آن سر زمینی است مابین بخارا
و سمرقند (۱) رند لا آهالی بود و قوت جسمانی و مصارعت به مرقبه داشت که ده بیست
کس را تنها مغلوب ساختی - در عمر پانزده سالگی مولانا جامی را دریافت و میرزا
صکری برادر همایون پادشاه در بدخشان تمامی خزانه خود را که مبلغی خطیر بود
با و بخشید و او همگی به مستحقان تقسیم ساخت ، آخر بدیوار سند افتاد و در بلده بکر
بصحبت شاه جهانگیر هاشمی کرمانی که ذکرش خواهد آمد رسید و فیوض باطنی از و
فرا گرفت از انجا به هند آمده مشمول عواطف اکبری گردید و بواسطه غزل لازم فیل
صد هزار تنکه صله یافت مطلعش این است -

قا به فیلان میل دهدم دلستان خویش را صرف راه فیل کردم نقد جان خویش را

پادشاه مقرر فرمود که هرگاه مولانا بحضور آید هزار روپیه بصیغه پای مزد تسلیم
مولانا کرده شود - ازین جهت مولانا دیگر در حضور پادشاه نه رفت و در بتارس مدتی
با بهادر خان برادر خان زمان سلطان که ذکرش گذشت بسر می برد - آخر حال در
آگره فروکش کرد و در سن صد و ده سالگی سال نهصد و هشتاد و هشت و دهمت
حیات سپرد . صاحب 'مرآة القدس' می نویسد که مولانا قاسم گاهی وقتی که این
بیت گفت ،

(۱) خزانه عامره ، ص ۲۹۰ - نتائج الافکار ، ص ۵۹۹ - مقالات الشعراء ، ص ۶۷

از بنگ شود سر لفا الحق ظاهر چون هر برگش بصورت الله است

شیخ عبدالنبی او را تکفیر کرد و خلیفه را بران داشت که او را به تخریر و تقصیر این سخن حاضر گردانند. چون او را حاضر گردانیدند، شیخ در مقام معارضه شد. مولانا بخلیفه عرض کرد که حضرت شیخ را پرسیده شود که گاهی ازین پیشینده اللهاله - خلیفه به شیخ گفت که مولانا چه می گوید - شیخ گفت استغفرالله صورتش را ندیده ام چه جای چشیدن - مولانا گفت حق بجانب شیخ است، اگر افندی ازین فتاوی فرمایند و سری که گفته ام منکشف نه شود هر چه شیخ فرماید آن را سزاوارم - خلیفه را این سخن پناایت در مذاق افتاد - مولانا را به اعزاز و اکرام و خصصت فرمود، انتهای کلامه - مولف گوید ازین قبیل است، نقل دیگر صاحب عجایب المخلوقات بتقریبی آورده که وقتی امام قشیری بر بام خانه ابوالمعالم جوینی به امام الحرمین بر آمد - دید که چنگ سازی می دهد و اوتار را بر یکدیگر وصل می کند چند کس را آورده گواه گرفت و روز دیگر در مجلس سلطان ملک شاه سلجوقی چون امام الحرمین حاضر شد قشیری پرسید که ای امام چنگ زدن حلال است یا حرام - گفت، حلال - گفت چه گونه تواند بود - گفت چنانچه میان دو چنگی خلاف افتاد، یکی به سر طلاق سوگند خورد که تو خطا نواختی و آن دیگر نیز سوگند خورد که من راست نواختم و رجوع به مفتی کردند - اگر مفتی خطا و صواب ایشان را نداند چگونه حکم کند - سلطان بخنده افتاد و این قضیه به این لطیفه گذشت و قشیری راجائی سخن نمافد، مولانا گاهی گوید :

چون ز عکس عارضت آئینه برگ گل شود

گردان آئینه طوطی بنگرد بلبل شود

اشک من طالب آن فرگس جادو باشد همچو طفل که دوان در پی آهو باشد

خواهم که چرخ ز آب و گل من سبو کند چون بشکند سفال سگ کوئی او کند

می نه باشد به مجلس تو حرام که بود باد در بهشت حلال

نه فرگس است میان بر سر مزار مرا سفید شد برهت چشم انتظار مرا

ز محضر عمر فرزند است عشق بازان را اگر ز عمر شماره روز هجران را

چون ساه هم مهم بهر سوراوان شوی شاید که رفته رفته بما مهربان شوی

از گرفته من حال رفیق تو خراب است زان روی که مرگ صگ دیوانه در آب است

کامی ، میر علاؤالدوله :

کامی، میر علاؤالدوله بن قاضی یحییٰ حسنی سینی قزوینی. تذکرة الشعرا مسمی به
' نفائس المآثر، از فسون علوم بهره مند بود و در شعر فهمی و فن قاریخ یگانه
می زیست از ولایت اول به دکن آمد و از آنجا باستانه اکبر پادشاه شتافت و به منصب و
خطاب افضل خان سرفراز گردید، آخر الامر باز به دکن رفت و همان جا حله آخرت
پیمود، ازوست :

زه عشق جز بدل خویشین نه گویم راز که دل سخن نه شنود از من و نگوید باز

سر بهای او نهادم سرگران از من گذشت چون گرفتم دامنش دامن گهان از من گذشت

کامی ، سبزواری :

کامی سبزواری (۱) در خراسان پاره تحصیل کرده بود از دهار خود به هند آمد
و مدتی بخان خانان بسر برد، چون زود رنج بود و مزاج ناساز داشت، ازین ملک
به ولایت خود برگشت و در مشهد مقدس فوت شد، ازوست :

زه عکس چهره پر از گل شده است دامانش

گمان علق که از لاله زار می آید

(۱) تذکرة نصرآبادی، ص ۲۸۱ -

آتش کده آذر، ص ۸۲ - " روزی چند در خدمت مولانا جامی مشغول
تحصیل کمالات بوده - گویند به ضیاءالدین ولد مولانا تعلق داشته، در سنه در پرات
وفات یافته،،

کم رزق و ارزغمت قارون چه فایده
بر گنج خلفه مار همان خاک می خورد

تاهست بوی از گل و مل بی خودی بجاست
نبی ز میروششم و نبی ز باغبان

کامل کفری بدله ، میر حسین :

کامل بدله میر حسین قربی ، خط شکسته بسیار درست می نوشت و شعر خوب
می گفت ، به هند آمد و در خدمت خانخان عبدالرحیم تقرب بهم رساند و در سه
صبح عشر و الف در کنار خاک آسود ، او می گوید :

چو بوی گل بگریبان خنچه بودم کم بصد قریب درین گلشنم صبا آورد

کامل شیرازی :

کامل شیرازی به هند آمد و دامن دولت خانخانان بدست آورد ، ازوست :

در شهر ما جوانی و پیری به سال نیست
پیر از خمار بودم و از می جوان شدم

گرامی ، حسن بیگ شاملو :

گرامی ، حسن بیگ شاملو (۱) از طبقه اتراک است و سخنور خوش ادراک
از ولایت ایران در عهد شاهجهانی به هند آمد و در ملازمان خلافت منتظم گشت و
در ایام حکومت قاسم خان منجه ناظم بنگاله که ترجمه اش گذشت در بنگاله مشرفی
نواره داشت - نواره بفتح نون در زبان هندی سفاین در پارا گویند ، او می گوید :
داغ بردل ز غم لاله عذاری دارم پیچ و قاب از کشش زلف نگاری دارم

(۱) تذکره نصرآبادی ، ص ۲۸۹ -

آبش که آنر ، ص ۴۴ - « اسس محمد حسین بیگ از اتراک است »

پار می آید و هنگام فشار است مرا مرو ای جان گرامی، بهو کاری دارم

زیا افتاده عشقت امید از چشم تر دارد که آید سیل اشکی قاسرش از خاک بر دارد

بخاطر می رسانی هر کجا گم گشته داری همین از خاطرت جان گرامی من فراموشم

کیفی سبزواری :

کیفی سبزواری یهودی پسر بود، آخر خورا بعلیه اسلام آراست و هند آمد
درین جا بطریق سیاحت می گذرانید، کیفیت سخن او چنین کیفیت می دهد -

بدستم گوهر دل داد ما در از پی بازی ز بس کودک مزاجم می شود هر جا فراموشم

هجوم بلبل از خواب می کتد بیدار بیاد آن گل رخسار گر بخواب روم

کوکبی ، قباد بیگ :

کوکبی، قباد بیگ کرجی (۱) از غلامان شاه عباس ماضی بود، چون کوکب
سیار منازل طح کرده بحیدر آباد هکن رسید و در سال هزار و سی و سه در افق فرو
رفت - طبعی روشن داشت و چنین بر تومی افشاند :

ز خنده تو بدل لذت نهسان دارم که همچو پسته دل خویش در دهان دارم

هر چه هم رنگ به معشوق بود معشوق است نقص عشق است که پروانه به مهتاب نسوخت

(۱) تذکره نصر آبادی ، ص ۳۱۳ -

کلیم ، ابو طالب

کلیم ، ابو طالب (۱) مولدش همدان و وطنش کاشان است و لهذا می گویند -
 زنهار مگویند کلیم از همدان است

در جمیع الاسام سخن بد بیضا دارد و همه اعجاز کلیمی بظهور می آرد و لهذا بعضی او را
 خلاق المعانی ثانی گفته اند دو بار به هند آمد کرت اولی در عهد جهانگیری رسید و با
 شاهنواز خان بن میرزا رستم فدای که گذشت بسر برد و بعد چندی در سال هزار و
 بیست به عراق مراجعت کرد و زیاده از دو سال توقف در وطن نه کرده دوباره به
 هند آمد و با مهر جمله روح الامین شهرستانی که ذکرش گذشت پیوست و از دولت او
 طرفی بمنت و در مدح او و شاهنواز خان مذکور قصاید غرا موزون ساخت ، آخر بدامن
 دولت صاحبقران ثانی شاهجهانی معتصم شد و بخطاب ملک الشعراء امتیاز یافت -
 اتفاقاً غره شوال روز عید الفطر هزار و چهل و چهار نیر اعظم در فزعت کده حمل خرامید
 و عهد جهانیان دو بالا شد و صاحبقران ثانی از سفر کشمیر معاودت کرده بتاریخ
 مذکور داخل اکبر آباد گشت و بر تخت طاووسی که ذکرش در ترجمه سعید اگیلانی
 گذشت جلوس نمود - کلیم قصیده در تهنیت اربعه و توصیف تخت بنظم آورده
 گذرانید ، مطلعش این است -

خجسته مقدم فروروز و غره شوال فشاده اند چه گلهای عیش بر سر سال

قصیده بموقف قبول رسید و کلیم به میزان عنایت سلطانی سنجیده شد و مبلغ هم سنگ
 که پنج هزار و پانصد روپیه بود با و تسلیم گردید و در جشن وزن شمس سال هزار و
 چهل و هشت در لاهور هزار روپیه صله شعر یافت و در پایان عمر نظم فتوحات
 صاحبقران قریب ساخته و خصت کشمیر گرفت و در آن خطه جنت نظیر اقامت گزید -

(۱) تذکره نصر آبادی ، ص ۲۲۰ - « در سنه ۸۱۰۲۸ بمراق آمده ، دو سال مانده

به هند رفت فقیر او را « خلاق معانی ثانی گفته ام » -

خزانه عامه ، ۳۹۱ - مرآة الخیال ، ص ۹۰ - نتائج الافکار ، ص ۶۰۱ -

آتش کده آذر ، ص ۲۵۱ - ” لیکن در مثنوی و قصیده و رباعی شعرے

که قابل باشد ندارد ” -

پهون صاحبقران ثانی در سال هزار و پنجاه و پنج پر تو ورود پر کشمیر افگند ، کلیم قصیده در تهنیت قدوم بعرض رسانید و دو صد اشرفی صلہ گرفت و روزی که موکب سلطانای از سیر کشمیر معاودت کرد ، نیز کلیم را در جائزه قصیده دیگر دو صد اشرفی مرحمت گشت ، وفات کلیم پانزدهم ذی الحجہ سال هزار و شصت و یک واقع شد (۱) و در نزدیکی قبر محمد قلی سلیم مدقون گردید - دیوانش متداول است ، این چند بیت بنا بر التزام پیرایه این اوراق می شود -

گاهی که سنگ حادثه از آسمان رسد اول بلا به مرغ بلند آشیسان رسد

طبعی بهم رسان که بسازی بهالمی یا همتی که از سر عالم توان گذشت

مهدرند بدان را به طفیل نیکان رشته را پس ندهد هر که گهر می گیرد

در حقیقت تنگدستی مایه دیوانگی ست در چمن بید از ره بی حاصل مجنون شود

عسر کم بر جان گوزرا کرد بار زندگی روز کوتاه مایه آسائش مزدور بود

با ستم گاران گیتی را نمی گردد سپهر عید تریبان است دایم خانه قصاب را

کاظمیا ، تونی

حکیم کاظمیا تونی (۲) در تحصیل علم سعی نموده کمال آگاهی بهم رساند بعهده به هند آمد و درین جا می گذرانید - فرزوات سلطان جلال الدین منکر (؟) بی را بنظم آورده ازان است -

(۱) کلمات الشعرا ، ص ۹۶ - « ملا طاهر غنی تاریخ وفاتش چنان یافته .

ع : طور معنی بود روشن از کلیم »

(۲) تذکره نصر آبادی ، ص ۲۰۲ -

همه سرورران پورو شهر یار چو چشمی که افکند به دنبال دار
فشره‌ند پا از دو سو (۲) مردوار چو نقشی که در سنگ گهر قرار

هر چند سر کردهم جای* چو دل نهدیم با صد جهان کدورت با زاین خرابه جالی است

نگه ز روی* تو هر لحظه دست بندگی است چو کفروش که جا بر در چمن داده

کاظم ساوجبی :

کاظم ساوجبی (۱) از زمره تجار بود به هند آمد و به ساوه مراجعت نمود و در آنجا فوت شد ، ازوست -

روی* روشن دلان به دنیا نیست شمع فانوس زنده در گور است

کاظم ، میرزا کاظم :

میرزا کاظم (۲) ولد میرزا امینا کاشی در ولایت پاره تحصیل نمود و در افشا
اقتصادی بلند داشت - به هند آمد و در سلک ملازمان سلطان اورنگ زیب عالمگیر
انتظام یافت و به تحریر عالمگیر نامه مامور گردید و حالات ده ساله پادشاه را بمسافر
مضبوط و مربوط نوشت بعد ده سال پادشاه تحریر حالات خود موقوف کرد و گفت ؛
آثار و اخبار خود نوشتن روزگار ضایع کردن است که فایده آخروی ندارد و علما را
جمع کرده ، عوض آن فتاوی* عالمگیری جمع نمود که بین الانام مشهور است - این یک
بیت میرزا کاظم ، نصر آبادی در تذکره خود آورده -

نیست از چاه زنخدان بستان قسمت ما غیر آبی که ز حسرت بدهان می گردد

(۱) تذکره نصر آبادی ، ص ۳۹۹ -

(۲) تذکره نصر آبادی ، ص ۱۳۲ -

حرف اللام

لطف الله نیشاپوری :

مولانا لطف الله نیشاپوری (۱) قدوة الفاضل و در نظم و نثر و صنایع شعری زبده امثال بود و از تصوف بهره وافر داشت و در مدح میران شاه بن امیر تیمور اشعار بسیار دارد - صاحب هفت اللمیم (۲ و ۳) در بیان آدیهه بقسم همزه و فتح دال مهمله و سکون های تحتانی و فتح سین مهمله آخرهای زده که مابین پنگاله و دکن واقع است می گوید در اینجا بت خانه ایست که شکر فتن آن اصنام را جگنات می نامند - بومن و کالر هر که در پیش آن بت بر ادبی نماید البته هلاک شود چنانچه آشیانی همایون پادشاه در رساله که از هر جا سخنان جمع کرده می فرماید که مولانا لطف الله نیشاپوری که سیاح بر و بحر بود باجمعی آنجا وارد می شوند و پس از الحاح و زاری بسیار زیارت آن بت را از براهمه التماس نمایند و آنها قبول می کنند - بشرطیکه بی ادبی نکنند - چون آن جماعت درون بت خانه می روند یکی از آنها آب دهن بطرف آن بت می اندازد و در فور بمیرد . مولانا می گوید که مرا از مشاهده این معنی آتش در دل افتاد که آیا این چه بود باشد که از بت باطل عاقل این چنین تاثیر عظیم بوقوع آید - آورده اند که چون درین فکر بخواب رفته شخصی در واقعه بوی گفته که این مشکل تو در نجف اشرف حل می شود - چون به نجف رسیده در خواب دیده که شخصی بوی می گوید که تاثیر آن بت در امور ازان جهت است که سالهاست تا توجه نفوس لاطفه بآن متعلق شده از ممر توجه نفوس آن اثر بظهور می آید ، انتهای کلامه - وفات (۲) مولانا در سه ست عشر و ثمانه اتفاق افتاد - وقت وفات تنها بود - این رباهی در کافله پاره نوشته بدستش یافته -

دی شب ز سر صدق و صفای دل من در میکده آن روح فزای دل من
جای بمن آورد که بستان و بنوش گفتم نه خورم گفت برای دل من

(۱) خزانه عامره ، ص ۳۹۷ (ماخذ) آتش کده آذر ، ص ۱۴۵ -

(۲ و ۳) مرآة الخیال ، ص ۵۷ - در خزانه عامره و در مرآة الخیال این واقعه

مرقوم نیست - م

(۲) تذکرة الشعرا دولت شاه ، ص ۱۴۳ -

هد مرد پریر لاله آتش الگفت دی فیلوفر به بلخ در آب گرهخت
در خاک نشاپور گل امروز شکفت فردا بهری باد سن خوانند بیخت

هر مصرع این رباعی مشتمل بر نام شهری و نام روزی و نام گی و نام عنصری
است و فیلان بیگ جواب این رباعی چنین رساند -

افروخت بقم لاله پرید آتش طور دی گشت گل افشان ثبت از باد نور
امروز بری بنفشه شاداب شکفت فردا دمد از خاک هری سوری سور

میر آزاد نیز در جواب می فرمایند :

بشگفت پری لاله به مشهد لب آب دی خاست بخاک یزد فرگس از خواب
امروز بقم گل از صبا می خندد فردا گل آتشین دمد در فاراب

و رباعی دیگر هم مشتمل برین صنعت می فرمایند -

پیرار بقم شکفت از باد سن پار از مدد آب بنفشه بختن
اسمال به یزد لاله آتش افروخت سال دگری گل دمد از خاک عون

درین رباعی التزام اسماء سنین است - بجای اسماء ایام اسماء لهای آورده

می فرمایند -

بشگفت پری شب سن خاک حلب دی شب گل آتشین باغ نخشب
امشب شب بوی یزد سرزد لب آب بوی قم یسار دهد دهگر شب

و میر احسان علی همشیر زاده میر آزاد جواب اسانده چنین بهم رساند -

در مصر پری لاله نمود آتش زار دی سرزده از خاک صفا هان گنار
امروز بقم شکفت سوسن لب آب فردا از باد بشگفت گل به تزار

لطفی بن عرفی :

لطفی بن عرفی کماں گر قبریزی خوش صحبت لطیف مزاج بود (۱) در عهد
اکبر پادشاه به هند آمد و بازین خان کوکه پادشاه بسر برد و در عهد جهانگیری تقرب
سلطانی بهم رساند و بخطاب موزون الملک سر افراز گردید و بسیار معزز و محترم
می زیست شعرش این است .

یک چند پی* گردش افلاک شدیم یک چند پی* دانش و ادراک شدیم
از آمد و رفت خود همی فهمیدیم کز خاک برآمدیم و در خاک شدیم

حرف المیم

موالی ، لاری :

موالی لاری ، از امیان لار و فضلا آن دیار است (۲) شاگرد علامه دوانی
بود و دیوان عواجه حافظ و دواصی نظم بعضی منظوماتش تمام از برداشت و در هند
و غیره سیاحت کرد - ازوست -

دلا هرگز منی از کوئی دل بر یک قدم بیرون که باشد کشتنی صیدی که آید از حرم بیرون

مرتضی شریفی :

میر مرتضی شریفی شیرازی نبیره میر سید شریف جرجانی در علوم عقلی و نقل
و ریاضی بر علمای عصر خود فایز بود از شیراز به مکه معظمه رفت و علم حدیث از

(۱) آتش کده آذر ص ۱۴۶ -

(۲) آتش کده آذر ، ص ۳۱۳ - فتاوح الافکار ، ص ۶۱۸ - آخر کار در

(۸۹۴۹) تسع و اربعین و تسع مایه وفات یافته -

شیخ ابن حجر مفتی مکه معظمه اخله کرد و ازالجا بدکن با آگره شافت و بافاده و
 الحاحه مشغول شد و در سه اریبه و ستین و الف بجوار رحمت آسود - ازوست :
 خاطر جمع ز اسباب میسر نه شود تخم جمعیت دل تفرقه اسباب است

معظم ، خواجه معظم :

خواجه معظم ولایت زا است از فرزندان شیخ جام و خالوی اکبر پادشاه به
 هند آمد و در سلک نوکران سلطانی در آمد و در سال نه صد و هفتاد و یک بنا بر
 خطی که داشت نا حق زن خود را کشت و خود هم بقصاص رسید - ازوست -
 درد دل را نبود پیش تو ای جان گفتن محنتی دارم ازین درد که نتوان گفتن

مقصود قزوینی :

ملا مقصود قزوینی به هند آمد و در آگره سال نه صد و هفتاد و هفت راه عدم
 گرفت ، صاحب دیوان است ، اومی گفت -
 در عالم وفا سگ کوی تو رام ماست اقبال در اطاعت و دولت بکام ماست

مروی ، خواجه حسین :

مروی تخلص خواجه حسین مروی است (۱) در عقلیات شاگرد مولانا
 مصام الدین و در فرمات تلمیح شیخ ابن حجر مفتی مکه معظمه بود و در شعر و انشا
 دستگاه عالی داشت - از مروی به هند آمد و در سلک ارای همایون پادشاه و
 اکبر پادشاه منسلک گردید و او قصیده گفته که از هر مصراع اولش تاریخ جلوس

(۱) نتائج الافکار ، ص ۶۱۸ - " همان جا در سه ۹۷۹ تسع و سبعین و تسمانه
 به حکم قضا و قدر به وطن اصل شافت " .

اکبر پادشاه مطابق سه ثلاث و ستین و تسعانه بر می آید و از هر مصراع دوش تاریخ
ولادت شاهزاده سلیم مطابق سه سبع و سبجین و تسعانه حاصل می شود - مطلقش
این است -

شاه احمد از پی جاه و جلال شهر یار گوهر مجد از محیط عدل آمد بر کنار
پادشاه دو لک تنگه در وجه صلح عنایت کرد - خواجه در سه تسع و سبجین و
تسعانه از پادشاه رخصت وطن گرفته روان شد و به کابل رسیده مرحله آخرت پیمود -
از روست -

دردمندیم سر کولی بلا منزل ماست فکن زلف بتان طرز شکست دل ماست

موجی ، قاسم خان :

موجی ، قاسم خان از قدیم الخدمتان بابر پادشاه و همایون پادشاه است و در
سفر هراق ملتزم رکاب همایونی بود و همراه موکب والا به هند آمد و در عهد
اکبر پادشاه بخدست میر بحری آبروی تازه یافت و در دارالخلافه دهلی بر کنار آب
چمن منزل دلکشای فریب داد آخر استعفا از ملازم پیشگی نمود و همانجا انزوا بر
گزید و در سال نهمصد و هفتاد و نه کشتی عمرش در آب فنا فرود رفت - مثنوی یوسف
زلیخا شش هزار بیت گفته - ازان است -

مرصع موی بند بی بهایش	ز بی قدری فتاده در قفایش
نکرد از لعل ناب آویژه کوش	که شد آویخته دل های مدهوش
بهاض گردش چون شمع کافور	ز جیش سرزده سر رشته نور
کفش برگ گی آورده در مشت	بر آن چون غنچه زلیق هرا انگشت
نموده دست صنعت از نغز ا	هلال و بدر در یک روی ناخن
میانش برتر از حد بیان است	که این جا نازکی ها در میان است

ساقیا، قانک ز دوران شرح بدحالی کنم شیشه پرکن که یک ساعت دل خالی کنم

مرادى ، مير :

مير مرادى ، از سادات استرآباد است - در عهد اكبرى به هند آمد و قصد
بیت الله كرد و چند مرحله طح نموده ، همین جا در سه نوح و سبمن و تسمانه
مرحله آخرت پيمود ، ازوست -

مصالحات آن خط آفت جان ما است مضمونش مهادا آفت لب را كه خواب آورد پيرانش

كفر زلفش كه بود ماله ايمانم ازو نا مسلمالم اگر روى بگردانم ازو

منظرى سمرقندى :

منظرى سمرقندى خوش گو است به هند آمد و در آگره با بهرم خان مى بود ،
نظم شاه نامه اكبرى خيال كرده بود ، چند داستان به اتمام رسانيد - ازان است -
ز فر نفيرش فلک گشت كر ملك شد سراسيمه زان كر وفر

هميشه ما ز فراق توبى سر و پائيم ترا كسى كه بخاطر نيمى رسد ماليم

مبلى ، ميرزا قلى :

مبلى ميرزا قلى هروى (۱) از طائفه تكلو است ، در خراسان باولى دشت ،
بپايسى هم مشق بود - هر دو سخنور صاحب طرز خاص و انداز دلکش اند - مبلى در
سه نوح و سبمن و تسمانه به هند آمد و با نورنگ خان روزگار بسر برد و در مدح
او قصايد غرا به نظم آورد - در سه ثلاث و سمانين و تسمانه بساط حيات در نور

(۱) - نتایج الافكار ، ص ۶۱۹ -

دهد - استخوان او را به مشهد مقدس برده بخاک سپردند - صاحب دیوان است - او
می طرازد -

منم و دل خرابی بتو می سپارم او را بچه کار خواهد آمد که نگاه دارم او را
دم آخرت دشمن ببتش گذار یک دم که بصد هزار حسرت بتو می گذارم او را

دانسته که مهر تو با جان نمی رود گر خاک کشفگان گلاری سرگران هنوز

با آنکه بپرسیدن ما آمده مردیم کا باز که پرسیده ره خانه ما را

مردم و بر زندگانم رحم می آید که تو خواب آن بیدادها داری که با ما کرده

پار خواهد که بمرگم شود آسوده و من شرمساری برم از محنت جان کندن خویش

الگندهام ترا بزبان ها و خوش دلم کز شرم آن نگاه بمردم نمی کنی

پس از عمری چو بنشینم بصدق‌ترب در بزمش سخن از مدعای من کند تا زود بر خیزم

بیا بپوش من چون امید صحبت نیست بحال مرگ مرا دیدن از محبت نیست

می‌لماهم خویش را و ابسته از سودای خویش تا فریب عشق من کم ساز استغنائی او

کسی اگر سبب وصل پار من شده است ز سر گرانی او شرمسار من شده است

مشفق، مزوی :

مشفق، اصلش از مرو (۲) و موادش بخارا است - مردم بخارا او را سلمان

زمانه می پنداشد. در ولایت ملازم عهدنامه خان اوزبک بود و در عهد اکبر پادشاه
 دو بار به هند آمد و برگشت و در بخارا، سه خمس و تسمن و تسمنانه از عالم
 وقت "سفرنامه عهد" (۹۹۵) تاریخ یافته‌اند - ازوست -

زمنی داشت قصد کشتن من چشم سهلایش قدش برخواست بهر طرز زلفا افتاد بر پایش

پوشش نامه بر ناک پرد چشم به دیدارش بجای نامه می خواهم پرگامی ز دیوارش

چو نقد هستی مجنون غم نگاری بود خدا به نقد بیمار زدی که پاری بود

مشربی ، نکلو :

ملا مشربی نکلو در عهد اکبری سیاحانه وارد هند شد و مدتها بسر برد در
 همین جا وفات یافت ، ازوست -

دل و دین باغیگان را چه هم از روز جزا راه بی خوف بود مردم غارت زده را

مقیمی ، حسن بیگ تبریزی :

مقیمی حسن بیگ تبریزی (۱) از اوایل بهار لوهم قوم خانخانان است و از
 جانب مادر منجمله خویشان جهان شاه والی آذر بایجان ، در عهد اکبر پادشاه
 به هند آمد و حسب الامر پادشاه پیش خانخانان که در آن وقت بمهم دکن مامور بود
 بدکن رسید و همین جا در گذشت - حسن و مقیمی هر دو تخلص می کنند و چون
 را بخوبی بگری می نشاند ، از اشعار اوست -

کدام روز فلک بسار بوده است مرا همیشه در پش آزار بوده است مرا

وامکن طومار عشق شهر آشوب مرا تا نسوزد دست تو بگذار مکتوب مرا

(۱) - نتایج الافکار ، ص ۶۳۰ - "خانخانان که در آن ایام به مهم دکن مامور بود
 شتافت و هما جا اوایل ما که جاری عشر وفات یافت و مقیمی هم حسن تخلص
 می کرد" -

هم خوری که عمری کرد سوگر دیده ام او را
 ز بخت بد تمام عمر پیش تو گلی خوارم
 در آفوش تصور خوب شب بوسیده ام او را
 که از بستان سرای مرد و عالم چیده ام او را

مردم سهل است تو هم بعد مرگم روزگار
 شوه رحمی بیاموزه سسنگار مرا

بخوفت نشسته می بینم دلانا سهوبالی را
 که دشمن کرده از بهر او با خود جهانی را

وای بر جان مقیمی کان گرفتار غریب
 نو گرفتار است و خود نگرفته با جور و جفا

در حیرتم که بی تو چسان می برد بسرا
 بیچاره که خو بوصال تو کرده است

اگر ز بهر تو در آتش ابد سوزیم
 هنوز لاف وفا موجب خجالت ماست

معهم شد بی سبب شیرویه خسرو را صریح
 در وفای دوست اشک مردن فرهاد گشت

اسیر مجرم و بهیچم ز دره پروا نیست
 ز بهر آنکه شسیم را امید فردا نیست

همه عمر خود گرفتم نکنم خلاف امرت
 تو بگو چه چاره سازم بدل بهانه جبروت

صلح با مقیمی مزن ای خلاف وعده
 که فداری اختیاری بدل ستیزه جبروت

زدن و بستن و کشتن روش یار من است
 مردن سوختن و دم نه زدن کار من است

مشکل که نسل شود از دهن یوسف
 این چشم سه رو که بروی نگران است

یار آمد به تن خمزده جان می بایست
 فرصت گفت و شنو بود زبان می بایست

به فردا وعده زان رومی دهد یار
 که می داند شب ما را سحر نیست

هر لحظه انضات تو بر حال مدهی پیش حسن بقهر خدای برابر است

ما را بقتل گاه فراموش کرد یار از بسکه در هلاک اسپران شغاب کرد

اگر این است رسم خوبی و آئین معشوقی تمامی آرزوهای مقیمی خاکه خواهد شد

اگرچه اشوب از درد هجران جان نمی ماند باین شادم که یاری محنت هجران نمی ماند

صد ره از بزم تو گرفتیم روم باز آیم کشش شوق بلا نیست که من می دانم

محسن رضوی مشهدی :

میر محسن از سادات رضوی مشهد مقدس است - به آمد و در سلک ملازمان اکبر پادشاه منتظم گشت ، ازوست -

بخواهم مهربان بر خوبشتم در چشم اغیارش که ترسم چشم فوری بیند و گردد گرفتارش

مجدالدین ، خواجه :

خواجه مجدالدین خواری به هند آمد و در درگاه اکبری اعتبار و اقتدار بهم رساله و همواره بخدمات متفرقه بنوبت مامور می شد - این رهای در وقت احضار بنظم آورده -

پیوسته بیاد لعل شیرین فرهاد می کود ز قلخ کامی خود فرهاد |
جان داد و نیافت کام دل از شیرین شیرین می گفت و جان به قلخی می داد

میرزاخان نیشاپوری :

میرزا خان نیشاپوری به هند آمد و داخل ملازمان اکبری شد - طبع نظم داشت - ازوست -

رتبه عشق از ثبوت پای بالا بر نهاد زانکه یوسف را جدا عشق زلیخا می کند

مقیم ، محمد مقیم :

محمد مقیم ولد سید محمد دانیال استر آبادی از مردم صاحب کمال آن دیار بود - صاحب هفت اقلیم گوید - " امروز در هند همت بر امر معیشت از سر ملازمت می گمارد " - ازوست -

مدلی شد کس مرا در ساخت آن در نه دهد قانون دورم کردی از خود هیچ کس دیگر نه دهد

محمود ، میر محمود :

میر محمود گیلانی در عهد اکبری به هند آمد و بعد چندی سر پستی کشید -

هنگامی من ز کینه برهم زده رخت هوسم بنیل مانم زده

در نوبت هرکس زده فال سرور جز نوبت من که قرعه غم زده

مردمی ، محمد هاشم مشهدی :

مردمی محمد هاشم ، مشهدی در عهد اکبری به هند آمد و درین جا بسر می برد - ازوست -

آدمی باشد که بی حالت نباشد هیچ گاه گریب خندان نباشد چشم گریان هم خوش است

مردمی ، محمد هاشم :

مردمی محمد هاشم مشهدی در عهد اکبری به هند آمد و درین جا بسر می برد - ازوست :

آدمی باشد که بی حالت نباشد هیچ گاه گریب خندان نباشد چشم گریان هم خوش است

محترم سمرقندی

محترم سمرقندی محمد هاشم نام داشت به هند آمد و در ثناگستران اکبر پادشاه

مفروض گشت و مقام کتاب مها بارت تاریخ (۱) را بان قدیم هندوستان از برداشت -
ازوست :

در کام جان ز ذکر عطای خدایگان فرسوده تر شده ز کف پا سر زبان

مستوی ، مهر مستوی :

مهر مستوی در علوم ریاضی مستوی بود از ولایت در عهد اکبری به هند آمد و
و بلازم شاهزاده سلیم سر بر افراخت - در عهد سلطنت شاهزاده مذکور که آخر
مقرب به جهانگیر شد حکومت بندر لاهری که از بنا در بنگاله است یافت و جمعیت
وافی بهم رسانید - بعد چندی قصد مراجعت به وطن کرد و در عرض راه بقتل رسید
او می گوید -

برخیوز که ساتی و شرابت آمد و اندر شب تیره آفتاب آمد
نو کرم شب افروز طلب می کردی خورشید بخسانه خرابت آمد

مهوری ، مهر مغیث :

مهوری ، مهر مغیث از سادات همدان است (۲) - مهوری و مغیث هر دو تخلص
می کنند و رباعی را مربع بر کرسی می نشاند ، از وطن به هند آمد و ازین جا بحرین
مخترمین رفت و بسعادت زیارت فایض شده ، عطف عنان به هند نمود و دامن دولت
خاندانان بر گرفت - و در مدح او اشعار آبدار موزون کرد و در سنه عشرین و الف
در گذشت ، او می گوید -

من گریه آتشین نمی دانستم من سوز دل حزین نمی دانستم
نی نام بمن گذاشتی و نشان ای عشق ترا چنین نمی دانستم

(۱) - مسوده من به لفظ مها بارت می لکھا ع - (ت - س)

(۲) - آگش کده آذر ، ص ۳۷۳ - " در آخر به هندوستان رفته و آنجا مراجعت
بوطن نموده "

هر چند که چشم بخت را خوابی هست بازم به سوی نایی هست
 هر چند که ما خانه غرابیم اما . ویرانه ما را شب مهتابی هست

ملک قمی :

ملا ملک قمی از مشاهیر شعر است (۱) در ایام طفل مشق سخن پیش گرفت و از پیکشان رفت ، چند روز هنگام شعر و شامی گرم داشت ، بعد ازان متوجه مزهین گردید و قریب چهار سال در آنجا رنگ اقامت ریخت و در رمضان سال هجرت و هجرت و هفت از قزوین کمر عزیمت بست دکن پرست و بعد وصول این دیار از مرتضوی نظام شاه دیوانه والی احمد نگر و بعد او از برهان الملک نظام شاه نوازینها یافت و در بیجاپور رفته از دولت ابراهیم عادل شاه والی آنجا فیضها برجاوید و چون جوهر قابلیت ملا ظهوری ملاحظه کرد دختر خود را در حباله نکاح او گشود و این هر دو سخنور را بهام مودتی بود که بالاتر ازان مصور نه باشد و بعضی تصانیف مشارکت یکدیگر ترتیب دادند ، چنانچه نوری را که نه هزار بیت است هر دو باتفاق بنام ابراهیم عادل شاه تصنیف نمودند و نه هزار هون صلح گرفتند و بهام بالمناصفه تقسیم کردند - وفات او در سن خمس و عشرين و الف وقوع یافت (۲) او طالب کلیم گوید -

ملک آن ، پاد شاه ملک معنی
 بچشم سال قاری بخش ز ایام
 که ناش سکه نقد سخن بود
 بگفا « او سراصل سخن بود »

[۱۰۲۵]

این چند جواهر از ملک است :

ازین مرنج که بیداد کار محبوب است اگر وفا نه نماید ستیزه هم خوب است

(۱) - خزانه عامره ، ص ۲۱۱ -

(۲) - نتائج الافکار ص ۳۳ - « وفاتش در سنه ۱۰۲۲ اربع و عشرين و الف واقع

گشته » - کلمات الشعراء ، ص ۱۱۱ - « ظهوری ذکرش در ساقی نامه

آورده است -

سجده شریف و قافله لیلی حریف راه آن فرصتی نداد که عماره را با کشفه

مغزو ز نسون مار ز سوراخ بر آورد صوفی فتواست که از خویش بر آید

عالم و در بهار آتش نشسته ایم اما را اگر رسد مددی از صبا رسد

خواجه از ریخت جود حریفان است فی المثل نقشش پرده را ماند

بر نیاید ز آستین دستش کبر عنت نه کرده در ماند

محموی اردبیلی ، عبدالعلی :

محموی اردبیلی عبدالعلی نام داشت بعد کسب کمالات به هند آمد و چندی با
میرزا غازی و قاری و سپس با رستم میرزا وفاتی بسر برد و در سال هزار و بیست و پنج
بمرض انبساط نقش هستی او از صفحه هستی روزگار محو گشت ، ازوست -

مخوام ز بتان شعله داغی به لحد برد این هم دل من نیست که بامن نگذارند

بلبل از عاقبت کارگر آگه می شد آشیان در چمن دامن گلچین می بست

پروئی گئی نمی رسد آه مگر ز بخت من خواب گرفت در چمن قافله نسیم را

مهدی قل سلطان :

مهدی قل سلطان فیروزه خلیل خان کوه کیلویه است به هند آمد و مدتی به
ساحت این دیار پرداخت - طنبور خوب می نواخت در سال هزار و بیست و هفت
تار نفس او گشت او ساز سخن می نوازد -

قارسی از مجلس زندان بگامی همچوی گرز چشم شیشه لغتی در دل پیمانان باش

ما را به کمال خویش دانسانی ده لائق به جمال خویش بینایی ده

چا محل تکلیف ز دو شم بردار یا در خورد این بار توانایی ده

مرشد پروچردی :

مرشد پروچردی [بکسر بای موحده و ضم را سکون و او و کسر جهم و سکون را و حال مجله نصبه اوست از فارس بخریف خوانند لهذا آگاه کرده شد] - مرشد بسیار خوش تلاش و خيال نازک تراش است میر آزاد در سرو آزاد می فرمایند - میر لقی اوحی اصفهانی صاحب تذکره « عرفات » گوید ملخص کلامش این که مرشد وقتی که او پروچر [د] بصفهان آمد بصحبت ایشان مکرر رسیدم از آنجا به شیراز رفته مدتی سیر گره و چون به ملک سند افتاد صحبت او با میرزا غازی بر آمد و ترقیات نمود و مرشد خان خطاب یافت و چون میرزا غازی در قندهار جرط شهادت چشید اراده درگاه جهانگیر پادشاه نمود و در اثنا تحریر این مقالات با گره آمد - چند روز او را در یافتیم پس در اجمیر رفته بار دوی جهانگیر واصل شد و بملازمت سلطانی مشرف گردید و الحال مهابت خان می باشد تا این جا خلاصه کلام « عرفات » است - مرشد در سنه ثلاثین و الف فوت شد از ارشادات اوست -

گهرم که روز حشر سراز خاک برکنم آن دیده کو که جانب قاتل نظر کنم

بی سبب مرشد ز طور من شکایت می کند این قدر آخر نمی داند که من دیوانه ام

بیهک بویه دهانش را چون عود محتاج می کردم اگر از تنگی ره کم نمی کردم دهانش را
ز مرشد این همه غافل مشو نگامش دار که از برای تناسل بکار می آید

مومن ، میر محمد

میر محمد مومن استر آبادی خواهرزاده میر فخرالدین سماکی است (۱) - ممتاز و مستثنائی عصر بود و در صلاح و تقوی درجه عالی داشت - در عهد شاه طهماسب صفوی به تعلیم سلطان حیدر خلف آن شاه قیام نمود بعد رحلت شاه و کشته شدن سلطان حیدر

و استیلاء شاه اسماعیل ثانی سبیل اقلیقه دران چهار نیافته به دکن آید چنانچه بر اقتصاد مذهب صحبت او با ابراهیم قطب شاه والی حیدرآباد کبیرا افتاد و ثمری عظیم نمود. بعد فوت او پسرش محمد قلی نیز میر را پیشم آورد و به منصب پیشوایی و وکالت مطلق ممتاز ساخت و سالها مدارالمهام آن دولته بود. تا آنکه در سنه اربع و ثلاثین و الف دامن از خبار حیات مستعار افشاند و او در ایام زنده گانی خود قطعه زمینی داخل سواد بلده حیدرآباد خریده وقف کرد و خود دران زمین مدفون گشت از آن وقت تا زمان حال این بقعه گورستان مقرری مردم ایران و بدائره میر موسی مشهور فکر شهر هم می کرد این ابیات از انفاس اوست :

کرد شوخی بدلت خانه مبارک باشد شمع من منصب پروانه مبارک باشد
به هوای سرکوی که تو میدانی و من شب برون آمدن از خانه مبارک باشد

عاشق آن قدرت کجا دارد که گردد گرد دوست

ما نمی دانیم عاشق بلبل و پروانه را

محمد آملی ، مولانا :

مولانا محمد آملی صوفی مشرب و در و پیش وضع بود اما به تند خوئی و درشت گوئی انصاف داشت و با مردم کم اختلاط می کرد - در عهد اکبر پادشاه به هند آمد و از امتزای عصر سرمایه رهایت ها یافت و مدتی در گجرات احمدآباد رنگ اقامت ریخت - در شهر سنه اربع و ثلاثین و الف حکم جهانگیر پادشاه در طلب او رسید - مولانا بحضور خلافت روان شد و در اثنای طریق راهزن اجل مولانا را از پا در آورده - مورخی این مصراع تاریخ یافت ع «رفته ملا محمد صوفی» [۱۰۳۴] ملا بگفتن و اندوختن شعر ذوق تمام داشت و معتقد طور قدم بود و خود هم شعر بطور قدم می گفت چنانچه از مطالعه دیوان او سم و وضوح می یابد و مجموعه از انتخاب دواوین استادان ترتیب داده «بت خانه» نام کرده - میر آزاد انتخابی از دیوان او که بسیار مختصر است برداشته در بیاض خود ثبت کردند چون دیوان مولانا عزیزالوجود است انتخاب مذکور درین صحیفه نقل کرده می شود :

دیده تو بروی سجه جان سوخته گفتم که بروی دهم زهان سوخت

بهر از دست من نمی آید کار خسار از سمن نمی آید
دانی از پیستم چنین مفلسی خورد فروشی ز من نمی آید

مرا بویعت جدالی چو تسبیح مردن به که زنده باشم و بی دوست بنگرم جانرا

مشکل حکایتی است من سال خورد را انجام عمر من شد و آغازم آرزوست

عاشق بی دل خورد را نه چنین باید داشت این چنین غم زده را بچهر ازین باید داشت

شب شنبه شراب باید خورد من چون آفتاب باید خورد
از کف دست روزگار مرا چند چون رشه تاب باید خورد

من از بزم وصالش بی نصیبم این قدر دانم که چون نرگس، کسی کانجا رود حیران بروی آید

بگوش مجلسیان چمن برید صبا چه گفته است کمخونی خوردند، خاموش اند

آن گفتگوی دشمن و این خاموشی من مانده حدیث سگ و مساحتساب شد

دو زشت کردن من نیکوچه دیده اند آنانکه زشت را به مداوا نکر کنند

هر سوم نئی که عاشق نیست گنجی است که پاسبان ندارد

چه سود از آنکه طالب تو خنده آلودست که ز هر کار کند گرچه در شکر باشد

مرا سار زهر این گردن گزیده گزیدم چراغی دان نهفته زهر سرپوش

ما گرچه در حرم کسی معتبر نهیم چون آستانه بر در کس بی مهر نهیم

تو یمن رومانی زانکه شهباز نباید جز بدست شهر یاران
درین عالم بد آن چنان است که در میخانهها پر مهرگان

از بسکه جان زنده دلان پائمال کرد آب حیات می چکد از خاک راه او

ز خط وصال مرا گرچه گشت نامه سیاه بر آب دهن بشویم صحیفه راز گناه

وصالی با تو می خواهم که باشد زمین و آسمان از غیر خال

سی این قدر به صید دل ما چه میکنی این مرغ پا شکسته ما را چه میکنی

سروی ز باغ حسن به یکجا مقیم باش مانند تاک میل بهر جا چه می کنی
با پادشاه عصر تو بد خونه ساختی نای گدای بی سرو پا را چه می کنی

سوزنده بسان اشکرم ساخته اند یارب ز کدام گوهرم ساخته اند
هرگز نه سم هیچ مقصد گوئی هم طالع تو بے پریم ساخته اند

مالم ز خوبان به نگامی خوردند وز خرمن دیگران به گامی خوردند
از جانب دوستان بهادی خوردند وز راهروان بگرد وامی خوردند

میر خاتون ، شیخ :

شیخ میر خاتون عامل و وجه نسبت او به خاتون این است که یکی از بلاطین دختر خود را یکی از آبادی او داده بود شیخ از نسل آن خاتون است - فاضل مستطبه بود - شرح بر اربعین شیخ بهاءالدین عامل نوشته که برهان استعداد اوست - از وطن به دکن آمد و در خدمت عبدا لله قطب شاه کمال اعتبار بهم رساند و در دکن فوت شد و میرزا اسد هرمان تخلص را که ذکرش گذشت و صی خود کرد و جمیع اسباب خود را با و سپرد که در ایران بورقه او رساند ، میرزا همه را بلا قصور بورقه او رسانید بلکه ورقه طبع هنگامه ها پیدا کرده اسباب میرزا هم بار اسباب شیخ گرفتند و میرزا بیچاره را باقتضا تخلص او هرمان ساختند شیخ طبع موزون داشت او می گوید -

هست ریش حضرت قاضی فلان بر هیچ لاف چون بز و خسید کهای چون به پشت افتد لعاف

میر معزالدین یوی :

میر معزالدین یوی از عادات یزد است - فاضل کامل بود - در عهد جهانگیری به هند آمد و سالها ملازم شاهزاده پرویز شد و در سنه خمس و ثلاثین و الف بر دست یکی از او بائن بقتل رسید - ازوست - ازوست -

وحی که نجان دمد به بدن نفیست نه است آبی که خاک بر سر آتش کند می است

میر معز :

میر معز کاشانی خط و تعلیق خوب می نوشت در عهد جهانگیری به هند آمد و همین جا فوت شد - ازوست :

آن گل ز داغ دست خود افگار کرده است هرگز کسی بدست خود این کار کرده است

ملا مجلسی :

ملا مجلسی اصفهانی از تلامذه محترم کاشی است - در اصفهان جولاهی کردی

آگر بر جوانی شیفه گردید و بزود جمله عشق او را رام خود ساخت و تربیت نمود و
پشتانی مشفق به هند آمد و در دکن فوت شد -

در جهان هر جا پلاخ بود از خاد در گذشت غیر بخت تیره گو چون سایه دیوانه مال ماست

مظفر :

مظفر کونابادی از معاصران تقی اوحدی و از واردان هند است - تقی گوید
مشوی شیرین خسرو از تصانیف اوست - چه ربطی و بند و بستى ندارد لیکن ابیات
عجب دران است - انتهی کلاهه ازوست -

باز از نفس بوی جنون می آید از طاقم این شور فزون می آید
هر حرف دلم گرفته اندگشت کسی چون دل از آن حرف بیرون می آید

مشهدی :

مشهدی قسی از فرط اعتقاد نسبت محمد به مشهد مقدس اختیار کرد به هند آمد
و همین جا فوت شد او می گوید -

پسند عشقم و در آرزو زخم جگر تا در عافه قائل به طهیدن رفتم
هر ریم از قفس در فیض تو توان کشود من هم ز آشیان بامیدی پریده ام

موید ، سید اشرف :

موید ، سید اشرف از سخنوران ایران و از معاصران تقی اوحدی است به هند
آمد و باز بوطن خود مراجعت کرد - ازوست -

از دهر کعبه حاجت من گروا شدی چندین مرا مشقت هر کیش بر دمی

مولانا ، مولانا :

مولانا مولانا از مردم ایران و معاصران تقی اوحدی و از آهنگان هند است -
ز شادی کم کنم خود را چو بامن در سخن باشی نیام خورش را آن دم که در پهلوی من باشی

محسنا شیرازی :

محسنا شیرازی در عهد جهانگیر به هند آمد و در هنگامه با آقا محمد زمانه از
اسرائیل هنگامه بسر می برد - در هند فوت شد ازوست :

می دهم دل و زلفت بوسی نمنا می کنم گوهری دارم بکف با لعل سودا می کنم

خیال بوسه بران کردن بلند میند لیس که رسد آن جالب گریبان است
شده است دیده خوبان ز عارضش روشن سواد خوانی اطفال از گستان است

مطیحا :

مطیحا تبادله عباس آباء اصفهان است (۱) بسیار مودب و مهذب بود - اوقات
به تجارت می گذرانید ، آخر به زیارت حرمین شریفین و عتبات عالیات سعادت
القدرت و با پسر خود به هند آمد اتفاقاً پسرش درین جا مرد ازین داغ به اصفهان
رفته خود هم فوت شد - خوش تخیل است - او می گوید -

آهی که مرا از گل پر درد بر آید چون شاه سواری است که از گرد بر آید

طفل هرگاه که از خانه برون می آید بخیمال من دیوانه برون می آید

عندلیب چمن چاک گریبان توام چشم بر رخه دیوار گستانم نیست

مهر آزاد فرمودند مصرع ثانی چنین اولی - « چشم بر رخه دیوار گستان
توام » - الحال مطلع و معنی بیت دیگر پیدا کرد -

ملکی توئی سرکانی :

ملکی توئی سرکانی (۱) در وطن خود به کسب زراعت معاش می کرد - در عهد اکبری به هند آمد و به منصبی از بادشاه سرفراز شد و ایامی بخدمت بخشی گهری بنگاله و زمانی به دیوانی صوبه کشمیر امتیاز یافت و در سنه اربعین و الف در گذشت ازوست -

امید که هرگز بدل خوش نه نشیند آنکس که قرا گفت که با من بنشین

منیری، میر محمد طایفی :

میر محمد طایفی در آغاز جوانی به هند افتاد و چندی در دکن و لاهور و پشته سهر کرد و در سنه اثنین و اربعین و الف به بنگاله رفت و از آنجا رخت به پشته کشید - ازوست -

سپاه گشت ز دل تا لبم ز آه تمام درون من شده چون دود گش سپاه تمام
بنائے صورتش ایزد به احتیاط نهاد چنانکه ابر و او کرد رد ماه تمام

ممتاز شیرازی :

ممتاز شیرازی به هند آمد و در بلده پشته سنه خمس و اربعین و الف در گذشت - ازوست -

چون دعای مستجاب آخر بجای می رسم مرغ قدسم دامن پاکم بود بال و پر

منصف غیاثانی اصفهانی :

منصف غیاثانی اصفهانی از دیار خود به هند افتاد و چندی با امرائے عهد بسر برد - آخر خدمت رستم میرزائے فدائی صفوی لازم گرفت و به سببی زهر خورده

خود را ہلاک ساخت - این بیت گویا حسب حال خود بنظم آورد -

ہست دور از عقل واپس دادن جام شراب می توان خوردن اگر زہر است یک پیمانہ

میر معصوم :

میر معصوم کاشی (۱) خلف میر حیدر معمالی کمنڈ افگن غزالان معالی ست و
عزائم خوان پریزادان سخندانى مدتی در ہرات با حسن خان کہ در عہد شاہ عباس
مانشی حاکم ہرات بود بسر برد و با اوجی نظری (۲) کہ او ہم از فدمالی حسن خان
بود کمال داشت - چنانچہ می گوید - (۲)

ما و او جی قدر ہم دانیم آری گفٹہ اند قدر زر زرگر شناسد قدر جوہر جوہری
میر در عہد شاہجہانی بہ ہند آمد و چندی در دکن بود چنانچہ می گوید -

عمر اگر اماں دہد می روم از رہ دکن روپیہ تا بدست من ہون (۳) نشود نہ می شود

آخر با اعظم خان ناظم بنگالہ پیوست با او قرین اعزاز و اکرام می گذرانید و
دو ہند با کلیم و میرزا صائب اخلاص و ارتباط داشت - چنانچہ میرزا صائب گوید -
بہر صائب و معصوم نکتہ سنج کلیم دگر کہ ز اہل سخن مہربان یکدگرانہ

میر در سنہ اثنین و خمسون و الف فوت شد - محمد علی ماہر اکبر آبادی این
صراح تاریخ یافت -

ع - معصوم نژد حیدر و سنجر قدم نہاد

این چند بیت از و در سلک تحریر می آید -

(۱) تذکرہ نصر آبادی ص ۲۵۰ - آتش کدہ آذر ص ۲۵۸ - نتائج الافکار ص ۶۳۶ -

(۲) اس عبارت میں « اوجی نظری » اور اس کے ساتھ سوالیہ علامت مرتب تذکرہ
کی ہے (ت - س)

(۳) مراد ان ہے جو سلاطین دکن کے عہد کا مشہور سکہ تھا (ت - س)

آن قدر باش که منتقاز سفر باز آید
 ای که همراه موافق ز جهان می طلبی

گر آفتاب بدستم فغاد شام نماند
 حراب هست خوبشم که صبح چون گردون

مرغ روح من جواب نسامه دلدار بود
 قام قاصد چون بر آمد قالب من شد تهی

خواست فرهاد ز هر گوفه که بادا آهباد
 ہی کسی گفت که قربان تو بادا معصوم

می زان حرام شد که دل شاد می کنند
 چیزیکه محاطرت شکفاند جهان نداشت

مسیح ، حکیم رکن الدین کاشی :

مسیح حکیم رکن الدین کاشی (۱) شاعر گوی پرگو صاحب لک بیت است -
 در فن طبابت نیز دستی داشت - سالها مصاحب خاص شاه عباس ماضی بود شاه مکرر
 منزل او را بقدم خود مشرف ساخت آخر ناتوان بینان مزاج شاه را از و منحرف
 ساختند - حکیم بے التفاتی شاه دهد - قصد هند کرد - درین باب گوید -

گرفلک یک صبحدم بامن گران باشد سرش شام بیرون مهروم چو آفتاب از کشورش
 در عهد اکبری به هند آمد و از دامن دولت سه پادشاه یعنی اکبر و جهانگیر
 و شاهجهان فیض مستوفی بر گرفت و در سه احدی و اربعمین و الف رخصت مشهد مقدس
 از درگاه شاهجهان خواست - وقت رخصت خلعت و پنج هزار روپیه عنایت شد حکیم
 به مشهد مقدس رسید و دولت زیارت حاصل کرد و از انجا احرام حرمین مکرمین
 پر بست و بعد احراز این سعادت به مشهد مقدس برگشت و از آن جا به کاشان رفت

(۱) - خزانه عامره ص ۲۱۲ -

نتائج الافکار، ص ۶۴۰ - «در معنی یابی بد بیضا داشت بسیار خوش فکر است»

کلمات الشعرا ص ۱۰۶

و از کاشان در عهد شاه صفی صفوی به اصفهان آمد - اکابر و اصافران جا شادی‌ها کردند. اما بغازی حساد روی از شاه نیافته بشیراز رفت و مدتی در آنجا مانده بود و بعد بکاشان کشید در سنه ست و ستین و الف بمالم عقبی شتافت - این اشعار از انقاس مسیحی است -

وقت بسیار است و می کم ساقیا هشیار باش گاه کارا ز باده کن گاهی ز لب در کار باش

ز دو دمان خلیلی است خصال تو گوئی و گرفته آتش بر دی چرا گسستان است

دل هشیار من پاس دو چشم مست او دارد بله هر جا که مستانند یک هشیار می باید

در روز وعده جان بخدا هم نمی دمم جانم توئی چگونه بقرا کشمکش دهد

مر قاضی ، سید

سید مر قاضی از ساداتی است که تولیت اما زاده زمین العابدین واقع اصفهان دارفد در عهد شاهجهان به هند آمد و اعتباری بهم رساند ازوست -

دلیم از فراق خوں شد تو فراق دیده باشی برهت غبار گشتم ز صبا شنیده باشی
نه قسمی نه حرفی نه حکایتی بمسادا ز زبان بریده ناصح سخنی شنیده باشی

مومنا ، کون آبادی :

مومنا کون آبادی صاحب حسن خلق بود به هند آمد و ازین جا سه کورت به حج برفت و سعادت زهارت حاصل کرده باز آمد ازوست -

مومن بیدی نیست کسی مانندت این طرفه که خلق نیک می خوانندت
عمری بودی چنانکه خود می دانی یک چند چنان بزی که می دانندت

مظفر ، حاجی مظفر :

حاجی مظفر از تبارزه عباس آباد اصفهان است آنجا علاقه بنندی می کرد آخر
بیمک دکن افتاد و از دکن بجهان آباد رفت و نزد تقرب خان و دیگر امرا تقرب
بهم رساله و مستطیع واجب الحج شد لهذا به مکه رفت و هو حج گذاوده به هند
برگشت و ازین جا به اصفهان رفت - ازوست -

سرا پای وجودم در محبت شد کف خاکی هما بر تربتم فنشست از بی استخوانی ها

تبسم چون کند در وقت گفتار طلوع صبح باشد در نمک زار

مسعود :

مسعود ولد آقا زمان زر کشی که گذشت (۱) مثل پدر خوش طبیعت بود - در
فن تاریخ کمال قدرت داشت - از جهت پریشانی با پدر به هند آمد بعد فوت پدر
باصفهان مراجعت کرد و از پریشانی نیامد - ازوست -

کاهده بسکه آتش عشق بنان مرا چون شمع در گوگره افتاد جان مرا
از یک نگاه غارت گشن نمی شود محروم سهر گل مکن اے باغبان مرا

گوهر خویش همان به که بخواک اندازم نتوان این همه منت ز خریدار کشیده

معلوم ، محمد حسین تبریزی :

معلوم محمد حسین تبریزی تاجر پیشه بود (۲) و از ولایت به هند آمده می گذرانید -
سابقه سخن درپست داشت ، او می گوید -

سنگدل زیور است حسن بتان را تا گهر آب است آب و تاب ندارد

(۱) تذکره نصر آبادی ص ۲۸۷

(۲) تذکره نصر آبادی ص ۲۸

دیر است که محویم بران روی نکو چون عکس در آئینه و چون آب به جو
از پس ز قف مهو رخسار سوخته اہم چو سایه گل نه رنگ داریم نه بو

محمد قاسم :

محمد قاسم از تبارزه عباس آباد اصفهان است به هند آمد و به تجارت اوقات
بسر می برد و همی جا فوت کرد ، ازوست -
بگویم چون رسم ، جامی بیاد دوستان نوشم بلے در کعبه یاد آرند یاران آشناهاں وا

میرزا محمد تقی :

میرزا محمد تقی مازندرانی از اکابر آن ولایت است - خالی از قابلیت نه بود -
از ولایت به حیدر آباد دکن آمد و ملازم عبادتہ قطب شاه گردید - ازوست -
ز دام اشک چون پروانه فارغ بال می کردم چراغ هرکه روشن می شود خوش حال می کردم

میرزا معصوم :

میرزا معصوم تبریزی جدش از کدخدایان معتبر تبارزه بود و اوضاع
پاکیزه داشت و برسم تجارت گاهی سفر هند می کرد - معاصر نصر آبادی است
طبعش خالی از لطف نه بود - ازوست -

پدر پیر ز عیب پسران می لرزد تیر چون گشت خطا پشت کمان می لرزد

فیض نه جرمة ایام به از سر جوش است ترک می در شب آدینہ نمی باید کرد

مبدع تبریزی :

مبدع تبریزی مدتی در اصفهان از کثی و فغ کوبی می کرد آخر به هند آمد و
درین جا بسر می برد او ابداع می کند -

میں لکھتے تھے کہ ہر دم دلیر کسی دائم چہ شد انتظارم گشت آن کافر نہ می دائم چہ شد

محمد علی ، حاجی :

حاجی محمد علی مہا بادی، سخن شناس خوبی بود و با کلام مولوی روم و لومی
دانت، بصیفت تجارت بہ ہند آمد۔ بعد چندی بدیار خود مراجعت کرد و در مشہد مقدس
فوت شد ۔

پھر محاکمتری آیتہ ما کی جلا گیرد نفس در سینہ باید سوختن تا دل جلا گیرد

مست علی اصفہانی :

مست علی اصفہانی با آنکہ سواد نداشت از تنج کلام سخنوران شاعر شدہ ۔
با حکیم شفائی اصفہانی ہم طرح بود ۔ در ایام شاہ صفی صفوی از راہ قندہار بہ
ہند آمد و مدتی دریں جا ماندہ مراجعت کرد ۔ ازوست ۔

پھر آن بد خونہ تنها جان مادر آتش است از پر پروانہ تا بال ہما در آتش است

مکی، حاجی محمد اصفہانی (۱)

مکی حاجی محمد اصفہانی بزیارت مکہ معظمہ سعادت اندوخت لہذا مکی تخلص
کرد از مکہ باصفہان برگشت و ازانجا بہ ہند آمد و از ہند باز بہ مکہ رفت

(۱) صودے میں التزام پہ ہے کہ مہیضہ نویس نے شاعر کا نام اور تخلص صفحے کے
درمیان میں سرخ روشنائی سے لکھا ہے ۔ لیکن اس سے قبل بعض شعرا کے نام
اور تخلص اس التزام سے عاری گذرے ہیں ۔ اور بلا کسی عنوان کے عبارت
شروع کردی گئی ہے ۔ لیکن یہ اندازہ نہ ہو سکا کہ یہ قسم اصل مخطوطے میں
ہے یا مہیضہ نویس کی غلطی تھی ۔ تاہم ان اسقام کو بطریق مقررہ پابند کر کے
چھاپ دیا تھا ۔ لیکن اب پھر وہی صورت درپیش ہے ۔ یعنی حاجی محمد مکی
اصفہانی کا ترجمہ بلا عنوان شروع کر دیا گیا ہے ۔ جس پر عنوان کا اضافہ
کر کے تذکرے کی یکسانیت کو قائم رکھا گیا ہے (ت ۔ س)

و سکونت گرفت و از یمن حقیق آورده بیرون باب اسلام می فروخت آخر به اصطهبانات
مراجعت - به اعتقاد خود منشی مولوی روم را جواب گفته ، ازان است
پیش اهل معرفت معنی گل است طبع صاحب دل بران گل بلبل است

حارف معنی بزرگ دهن بود نکته گر فهمی بزرگی این بود

صلح استرآبادی (۱)

صلح (غالباً مصلح) استرآبادی عهد صالح فام داشت در عهد شاه جهانی به هند
آمد و در دکن بسر می برد - ازوست
مجردان چه عجب گر زور طریحی خبر اند که دست و پائنه شناور در آب عریانی است

مجرم ایرانی

مجرم از ایران است - شاعر و محوش نویس و موسیقی دان بود - در عهد
شاهجهانی به هند آمد و در بنگاله بسر می برد - ازوست -
از خنده غنچه دل ماوانه می شود ما شهنیم هست گل ما گریستن

منشی زنبیل بیگ خلخالی :

زنبیل بیگ خلخالی در عهد شاهجهانی به هند آمد و در بنگاله اقامت
داشت - ازوست |
من به ذوق این که می بوسد لب جانان را می مکم چندان که لب دارد لب پیمسافه را

(۱) چونکه به میم کی ردیف می اس لیے به تخلص « مصلح » می هوگا - فاضل
مرتب اگر « مصلح » تخلص لکھ کر یہ صراحت کردیتے کہ مخطوطے کا کاتب
غالباً « مصلح » کو « صلح » لکھ گیا ہے تو اصول تدوین کی صحیح پیروی
ہونی - (ت - س)

ملا شاه بدخشانی :

ملا شاه بدخشانی صاحب کمال بود در عهد شاهجهانی به هند آمد - شاهزاده
بارا شکوه با او اعتقاد مفرد بهم رساند انتقال او در سال هزار و شصت و نه بوقوع
آمد کلیات او ضخیم است مشتمل بر اقسام سخن او می گوید -

آن آبرو کجش مرا تیغ خمیده گفتم زان تیغ اشارتی کرد بالائے دیده گفتم

مردم ایم و چون زنده می کردیم به این چیست خرق عادت ما

دور زهر بغلی تاک نهال از چه گرفته است بے نکته بجائے نه نهند ست قدم را

شور یک دل زنده هزار دل زنده ز یک چراغ توان صد چراغ روشن کرد

میرزا زیرک سبزواری :

میرزا زیرک سبزواری معاصر نصرآبادی (۱) است مرد رنگین خوش صحبت
بود و در امر تجارت وقوف تمام داشت آخر با کوچ خود بزیارت کعبه مکه معظمه
رفت و از آنجا به هند آمده درین جا بسر می برد گاهی زبان را بگفتن شعر آشنا
می کرد -

با کسی یک دم آشنا نه شدیم که چو مژگان ز هم جدا نه شدیم

چه رفیقی نه بوده تنهایی ا ما عبث با خود آشنا نه شدیم

(۱) تذکره نصرآبادی ص ۱۲۱ - « در اوائل حال به اصفهان آمده و چهل سال
در آنجا ساکن بوده و شاه عباس ماضی صفوی بسیار با و شفقت داشته » :

آتش گده آذر ص ۲۲۵

مشهور تبریزی :

مشهور زمانه تبریزی (۱) در عهد عالمگیر بادشاه به امید توفی به هند آمد و بنا بر آن که در همچو زبانی دراز داشت از کسی رو نیافته تا کام به ایران مراجعت کرد - خوش فکر است - او می گوید -

بیتابی من بر دل جانانه گران است بر شمع نسیم هر پروانه گران است

پر حذر باش که از شکوه زبانی دارم خون چکان ترز کبابی که نمک سود کنند

کجست مانع بهر قلم تیغ بیداد ترا از توشیرین تر که خواهد گشت فرهاد ترا

مولانا مجد :

مولانا مجد از ولایت ده علی فارس اش مرد متقی بود و چندی درین جا مانده مراجعت کرد - ازوست -

نعمت انوان شاهان گرچه از خوان گداست یک در جو آب شیرین است و در دریاست تلخ

منصف ، مجد اسماعیل شیرازی :

منصف مجد اسماعیل از شیراز است (۲) اما در طهران بسیار بوده لهذا بطهرانی مشهور شده - پدرش شمس نام داشته که در علم سیاق او شتر از آفتاب بوده - منصف به هند آمد و مدتی درین جا مانده بوطن مراجعت نمود روزگار به تجارت می گذرانید بسیار خوش طبیعت است او می گوید -

(۱) کلمات الشعراء ص ۱۱۰ « بخوش فکری مشهور است »

(۲) آتش کده آذر ص ۳۱۲ « برادر ارشد مقیم است لیکن چون در تجریش اے

نشو و نما یافته بعض به این علت او را تجریشی دانسته »

انچہرچ سلفہ داغ غلط بخشی توام معلوم شد کہ آثارہ بدولت رسیدہ

مگس آئینہ ام ووالہ رخسار توام تا تو پیش نظری او بقفا نتوان کرد

اسلب بہ زہر پالی تو تا صبح غلطہ بود منکر مشو کہ دزد حنسا را گرفتہ ام

طفل است و کار بردل ما تنگ می کند خود حرف صلح گوید و خود جنگ می کند

ایہ کہ از گلشن کشیر خیر می پرسی سایہ سر و بہ ہند و صنمان می مائد

ایہ باغیان برو کہ ز میرٹ بلبلان مشخے پری کہ مانفدہ بہ صیاد می رسد

من نگویم دل بہ مومن یا بترا می دہم خانہ دارم کہ ہرکس می رسد حامی دہم

چو نیست چشم تمنائی از وفائی کسی دگر برائے چه میرد کسی برای کسی

حکاک شیرازی بہ ہند آمد و در آگرہ توطن گرفت و در اوائل جلوس
عالمگیر پادشاہ فوت شد - مثنوی در تعریف آگرہ دارد از وست - (۱)

دو رخسارم روز و شب ہر چند صہبا می کشم خشک لب چون ساحلم ہر چند دوہا می کشم

آن را کہ زور بازو کسب ہنر بود دست پر آبلہ صدف پر گہر بود

(۱) مسودے میں اس شاعر کا نام محمد اسماعیل منصف کے بعد درج ہے - معلوم ہوتا ہے کہ مخطوطے کے کاتب کی غلطی سے یہ صورت پیدا ہوئی - لیکن فاضل مرتب «حکاک» کو «حائے حلی» کی ردیف میں رکھ کر کنایت کی غلطی کی صراحت کر دیتے تو یہ سقم دور ہو جاتا اور فن تدوین کے اصول کے خلاف بھی یہ بات نہ ہوتی (ت - س)

مفید ، ملا مفید بلخی :

ملا مفید بلخی (۱) در عهد شاهجهانی به هند آمد و درین حاسی گذرانید و او را با شیخ فاضل کشمیری مهاجرات رکبکه است و در ملتان سنه خمس و ثمانین و الف قوت شد ، سرخوش تاریخ وفاتش به تممیه اسقاط شش عدد گوید -

مرد ملا مفید در ملتان
 بر کشید آه و سال تاریخش
 این سخن چون بگوش سرخوش نمود
 گفت مفید بلخی مرد با
 ۱۰۹۱ - ۶ = ۸۱۰۸۵

ملا مفید گو :

از رهائی مگو که چون طاوز پر و بالم به مهر سیاد است

زینت خانه سیاد بود مرغ اسیر از گرفتاری طاوز نفس گزار است

قاله من همچونی جانم بلب آورده بود باد چشم سرمه آلودش به فرهادم رسید

میرزا محمد حسین مازندرانی :

میرزا محمد حسین پسر ملا محمد صالح مازندرانی و برادر ملا محمد سعید اشرف است او هم مثل برادر خود به هند آمد و با ابراهیم خان عالمگیری پسر می برد ازوست -
 ستم گازی که دور چرخ ابر مدعا خواهد بدان ماند که رود نیل فرعون از خدا خواهد

در همت شادم اگر پر ز بیار است دلم خط مشکین ترا آینه دار است دلم

(۱) نفعای الافکار ص ۶۴۴ « از خاک توران هم چو او معنی باب صاحب تلاش بر
 لغاست نازة فکر بود تاریخ فونش گفته « کلمات الشرا ص ۱۰۸ -

سیرا مقیم :

سیرا مقیم بخاری در عهد عالمگیری بدکن رسید و در جرگه گرزداران نوکر
 شد که امر به سیف الدوله عبدالصمد خان ناظم لاهور پیوست و در لاهور سه احدی و
 ثلاثین و ساله و الف فوت شد - ازوست -

پرشان نیست ما را خاطر از بے برگ و باری ها
 چونک یک غنچه دل داریم و صد امیدواری ها

منصف :

منصف خواجه بابا نام از اکابرزادهائی سمرقند است در اواخر عهد عالمگیری
 به هند آمد و در سلک منصب داران سلطانی منظم گشت و بخطاب فاضل خان و
 داروغگی عرض مکرر سر بر افراخت - بعد فوت سلطان ترک نوکری پیشگی کرده به
 زیارت حرمین شریفین رفت و در عهد سلطان فرخ سیرباز به هند آمد و به سالانه پانزده
 هزار روپیه از سرکاری سلطانی قناعت کرده در لاهور منزلی شد و در سه ست و ثلاثین
 و ساله و الف در گذشت - با ناصر علی دوستی بسیار داشت و در مقاطع اغزال خود
 او را یاد می کند - ازان جمله است -

به امداد علی منصف سفرها در وطن کردم که تا اقصائے عالم با پدر و بال سخن رفتم
 صاحب دیوان است او می گوید -

جهان پیر است نبود از جهان بختی امید این جا برنگ نافه زاید طفل با موئے سفید این جا

حرف قاصد بر نمی تابد دماغش نازک است می برم خود همچو بونئی گل پیام خویش را

ما خود سفر ز خاطر احباب کرده ایم یادش بخبر هر که فراموش گار ما است
 در عشق زاری سودی ندارد یا کیمت زر یا زور پنجه

مقبیل اصغهبائی :

مقبیل اصغهبائی صاحب واقعات مشهوره تمزیه دار امام الشهدا است و قربان

سر محبت آل عبا در عهد سلطان حسین میرزائی صفوی اعتباری داشته و در فوت ایشان معواری بسمی برد و در عصر نادر شاه از ولایت به هند آمد و چند روز در جهان آباد اقامت کرد - آخر نزد مومن خان ناظم گجرات احمد آباد بگجرات رفت و با او می گذرانید و همان جا در سه سب و خمس و مآه و الف بمال بقا عتالت و حسب و صیت پهلوی قبر نظیر نیشاپوری مدفون گردیده - این دو بیت از واقعات او است -

سروشک این غم و محنت عزیز دارین است چرا که از نجبائی دهبسار بحرین است
 ایند من بسوی مشهد اسام رضا است من و طواف رضا و رضا رضای خدا است

متین ، عبدالرضا اصفهانی:

متین اصفهانی - عبدالرضا نام داشت - از اولاد شیخ حسین نجفی است که نیش بمالک اشعری رسد - پدرش شیخ عبداقده از نجف اشرف باصفهان آمده نوطن اختیار کرد تولد متین در اصفهان روز عیدالغفر سال هزار و صد و سه واقع شد - از عمر بیست سالگی در عهد شاه عالم که سال جلوس او هزار و صد و نوزده است به هند آمد و مدت سی سال با ابوالمنصور خان صفدر جنگ نیشاپوری ، ناظم صوبه اوره که در عهد احمد شاه وزیرالممالک شد بسمی برد و در ظل عنایت او نیاز و نعمت گذرانید - بعد فوت صفدر جنگ در سه خمس و سبعمین و مآه و الف و ۱۰۰ به بنگاله رفت و در همین سال آنجا در گذشت صاحب دیوان است - او می گوید -

بجز گذاختن از روی شرم کارش نیست چو شمع هر که زبانش باختبارش نیست

الدر ای خار ره امداد که سر پنجه من صرف در چاک گریبان شد و دامن باقیست

در چمن بلبل پوشیده قفس را مسانم که شدش عمر و ندانست گستانی هست

همه را روز جزا تاب سوال است و جواب نتوان با تو سخن گفت قیامت این است

می کند هر چند تسخیر پری زاد آدمی جان بهر بان پرزاد می که تسخیرم کند

میرزا معزالدين :

میرزا معزالدين از تبارزه عباس آباد اصفهان است (۱) بعد وصول به سن تمیز
 وقت میرزا ابو سعید که از سلسله مشکبه اصفهان بود کتب معقول و منقول گذرانید و
 فضل فرزندان از اخوند شفیعی طالقانی مشهور با آبرو بر گرفت و چون نوبت
 سلطنت به ابراهیم شاه برادرزاده نادر شاه آید میرزا مختار کل گردید بعد انقراض
 عهد ابراهیم شاه اول بنده بده بد کن آمد و در اورنگ آباد رحل اقامت افکند -
 مصمم الدوله شاهنواز خان عوافی اورنگ آبادی و بعضی امرا دیگر با او سلوک
 پستیده بعمل آوردند و در سه ثلاث و ثمانین و مائه و الف فوت شد و در سواد
 جلوی اورنگ آباد مدفون گردید - طبع موزون داشت از پوست -

باره بکوی وصل محبوبم ده یا بهزاری ز صوت خوبم ده
 یا این دل ناصبور از من بسغان یا در خم حجر صبر اهورم ده

حرف النون

نادری، سمرقندی :

نادری سمرقندی از نوادر روزگار و در فضیلت و شاعری صاحب اقتدار بود به
 هند آمد و همین جا در سه ست و ستین و تسعمائنه فوت شد - قصیده استواری در مدح
 هماهون پادشاه دارد مطلعش این است -

المتة الله که بجمیعت خاطر با عیش نشستند حریفان معاشر
 چه آب زندگی هر سو که آن آرام جان گردد سر راهش چو گیرم از ره دیگر روان گردد
 به شکر خنده ترا تا دهنی پیدا شد عاشقان را بتوراه سخنی پیدا شد

نیازی ، بخاری :

نیازی بخاری در فنون جزئی از شعر و عروض و معما و تاریخ و سایر جزئیات حاضر بود و رسائل درین باب نوشت (۱) - اما از زهور انسانیت عاری بود - از وطن خود سیاحت آغاز کرد و در قندهار به ملازمت همایون بادشاه رسید و اداهائی بخارج در حضور بظهور رسانید - بادشاه از غایت حلمی که داشت پاداشش نه کرد اما از حضور مجلس مستوع ساخت و سبب انقطاع او از ماوراءالنهر این مقطع است -

فا نیازی شده در ملک سخن خسرو عهد نام جامی شده منسوخ کنون قلم من است
 بملک سند رفته در بلده تنه میگذرانید و همان جا فوت شد - صاحب تاریخ
 'هداوتی' می نویسد که نیازی فسوفی شاعر را در خواب دید و بول بر ریش او کرد
 شاعری در این باب این قطعه گفت -

فسوفی را نیازی دید در خواب بر ریش او ز شاشه آب پاشید

اگر شاشید بر رویش نیارید سگ بر بوتۀ شاشید شاشید

از نیازی هست -

چون فتوالم که بر گرد سر آن تند خو گردم خیالش در نظر آورده مردم گرد او گردم

نوبتی تربتی :

نوبتی تربتی در عهد اکبری به هند آمد و در این جا اوقات بسر می برد - در
 هجو کجی بیگ مهر بخشی بیرم خان ترکیب بتد در نهایت ملاحظت موزون کرده
 ازان است -

ای خوش آن دم که شوی قبض ز قولنج و ترا نسخه حقه نویسته اطباء عظام

(۱) آفتاب کده آذر ص ۳۱۴ "اسمش بلیدی بیگ از اکابر زادگان شیراز و برآستی
 و درستی بین الکتاب ممتاز در علم سیاق کمال نهایت داشته در سلک نظم
 رایت شهرت افراشته" -

دست بزمی شتر شاخ بزو گردن قاز کلاه خرسی سر استر و دلبان بکراز
 مؤلف گوید نویسی در حقیقت اگرچه کلاسی خوب کرده اما شاعری دیگر در این
 باب طرفه مضمونی بهم رسانده می گوید -

بوالفضولی که صفت مفرور است نظرش کن که فرم سلطان بود
 ذکر پهل مست در کوشش ذکر خیر بجای فانه بود

فانه چو یکی که پهلوی میخ در سوراخ نشانند استوار نشینند و نجنبه و آن را در
 هفتی پیر گویند بفتح پای فارسی و تشدید جیم فارسی مفتح آخر را ، -

نویسی نیشاپوری :

نویسی نیشاپوری (۱) فی الجمله تحصیل علم نمود و مشق شاعری به رتبه ارجمند
 رساند و از خراسان به هند آمد و بعد چندی قصد بیت الله کرد و به شهر اجین از بلاد
 مالوه رسیده شب جمعه بیستم رمضان سنه ثلاث و سبعم و تسمائنه داعی حق را لیک
 اجابت گفت - ازوست -

حلال خواست شود حلقه درت شب عهد ز دور لبست خیالی رلی بهم نه رسید
 اگرم ز اشک گلگون شده لاله گون ز مینا نتوان شدن پریشان گل عاشقی ست اینها

ناصر خواجه ، شاه ترمذی :

شاه ناصر خواجه از سادات ترمذ است در عهد اکبر بادشاه هند آمد و صاحب
 طبع و علم گردید و با خانزماں باغی سلطان تخلص که ذکرش گذشت رفیق شده در
 سنه اربع و سبعم و تسمائنه بقتل رسید - ازوست -

(۱) آتش کده آذر ، ص ۲۱۲ "اسمش مهدی بیگ از اکابرزادگان شیراز و برآستی
 و درستی بین الکتاب ممتاز در علم سیاق کمال مهارت داشته در سلک نظم
 راهت شهرت افراشته -

مدح حل و آل حل بر زبان ماست گویا زبان برای منی در دهان ماست

ناطقى استرآبادى :

ناطقى استرآبادى در عهد اكبرى به هند آمد و مدتى در اینجا بسر برد - آخر
مراجعت ايران كرد و در اثناء راه به بنارس رسیده فوت شد و همان جا مدفون گشت -
اين رباعى وقت احتضار گفته -

اي كاش ز خانه در نمى دانستم و ز خویش برون سفر نمى دانستم
چون چنډ نهال بكنج ويرانه خود مى مردم و بال و پر نمى دانستم

شاید بمد عائی تو گویم حکایتی یکبار عرض حال مرا می توان شنید

میر نجدی یزدی :

میر نجدی از سادات یزداست - در عهد اكبرى به هند آمد و بعد چندی به
ايران مراجعت نمود - ازوست -

رفتی تو و جان بسته زنجیر بلا ماند حسرت گریه چند شد و دردل ما ماند

نظمی تبریزی :

نظمی تبریزی در عهد اكبرى به هند آمد و درین جا می گذرانید - صاحب
دیوان است - او می گوید :

داغ جفای یار که بر سینۀ من است داغش سخوان که مونس دهریخته من است

بصمام پری خالم پری رخساره دیدم نشسته در میان آب آتش پاره دیدم

ز دل رهودن و بیگانگی ظاهر شد که بهر بردن دل بود آشنائی تو

فروانی ، میر محمد شریف :

فروانی ، میر محمد شریف برادر زاده میر حسین قدسی کربلائی سبزواری از ولایت
به هند آمد و مورد عنایات اکبر پادشاه گردیده - اما بوی از شمال امید نخورده عتق ریب
و همت جهات هر دو - از دست -

پنشن غمزه ستم آلود بر مغز
دهر آمدی به پرش ما زود بر مغز
به هیچ جا نرسیدم به هیچ ره نگلشتم
که در دلم نگلشتم بغا طرم نه رسیدی

نیازی بد خشی :

نیازی بد خشی به هند آمد و مورد عنایات اکبر پادشاه شد - سپس به میرزایان
گجرات پیوست بعد برهم بخوردن میرزایان بقید سلطانی در آمد و پس از چندی رهائی
یافت و باز تقصیری کرده دو بار خود را بقید سلطانی داد - از دست -

فرزاد رسول تو و من است تو
ملت نه بود مرا بجز ملت تو
از گرمی آفتاب محشر چه غم
گر جا بودم بسایه دولت تو

نادری مشهدی :

نادری از نادره گویان مشهد مقدس است - در عهد اکبری به هند آمد و
ازین جا سرپستی کشید -

عشق دوراست از زلیخاکام جو عاشق نبود
ورنه همچو یوسفی را کس بزندان می برد

نوری ، ملا نورالدین :

نوری تخلص ملا نورالدین قرخان سفیدونی است - ولایت زاہود چون چند سال
پیرگه سفیدون از توابع سرهند در جاگیر او ماند ، بان مسنون گشت - از مصاحبان
همراز همایون پادشاه بود و در عهد اکبر پادشاه سال نهمصد و نود و چهار تولیت روضه

مهاجران پادشاه با و مقرر شد و هما جا وفات یافت - در ریاضی، نجوم و حکمت
 ممتاز بود و سلیقه شعر ملایم داشت صاحب دیوان است - او می گوید -
 دل تنگ دور از آن لب خندان نشستم مانند غنچه سر بگریسان لبه ام

نوعی خوبشانی :

نوعی خوبشانی (۱) به هند آورد متوسط شاهزاده دانیال بن اکبر پادشاه گریهید -
 بعد فونقی متمسک دامن دولت خان خانان گشت و فراوان قصاید و ساقی نامه در مدح
 او پرداخت و متواتر صلوات گران مند اندوخت - یک دفعه ده هزار روپیه نقد و خطبه
 پیش بها و یک زنجیر فیل و اسب عراقی صلح گرفت - ملا رسمی در پی باب گریهید -

ز نعمت تو به نوعی رسید آن مسایه که یافت میر معزی ز دولت سسجر
 ز گلبن املش صد چین گل امید شگفت تا که بدمیج شد زبان آور

آورده اند که در عهد اکبری هندوی فوجوانی شب طوی خود در اکبر آباد از
 بازار مسقف می گذشت قضا را سقف افتاد و فوجوان مرد عروس نامراد موافق دهن
 خود قصد سوختن کرد - اکبر پادشاه هر چند ممانعت نمود و امیدوار انواع تنعم ساخت
 نشنید و خود را با مرده شوهر بسوختن داد - ملا نوعی به اشاره شاهزاده دانیال این
 قصه را بسیار بکیفیت موزون کرده و ساقی نامه بسیار رنگین بنظم آورد - ازان است
 این دو بیت -

بند ساقی آن ارغوانی نیل که روز خرابان پهاپان رسیده
 بگردان ز ره عمر بگذشته را چو شاه نجف روز شب کشته را

وفات نوعی در برهان پور سه هزار و نوزده بوقوع آمد - صاحب دیوان است
 او می گوید -

یک روز صبا بوی گلی برد به محسوب بگریست که این نکبت پیراهن ما نیست
 تو روی آینه و با قنای آینه ایم چنانکه از تو بد از ما نگوئه می آید
 چه قسمه است که دشمن به وصل قانع نیست ازان نگار که نوعی به هیچ خورمند است

نظری نیشاپوری :

نظری نیشاپوری نظرش فایده است و حرف سبزش نهروزه خوش آب - از دیار
خود به هند آمد و به همین دولت خان خافان سرمایه رفاه کلی بهم رسانید بعد مدتی
احرام سمرقند مکررین بر بست و با حراز این سعادت پرداخته به هند برگشت و در
گجرات احمد آباد رنگ وطن ریخت وقتی حسب الامر جهانگیر بادشاه برالحی کتابه
عمادتی غزل گفت که مطلعش این است -

ای خاک هرت صندل سرگشته سران را بادا مژه جاروب رخت قاج دران را

بادشاه در جائزه آن قریب سه هزار بیگمه زمین بطریق مدد معاش با و المعام
فرمود و پانزده دو گجرات سه ثلاث و عشرين و الف رونمود و همان جا مدفون گردید -
هوالی متداول است - او می گوید -

محبت در دل غم دیده الفت بیشتر گیرد چراغی را که دوهی هست در سر زدودر گیرد
پس از وارستگی ها بیشتر گشتم گرفتارش چو صیدی چست صیادش ز اول سخت تر گیرد

ز خود هرگز نیشازارم دل را که می ترسم در و جای تو باشد
مهر لب تو سرکیسه مسک زده ایم تا سر شیشه منی و افشود و انشودیم
مرنج گرنه شدم مضطرب ز آمدت چراغ دیده نمی داشت دمیر روشن شد

نثاری، نقی عصار اصفهانی :

نثاری نقی عصار اصفهانی سیاحانه به هند آمد و بعد چندی مراجعت کره -

ازوبت -

(۱) نغزانه عماره صفحه ۴۳۶ (۱) آتش کده آذر صفحه ۱۴۶

(۱) فعالج الافکار صفحه ۲۰۳

"گویی فصاحت و بلاغت از اقران زمان می ربود - سخن سنجان عصر جهانگیری

او را استاد می دانستند - با نواب خان
کلمات الشعرا صفحه ۱۱۲

دست و شمشیر مژه غرقه بخون می آید
شرمسار از رخ پیکان توام کز ترف دل
هالی گشت
آب می گشت

نورس ، شیدا قزوینی :

نورس شیدا قزوینی از ولایت خود به بیجاپور دکن رفت
شاهنواز خان که از امرا عادل شاه بود جا گرفته فیض برداشت و نورس
سرائه فانی در گذشت خوش فکر است اما اشعارش تدوین فیهات
زمین دو چیز به میراث ماند چورفتم
آه که طره بر و دوش سپهر بود
نم با آتش و خاکسوزم
از ضعف این زمان مژه چشم سوزن است

خوشا آن سوختن کز هستی خود پاک بر خیزم
همدره ما کسی است که داغیش بردل است
سبک دست نسیم گیرم و از خاک بر خیزم
با ما در دیار همین لاله آشنا است

نکبت شیرازی (۱) :

نکبت شیرازی در کمال بی پروائی و خودرانی بود و در سخن منجی انوری
را پیش خود موجود نمی دانست - از ولایت به هند آمد و درین جا می گویانند
ازوست -

هزار حیف که آن سر و ناز پرور ما
توان از سینه صافی شد هم آغوش سیه چشمان
گذشت عمر و نبنداخت سسایه بر سر ما
شکرو خون صاف شد پیراهن بادام می گردد

(۱) تذکره نصرآبادی - ۳۸۸ تخلص نکبتی

مجلس ایالتی و در آنجا

مدتی در مقام سینه متکلم

بوده و این است که برای

در اول ماه سنه هزار و بیست

و استمدان پایه سرور اطلاق

در انصاعت همت بران گماشت که

در بیت به بیت گردیده منتخبی فراهم آورد

در و سی و شش بترتیب این مجموعه اقدام نمود تا

است و تاریخ ترتیب این بیاض نظم گزیده یافته

چون سایه ملامتش بدنان افتد

چون دور ضعیفی که به غربان افتد

در زلف عشق آن که نکوفال افتد

در هر قدمش چهی بگیرد سر راه

ناظم یزدی :

ناظم یزدی از ولایت به هند آمد و مدتی درین جا مانده به دیار خود مراجعت

نموده از و است -

سیر و از پا در افتاده چمن را چه کند آدمی زاده بی چیز وطن را چه کند

(۱) آقا رضا شیرازی در سال شصت و شش در بلده تته آمد و در محمد آباد نزد

مولوی محبت جعفر که نسبت هم وطنی بوی داشت چند روز مهمان مانده به

هند شتافت - صجب جوانی قابل بود ... تا در محمد آباد بوده فقیر و بی هم

رثاق بودیم ... مثنوی "قضا و قدر" خوبی گفته - مقالات الشعراء

او را استاد می دانستند - با نواب خان خانان ارتباط تمام داشت
کلمات الشعرا صفحه ۱۱۲

دست و شمشیر مژه غرقه بخون می آید عالی کشته به بیجه که چون می آید
فرمسار از رخ پیکان توام کز ترف دل آب می گردد و از دیده برون می آید

نورس ، شیدا قزوینی :

نورس شیدا قزوینی از ولایت خود به بیجاپور دکن رسید و در سایه عنایت
شاهنواز خان که از امرا عادل شاه بود جا گرفته فیض برداشت و در عین جوانی از
سرایلی فانی در گذشت خوش فکر است اما اشعارش تدوین نیافت - ازوست -

زمن دو چیز به میراث ماند چورفتم تنم بآتش و خاکسشرم بیاد رسید
آهم که طره پر و دوش سپهر بود از ضعف این زمان سزه چشم حورزناست

خوشا آن سوختن کز هستی خود پاک بر خیزم سبک دست نسیم گیرم و از خاک بر خیزم
همدرد ما کسی است که داغش بردل است با ما در دیار همین لاله آشتا است

نکمت شیرازی (۱) :

نکمت شیرازی در کمال بی پروائی و خودرانی بود و در سخن سنجی انوری
را پیش خود موجود نمی دانست - از ولایت به هند آمد و درین جا می گهزاند -
ازوست -

هزار حیف که آن سر و ناز پرور ما گذشت عمر و نبخت سسایه بر سر ما
توان از سینه صافی شد هم آغوش سیه چشمان شکر و خون صاف شد پیراغن بادام می گردد

(۱) تذکره نصرآبادی - ۲۸۸ نخلص نکمت

نظام - صادق :

نظام صادق از تبارزه عباس آباد اصفهان است - مستعد زمان و در نظم و فکر
 شایسته گران بود - از دهار خود بحرین شریفین رفت و مدتی در مکه معظمه متکف
 بود - آخر از آنجا به هند آمد و درین جا می گذرانید اور او را بیاضی است که برایش
 شاه عباس ماضی ترتیب داده - در دیباچه آن می نویسد که در اوایل سنه هزار و بیست
 و هشت شاه دین پناه را میل باستماع اشعار بهم رسید و مستعدان پایه سریر اهل
 بالمشاب اشعار استادان مامور شدند ازان جمله این قلیل الضاعت همت بران گماشت که
 در اولین مقدمین و متاخرین را ورق به ورق و بیت به بیت گردیده منتخبی فراهم آورد
 در عینه غرر البلاغه مکه معظمه سنه هزار و سی و شش بترتیب این مجموعه اقدام نمود تا
 این جا حاصل مهارت دیباچه است و تاریخ ترتیب این بیاض نظم گزیده یافته
 من افکاره -

در وادی عشق آن که نکو قال افتد چون سناپه ملامتش بدندان افتد
 در هر قدمش چپی بگیرد سر راه چون دور ضعیفی که به غربان افتد

نظام یزدی :

نظام یزدی از ولایت به هند آمد و مدتی درین جا مانده به دهار خود مراجعت
 کرد - از و است -

سر و از پا در افتاده چمن را چه کند آدمی زاده بی چیز وطن را چه کند

(۱) آقا رضا شیرازی در سال شصت و شش در بلده نته آمد و در عهد آباد نزد
 مولوی محبت جعفر که نسبت هم وطنی بوی داشت چند روز مهمان مانده به
 هند شرافت - عجب جوانی قابل بود ... تا در عهد آباد بوده فقیر و بی هم
 وثاق بودیم نشوی "قضا و قدر" خوبی گفته - مقالات الشعراء

نظیر مشهدی :

نظیر مشهدی نظیر خندلیب است و معنی آفرین و عجیب در سه ثلاثین و الف
 قصد بیت الله کرد و بعد اوراک این سعادت متوجه هند شد و کشتی او در دریای چور
 شکست و بعد مشقت بسیار به بلده بیجاپور رسید و در سلک مقربان عادل شاه
 گرفت - ازوست -

نه گذاشت ز سامان تنم ضعف جدای چندانکه نگاهی شوم و از مژه خویشم
 در سلسله پال فشانان فان هوامی غم ناشده از فامه من پال و پری نیستم

نادم ، لاهیجانی (۱) :

نادم لاهیجانی نکهه سنج خوش انداز و سخن آفرین بی انباز است - با وجود
 لکنت زبان نفس شور انگیز داشت از دیار خود اول به دکن افتاد و از دکن به
 بنگاله و از آنجا به بلده پهنه شتافت - مورخان نوشته اند که بعد ورود هند با نظیری

(۱) تذکره نصر آبادی صفحه ۲۰۴ در کمال ساده لوحی و درویشی است - مدتی
 در هند بوده - با اعتقاد خود در هر فن سرآمد است خصوصاً شطرنج که دعوای
 می کرد که بخلاج را بطرح اسپ مات می کنم فقیر با وجود عدم وقوف چند
 نوبت متوالی او را مات کردم

(۱) تذکره نصر آبادی صفحه ۲۲۰ نمبر ۱ نادم گیلانی ... باصفهان مراجعت
 کرد و اوسط ماه جمادی عشر جان بجان آفرین سپرد نتایج الایکار صفحه ۲۰

(۱) با نظیری صحبت معتقدانه داشت بعد از فوت او در مرثیه اش اشعار گفته
 از آنست -

هیچ در فوت نظیری از وجود من نماند مردی دیگر بهره در مرگ یلدا ز یستن
 پس بجانب بنگاله رفت و از آنجا بلده ته آمد و به اصفهان مراجعت نموده
 در گذشت مقالات الشعراء صفحه ۷۹

نصبت از فراموشی داشتی اما نوشته اند که ملاقات این مرد در کدام جا بود
 و چه چیزی نامم به ایران میراجت کرد و در زمان شاه صلی بنعلوی باصفهان رفت و
 در آن زمان آنها نصبت داشت و همان جا در بغداد سالکی فریبی شد و در نصبت که
 شایون مدون گردید - ازوست -

بشوق ما به مشب هرکس موافق است با ما شراب خورد و به خاطر نماز کرد
 هر شب چه خورد کسی که نکردم به کوی تو بیرون نیامدی به تماشا چه فایده
 نه دیدنی تمامی نه رسیدنی بکامی چه کنم ازین که دهقان بکنار گفت ما را
 نه استی طلب عشق از بنای کعبه و دهر نصبت ما به درگاه شهسوار است

نصبت -

نصبت از فراموشی فارس است در عهد شاهجهان پادشاه به عهد آمد و با چهره‌شان
 پسر می برد - ازوست -

جان عزیزاست و لیکن به سخن جان نرسد وای بر جان سخن گر به سخن گر نه رسد

نصبت مومنا تبریزی :

نصبت مومنا تبریزی - مدنی در اصفهان داخل جرگه موزوفان بود - آخر به خط
 آمد و بدولت چمبر خان و دانشمند خان سرمایه بهم رساند و مرهه الحال به وطن خود
 مراجعت نمود و از آنها بحرین شریفین شنافت و به ایران برگشت و از آنجا بجا دوباره
 به هند آمد و همین جا وفات یافت - ازوست -

خط تبریزی خال هندی لب بدخشانی بود ترک ما چیزیکه کم دارد مسلمانی بود
 بر هر ورقی که وصف آن موافق است چون کاغذ مشک هسته شهرشراست

صبر الدین هندانی ؟

صبر الدین هندانی از اکابر آنجا است نسبت به سلوک عجم می رود و از آنجا که به هند آمد سیاحتی بر سر می برد بعد چندی به خدمت قطب شاه رانی رسید و آنجا که سلطان نظام و تکریم او بسیار می کرد - ازوست -

چندان قدم ضعیف که صد ساله ره مرا چون بوی گل نسیم بیک گام می برد

نصیب حاجی طالب :

نصیب حاجی طالب ولد حاجی مقصود جغت ساز اصفهانی - نصیر آبادی گویند پدرش مرد گدخدائی بود - حاجی طالب بعد از پدر سر بکسب او فرد نیاورده میتوان چهار سلوک می کند و الحال در هند است - طبعش خالی از لطف نیست شعرش این است -

آن گل چو در عرق شود از آتش عتاب	چین جبین اورگ لطفی است در گلاب
خبار خاطر او گشتم از ناتوانی ها	گر اندک قوتی می داشتم می رفتم از یادش
از خویش بیک نگاه می باید رفت	بی منت ها براه می باید رفت
آواز درازش جهت می آید	آها بکدام راه می باید رفت

نصیب رازی (۱) :

نصیب رازی به هند آمد و درین جا روزگار بر سر می برد - ازوست -
خوش قرنج غنیمت او را بهشتگ آورده ام
بوسه می خواهم دهانم را به تنگ آورده ام

(۱) مدنی قبل ازین به هند رفته در پیدا کننده گیاه عجل دست داؤد و رنگینی لباس و تقطیع را باعث آن کرده الحال در هند است - کلامه نصیر آبادی سن ۴۰۰

سیرت زکی :

لایم سیرت زکی (۴) از امیرالمؤمنین علیه السلام است - همراه شاه به هند آمد و
 از شاه رخصت گرفته پسرین عزیزین رفت - صاحب دیوان است -
 از وی گویند -

اول ز ننگ نمود فراعون نام ما
 یکی را گل یکی را همدرد پیران است انشب
 خود چه کردی ز برای پدر و مادر خویش
 نهادماند پای بیرون از گویم خویش
 هست این باقوت سیلانی ز درهای گر

هر قاصدی که برد بجانان پیام ما
 رقیب از وصل من باشدند هم از هجر من نالد
 ای که دایم بطلب از جهت فرزندی
 این صوفیان چه صورت قابل تمام صبر
 اشک خونین را دم دارد نماشائی دیگر

حرف الواو

وفائی شیخ زین الدین جامی :

وفائی شیخ زین الدین جامی او و شیخ فارسی که ذکرش گذشت با اتفاق به هند
 آمدند و باهر پادشاه را ملازمت کردند - شیخ زین الدین به صادرات امالک هندوستان
 سرفراز شد و در آگره برکنار آب جون مسجدی و خانقاهی بنا کرد و در سه اربعین و
 قسماًت در گذشت و در خانقاه ساخته خود مدفون گشت - در فثون جزئی از نظم و لثر
 و مصادر تاریخ بی قرینه بود و تاریخی مشتمل بر فتح هندوستان و شرح غرائب آن
 نوشته و داد سخنوری داده - ازوست -

شوق دامن گیر آمد پا به اماں چون کشم
 بی تو پا در دامن و سرد و گریبان چو کشم

غم گریبان گیر شد سر در گریبان چو کشم
 ای گر بیانم ز شوقت پاره دامن چاک چاک

وقوعی، عهد شریف نیشاپوری (۱) :

وقوعی عهد شریف نیشاپوری خورشید شهاب‌الدین احمد شاه از امیر اکبر بادشاه
 است. شاه صاحب قدرت بود و در راهی خط و انشا و تاریخ عالی دستگیر
 شده بود. ابتدا که به هند آمد با خان مذکور می بود بعد فوت او ملازم خان سلطان
 خان سلطان او را برهنه بهای سه هزار محمودی صلح داد -

ای بزم ترا هردی ساغر خورشید دی میش شبت کشیده دور پر خورشید
 گرفتار خاک آسبانت نشدی چون ظلمت شب شدی مگر رخ خورشید

او با عاقبت خان سلطان نوکر پادشاه شد و مرغه الحال گذرانید و در سلک هزار و دو جاهد
 بقاض ارواح سپرد - مذهب بسا عوامیان داشت و قابل تئاسخ بود - صاحب تاریخ بداولی
 گوید روزی در سرحد کوهستان کشمیر به منزل فقیر برای طلب همراهی جانب کشمیر
 آمد و نخته سنگ های هزار هزار منی افتاده دهد - بحسرت گفت که آه ای بیچاره تا
 کی بقالب بر آیند و با این اعتقاد قصائد در منقبت ائمه طیبین رضوان الله علیهم گفته
 مگر در اوایل بوده باشد انتم کلامه - از وقوعی است -

منی خواهم که در روز جزا پرش کنند از من
 هر ساعتی بجزم دگر مستم کنی
 هیچ کسی دانه می غیر من آزار خوشم
 بهاب حوصله عاشقی حسد دارم
 که نرسم بایدم گفتن که در عشقت چها دهم
 آزار جوی من ز تو اینها صیبه نیستی
 که سروکار همین بامن تنها داری
 که جان سپارد و اظهار مدعا نه کند

وداعی هروی :

وداعی هروی بقدر تحصیل داشت در عهد اکبر بادشاه به هند آمد و بعد چندی
 همین جا جهان گذران را وداع کرده ازوست -
 نه از شراب به بزم تو هر زمان روم از خود پیاله لعل تو بوسد زلفک آن روم از خود

وحشی نقرشی :

وحشی نقرشی به هند آمد و داخل زمره اسدوان اکبر پادشاه گردید - از ویست -
 چو خوبت خوب من بی خاک ریزد وژان خوب قطره بر خاکم ریزد
 از آن خاک و از آن خوب هر چه روید بتو درد دل من باز گوید

واقفی ابن علی مشهدی :

واقفی ابن علی مشهدی (۱) از ولایت بدکن آمده با هیأت رسید و عالی را فیض
 رسانید - از شعرائی مایه عاشره است - او می گوید -
 نه مکرر همه اوضاع جهان پیش نظر جز غم عشق که تا حشر مکرر نه شود

وحشی کاشی (۲) :

وحشی کاشی از تلامذۀ مولانا محتشم خورش فکر است و همتش مصروف غزل
 گزلی بود که دل نشین ترین الماس سخن است - به هند آمد و درمی جا بر می برد -
 تا هم تبریزی گوید وفات او در سه هزار و سیزده واقع شد در ارض دکن مدفون است -
 هفتاد و دو هزار بیت باشد انقباض کلامه وحشی گوید -

شب گذاری بدل بی خور و خوابم کردی آن قدر گرم گذشتی که کبابم کردی

اهل نظر به قیمت پا قوت می خرنند خوفناکه که بر سر مزگان گره شود

وحشت طباطبائی اردستانی :

وحشت از سادات طباطبائی اردستان است - در عهد شاهجهانی به هند آمد و

(۱) "اسمش عواجه علی و برادرزاده عواجه جان محمد قدسی است"

آنگن کده آذر ص ۱۰۱

(۲) ضایع الانکار ص ۲۷

تا بر فراغت با میر محمد سعید میر جمله سرمایه رفاه بهم رساله و بیانات مراجعت
و بهای کدخدائی گرفتار شد بعد چندی زلفش مرد و او را احیا کرد و چون
پرسیدند بود دوباره به هند آمد - ازوست -

بهم نشستی خوبان بدی ز عروقه رود بآب آینه ناستی ز دره رود
ز سرکشان نه رسد راحتی شمعقان را که سایه دور ز مرغ بند پرور آینه

وفاتی اصفهانی :

وفاتی اصفهانی قلندر مشرب بود - در عهد شاهجهانی به هند آمد و وفاتی
نمود - ازوست -

در دل نیم شبان کوب که چون روز شود هما درها بکشایند و در دل بندند

وفا هراتی :

وفا هراتی در عصر خود از کشته شاعران بود - از ولایت به هند آمد و در عهد
قاسم خان ناظم بنگاله که ذکرش گذشت در بنگاله بسر می برد - بعد چندی به ایران
مراجعت کرد و همان جا فوت شد - او می گوید -

از ما مهوش چهره که ما بی ادب نشیم کوفه قر است از مؤه ما نگاه ما

واله جمالا شیرازی :

واله جمالا شیرازی به هند آمد و ملازمت امرا اختیار کرد و اعتباری بهم
رساله - ازوست -

میان گریه چو آبی کشم شود طوفان ز باد شورش دریا ز یاد می گردد

وارسته - امام قلی بیگ :

وارسته امام قلی بیگ نام داشت از این چکنی است - سفر بسیار کرده و
مدت ها در هند بوده و سوانحه سفر نوشته و از هند مراجعت نموده باصفهان رفت

در آن روز که در آن راه پالت آمد به نزد و قفسه عروس به امشبان سعادت و ولایت
 در آن روز که در آن راه پالت آمد به نزد و قفسه عروس به امشبان سعادت و ولایت

آنکه هر جنم و کم دیدیم و درکار است و نیست
 نیست در معنی بجز انمان که بسیار است و نیست

دردی شد که نمی پندش نمی دالم بخانه که فتاد است دیگر این گویی
 و راست معنی همه کن را چرا که ما منون آن کسبم که منون آن کسبم

واقف ، خواجه محمد تقی :

واقف خواجه محمد تقی ولد خواجه بهدار فانی شهرآزی که طکوش گلشت بهمدت
 نهم موصوف بود و علم تصوف نیک می دانست و شعر هم می گفت چندی باخان خانان
 بود - در اوایل عهد شاهجهانی امینی "بنگاه یافت" چون اعظم خان ناظم بنگاله
 خواجه نغزول و محبوب گلشت بعد چندی رهائی یافته بدرگاه شاهجهانی رفت و نزد
 شاه مغزومی زیست - ازوست -

نیست لری در میان خود پرست و بت پرست رشتة پیوند خویشت کمتر از زناار نیست
 در مجلس دوست زهر و پیمان یکی است آه سحر و نعره مستانه یکی است
 مسجد و دهر حق پرستی است غرض گر خانه دو ناست صاحب محاله یکی است

طهماسب قلی قندهاری :

طهماسب قلی قندهاری از اکراد است - در صفر سن در عهد شاهجهان
 آمد و همین جا نشو و نما یافت و در سلک ملازمان سلطانی دو آمد و
 رت سر بر المراجعت - شعر خوب می گفت - ازوست -

ل را فکر من است که سامان رفتن را روی وطن نیست
 گرفته محال نیست جهان زبهر تو چون خانه کمان پرشد

واله ملا درویش هروی :

واله ملا درویش هروی از ولایت برآمده در عهد قاسم خان قانم بنگاله
ذکرش گذشت به بنگاله رسید بعد چندی ازالجا به ادبسه رفت - خورش نکر بود -
صفت آب گریه -

پیش او بعد مسافت نبود پنداری
خواهم که به محضر برم از بهر گواهی
کاسمان وار گزیت آست زمین را به
سبزی دو من در مطررت قانم میانی

واحد میرزا شاه باقر شیرازی :

واحد میرزا شاه باقر شیرازی در عهد شاهجهانی به هند آمد و در زمان حکومت
اسلام شاه قانم بنگاله در بنگاله بود - ازوست -

عاشق قانم جان در ره جانان باخت
قا بود درون بحر صفا می زنده
کی منزل اصل حق را مسکن ساخت
موجش از بحر کج به ساحل اداخت

وائق نیشاپوری (۱) :

وائق نیشاپوری زکی الطبع بود از ما سودای در سر داشت از ولایت به هند آمد
و روزگاری مهیا داشت - و در اوایل جلوس عالمگیر بادشاه ترک منصب کرده به اهرا

(۱) صاحب معنی بود یک بیت او که برابر یک بیت می توان گفت تحریر
ازوست -

آسمان گو خلمت منت مهوشان برنتم
زانکه سپهر نغمه ناری می
کلمات الفراء

(۱) نفع سخنان ندم باری عواجه عداقه انصاری نموده بازاره فترا
فده به هند رفت تذکره نصر آبادی صفحه ۲۱۵ "مهرا"
کلمات الفراء صفحه ۱۲۲

در اینست شوره و در گوشه که مابین اسفهان و هراز است بمقام طویل ثبات از دست
 آید آنچه بر سر راه مردم وجود هر کس رسید کرد نگامی و در گذشت
 ای جوان برفاقت هم گفته پیران نگر رفته بفته زندگی بار گرانی می شود
 راست برونک یا کج آیدشان بلاست مکی سرد از آب موج ایامست

نارد - شاه محمد شفیع نگیبی :

نارد شاه محمد شفیع نگیبی - نگین بفتح فون بروزی مذهب شهری است از توابع
 فعل قریب سنبل ها در نسبت خلف شد چون مدنی و مکی شاه دارد هر چند دارد خلیفان
 از وارطان هند نیست بلکه هندوستان را است اما درین ایام مرادت واردات قام خلیف
 او بنظر در آمد و بعضی مطالب از کتاب او درین صحیفه آورده شد لهذا بتحریر ترجیه
 او ادای حق بعمل آمد - اصلش از طهران است آباء او بخادمی درگاه امام زاده
 عبدالعظیم واقع طهران قیام داشته اند - پدرش محمد شریف از طهران به هند آمد و در
 سلک نوکران شاه عالم بهادر شاه منسلک گردید و بعد چندی بحکومت نگین رسید -
 در آنجا شاه محمد شفیع سال هزار و هفتاد متولد شد - والد او در سال هزار و صد هفده
 در گذشت شاه محمد شفیع چندی بملازمت عظیم الشان بن شاه عالم بسر برد و بمنصبی
 امتیاز یافت آخر ترک منصب کرده قدم در کوچه درویشی گذاشت و مردم بسیاری را
 در حلقه ارادت خود کشید و قریب بیست سال در رفاقت بهرم خان خلف روح الله خان
 عالمگیری بسر برد و بدولت عبر گیری او آسوده حال می گذرانید مرادت واردات
 خلیف او دو جلد است - مجله اول در سلاطین تیموریه هند از فردوس مکان پاهر بادشاه
 قافردوس آراگاه محمد شاه و مجله دوم در احوال فقرا و شعرا و ختم این کتاب در سال
 هزار و صد و چهل و دو بوقوع آمد - از اشعار شاه وارد است -

می دهد سالی منی نایمی که می سوزد مرا می زند بر آتشم آه که می سوزد مرا
 از در و دیوار سیل شله می آید به چشم بی تماشای تو سجتایی که می سوزد مرا

واله علی قلی داغستانی

واله (۱) علی قلی داغستانی پدرش محمد علی خان بن میر علی میرزا
 فتح علی خان است در سنه سبع و اربعین و مائه و الف از ولایت به خدمت و باز
 پیشگاه فردوس آرام گاه محمد شاه به منصب چار هزاره و مخاطب نظر جنگ و خدمت میر
 نوروز دوم سرافراز گردید و در عهد احمد شاه بن محمد شاه شش هزاره شد و به خطاب
 خان زمان بهادر مخاطب گشت و در ایام سلطنت عالمگیر ثانی به منصب هفت هزاره
 صعود نمود و در سنه سبعین و مائه و الف و دویست حیات سپرد و او در ولایت
 فویخته مشغول هم خود خدیجه سلطان بود - بعد آمدن هند همیشه شور خدیجه سلطان
 در سر داشت - میر شمس الدین فقیر دهلوی وقتی که قصد عتبات عالیات کرد و بیست و
 نهم ذالحجه سنه ثمانین و مائه و الف وارد اورنگ آباد شد خود با موافق نقل کرد
 که واله به من تکلیف کرد که قصه عشق مرا نظم باید کرد و به فرمایش او مثنوی واله
 سلطان به نظم آمدم - واله تذکره جمع کرده مشتمل بر احوال شعراء سلف و خلف و
 ریاض الشعراء نام گذاشته از منظومات اوست -

پای خویش مردم شمع زان خاکستر اندازد که می خواهد برای خسته خود بسوزاند
 آب حیات و کیسای عمر دوباره و وفا این همه می رسد بهم یار بهم نه می رسد

حرف الهما

هاشمی شاه جهانگیر کرمانی

هاشمی (۱) شاه جهانگیر کرمانی نسب او از جانب پدر به شاه قاسم انوار و
 از جانب مادر به شاه نعمت الله اول می رسد - صاحب فضایل بود و باوصاف

(۱) خزانه عارفه صفحه ۲۲۶ (۱) نتایج الافکار صفحه ۵۱ تا ۵۶

(۱) آتش کده آذر صفحه ۱۳۵

گروه انصاف داشت (۷) در عهد شاه حسین مرزا والی سست و سست آمد - مرزا مقدم او
 با گواهی داشت و خدمت شایسته به تقدیم رساند بعد چنه سال در اواسط سست و
 اواسط و قسیماته اسرام سفر حجاز بریست و در حدود کج و مکرانه بردست قطاع الطریق
 فریاد شهادت پیشید - از منظومات اوست دیوان کمر و شوری نظیرالاکار هر روز
 بجزن الاسراء شیخ نظامی ازان است این بیت -

سفله که زر در گره مشت اوست	هر درم فاعن انگشت اوست
نقد چینی کز آسمان می روم فا داده جان	شرم می دارم که نام زندگانی می بزم
ذات بخیر باد که در بزم کائنات	خاموش نیست آسمنی از دعائی گو

هاشم قندهاری :

هاشم قندهاری برادر پد شاه انسی است که گذشت - در خدمت بهرم خان وکیل
 مطلق اکبر بادشاه بسر می برد و در آگره سه تبع و سقین و قسیماته فوت شد -
 ازوست -

قمری بباخ بهره فرهاد می کنی	گویا ز سرو قامت او یاد می کنی
کنجشک وار بسته دام تو کشته ام	فی می کشی مرا و نه آزاد می کنی

بهرم خان را یک غزل او خوش آمد و به مبلغ لک تنگه خرید و دو مقطعش
 بهای هاشم نام بهرم داخل کرد - غزل این است -

من کیستم عنان دل از دست داده	درد است دل براه غم از پانفاده
دیوانه وار در کمر کوه کشته	بی اختیار سر به بیابان نهاده
گاهی چو شمع ز آتش دل در گرفته	گه چون فتیله بادل آتش فزاده
بهرم ز فکر اندک بسیار فار غم	هرگز نه گفته ام کمی یا زیاده

(۷) در احوال ایام سلطنت مرزا شاه حسین " از خراسان به سند آمده رحل اقامت

اندکست " مقالات الشعر صفحہ ۸۴۲

هاشمی اصفهانی شمس الدین

هاشمی اصفهانی شمس الدین نام داشت از وطن بدکن آمد در خدمت خاندان قاجار عالی بیجاورد اعتبار تمام یافت و پسر جهان مخاطب گردید ازوست -
 مرا هر شب خیال یار در آغوش می آید غلط کردم که جانی در آن بیرون می آید

مرزا همت شبستانی :

مرزا همت شبستانی این عم ملک حمزه از ملکان سپهان است - از ولایت عبود رنجیده به هند آمد و در ملازمت شاهجهان پادشاه قرین اعتبار می زیست - طبعش عالی از لطف نبرد - او می گوید -

زندگی در خواب غفلت همچو باد است گزشت چشم تا وا کرده آغاز و آنجا مت گزشت
 گوروی بر باد زلف از خویش کوتاهی مکن در سفر قصری نمی باشد نماز شام را
 آخر هر آمد از لب لعل تو کام مسا کند این عقیق را خط مشکین بنام مسا
 ساهر ز دست ساقی تو خط کشید نمی است این ماه نور بمصحف دهدار دهد نمی است

میر هاشم مولوی قمی :

میر هاشم بن میر یحیی مولوی قمی که ذکرش خواهد آمد صاحب صبح صادق می گوید او را در برهان پور دهم اکنون شنیده می شود که در درگاه والاست یعنی شاهجهان پادشاه - میر طبع موزون داشت ازوست -

زلفش ز دو سو کوی زلف را همیان داشت از یک طرف آمد خط و کورا زمیان پره

میرزا هادی :

میرزا هادی خلف میرزا رفیع صدر شهرستانی در عهد شاه سلیمان صفوی به

تصاحب سمالک معرورنه قیام داشت آخر به هند آمد و در این جا اعتباری بهم رسانده -
 مرد قابل بود و قلم بسیار گفته - نصراآبادی همین یک بیت از او آورده -
 زلفش خود می خورد هر که درین عالم است واسطه هر جوشناست مفت کرم داشتن

حروف الیا

یمنی مشهدی :

یقینی - مهر به سعید مشهدی در عهد جهانگیر پادشاه به هند آمد و درین جا
 می گذرانید و در بلده پخته آغاز عشره رابع بعد الف وفات یافت - ازوست -

گوش به حلقه در پاش که آدازی هست	در کهن عیانه دنیا به فراغت منشی
فالان نالان یسی د ولایم چو آب	قلم در غم و ایچ سرکشیدیم چو آب
در آبله دل آریدیم چو آب	چون از منزل نشان ندهیم چو آب

یمنی کرحی :

یمنی کرحی از غلامان شاه طهماسب صفوی بود - در عهد جهانگیر به هند آمد
 و همین جا فوت شد - ازوست -

دستی که عنان خویش گیرد امروز در آستین کس نیست

یونس ابهری :

یونس ابهری ، جوانی بود دراک و صاحب فهم چالاک در عهد جهانگیر
 پادشاه به هند آمد بعد چندی به کابل رفت و در عمر بیست سالگی وفات یافت -
 ازوست -

می نشینم گوشه کا واز بلبل بشنوم	نیشتم گلچین برویم در میند ای باغبان
بالشی از پر بلبل مگرفی زیر سراسر	نصود پیدار نه کردهد و دم صبح گذشت

پنجم یزدجردی :

پنجم (۱) ، محمود نام داشت - از یزدجرد من توابع همدان است و در زمان
 و صفاتی درین جا ماند و به اصطفا بر نگفت - این دوهای پنجم است -
 من عاقبت و بار به کام دگران است - چون غره شوال که غمد و طمان است
 کوه غم بردل نشست و آه سردی برنخاست . آسمانی بر زمین افتاده گردی برنخاست

میر یحیی :

میر یحیی این میر هاشم از آگاه سادات موسوی قم است و خدایی از عتالان
 خواهی ترنم از وطن به هند آمد و سالها در دکن بسر بود و در عهد جهانگیر پادشاه
 دهرانی و بخشی گری اورپه یافت و چندی بران محنت قیام داشت پس منزلت شد و
 ببلهه رفت رسید بدهه بدرگاه شاهجهان پادشاه رفت و بخشی گری کابل یافت و حضور
 فوت شد - ازوست -

ای که از دشواری راه فنا ترسی مترس	پس که آسان است این می توان خوابید و رفت
آن خال به نبود بر گوشت چشم او	افتاده سیه مستی در گوشت میخاله
در کناری گهر گرسیر جهانست آرزوست	کس در اشنائی شنا کی سیر درها می کند
نرمی بسپار خواهد با درشعاع ساعتن	مفرغون ما خورد قادر استخوان بها کرده است

میر یحیی کاشی :

میر یحیی (۱) کاشی طوطی شکر نشان است بلبل خوش الحان شیرازی الاصل بود -
 پدرش در کاشان توطن اختیار کرد - میر با کاشیان بد است و در مدت کاشیان مشغول
 گفت دران می گوید -

- (۱) فوائد الافکار
- (۲) کلمات الشرا ص ۱۲۵

پادشاهان و حاکمان و حاکمان کرد - که از هزاران پادشاه و حاکمان کرد
 در این زمان صاحب قرآن عالی شایسته پادشاه آمد و به نامش و در وقت
 پادشاه سرکار سلطانی آمیز یافت و تصدیق فرمود مدح پادشاه و شاهزاده دار
 شاهزاده شاهزاده و چون آنگاه از که شاهجهان آباد با ساید هزارانه به طرف کوه مبلغ
 لشکر رفت در سه تان و خمین و الف الحجام پادشاه میر یحیی قاری از نظر
 سلطانی گذرانید که " که شاهجهان آباد از شاهجهان آباد " دو هزار و پانصد سده بر
 گذشت و خود نویسنده سکه تسع و خمین و الف در صله شرفه اشرفی لغام پادشاه -
 در روزگار بیگام می گذرانید تا آنکه در شاهجهان آباد بازدم ماه محرم سن اربع و
 سن و الف در گذشت این کلام از کتاب یحیی است -

پادشاه شوکم بعد ازین گریشم آید مشکلی	در جهان از دلیری نگذاشتی صاحب دلی
خود هر لاصد که رویش گردد در کوش وطن	بعد ازین گرزنده ام خود می برم مکتوب را
چند از سیاه گامه کنم قوت خویش جمع	راضی شدم چون محامه بقطع زبان خویش

شاه یقین بلخی : (۱)

شاه یقین بلخی از قوم اوزبک است - دو عهد عالمگیر پادشاه از وطن مالوف
 به هند آمد و در جهان آباد رحل اقامت افکند - طرفه وضعی داشت - برائے شب باشی
 مکان معینی اختیار نه کرد - سالها فراوان بر سر تخت های چاندنی چوک که در بلده
 جهان آباد عبارت از چار سوی بازار پادشاهی است بسر برد - آخر در کیلوگری که
 موضعی است در ظاهر سواد دهل تکیه فقیرانه ساخته می گذرانید - و به صحبت ارباب
 دولت میل نه می کره و به کم تر چیزی قانع بوده زندگانی خویش وقت می نمود - چهل

(۲) دوروشی سراپا ایقان و همه محو عرفان، وارسته طلاقیات پهای سیاحت از هند در
 زمان نواب همت لمیر خان (۱۱۴۵ - ۱۱۴۹ هـ) دارد بلده قه شده و چندی
 به صحبت مخدوم محمد معین تسلیم تخلص، بعنوان بے قیدی بسر برده از آن
 پس در سورت بندر سالها ماند والی لعال در سر زمین سورت (یعنی جوناگده)
 اقامت دارد - مقالات الشعرا ص ۸۷۷

سال در سو زمین هندوستان پیر برد آخر عمر به گنگوشت و گن دلت و دریا گنگوشت
سیر و سیاحت نموده در سال هزار و صد و چهل و نه از گن به جهان آمدن سیاحت
نموده و یک ماه کامل نگلشت که پیر آفریت شتافت - از اشعار او است *

که پیر عازد با آن فرخ مفتون خود است	لیل ما از کمال حسن میفرود همه نسیم
چه قدر حسن تو بالیده به پیران عشق	ماشق دل شده از هر در جهان پیران عشق
ما را نه بود طاقت بر خاستن از جا	چو داغ پیر جا که کشیم نسیم
کعبه مقصود می دانم دل آگاه را	می توان از ظلم دریانت چنانچه را

ملتان و لاهور و جهان آباد و اکبر آباد گذشته وقت طلوع هلال رمضان ساله کرم
به اله آباد رسیدند - وجه رفتن اله آباد این که والد آن جناب با سایر اهل بیت
بعضی از بلگرام به اله آباد رفته در آن جا اقامت داشتند و آن جناب دوباره از
الهاآباد به بلگرام رفتند چون از دهر باز تجزیه و تفرد مرکوز خاطر خاطر بود گرت نالی
که به بلگرام رفتند از آن جا سیوم رجب سنه خمسین و مائه و الف و مطابق کلمه سفر بخیر
به اواده حرمین بر آمدند و بعد طی راه دور دراز به بندر سورت رسیدند و از آنجا در
کشتی نشسته قریب سلامت بجهه فرود آمدند و از جده به مکه معظمه رفته گرد سر بیت الله
گردیدند و چون موسم حج دور بود سه روز در مکه مانده به مدینه منوره شتافتند و
دولت زیارت نبوی افتدوختند و صحیح بخاری از خدمت شیخ محمد محدث سندی سند کرده
و هفت ماه در مدینه منوره مانده به مکه آمدند و در سنه احدی و خمسین و مائه و الف
مطابق کلمه عمل اعظم مناسک حج به تقدیم رسانیدند - و در مکه صحبت شیخ
عبدالوهاب محدث طنطاوی دریافتند و در سنه اثنین و خمسین و مائه و الف مطابق
کلمه سفر بخیر از راه دریا به بندر سورت مراجعت نمودند و پنج ماه در سورت مانده
قصد اورنگ آباد کردند و بیست و هفتم ذی القعدة سال مذکور داخل این شهر شدند و
در سنه ثمان و خمسین و مائه و الف صحبت آن جناب نواب نظام الدوله ناصر جنگ
مخلف نواب آصف جاه غفران پناه گیرا افتاد - نواب صحبت آن جناب را منتقم
دانسته تا دم زندگی با خود داشت و در سفر و حضر از خود جدا نه ساخت و همراہ
نواب چار سفر کردند - اول سفر از اورنگ آباد جانب جنوبی دکن تا مقام
سری رنگ پتن - دوم سفر از اورنگ آباد تا برهان پور - سیوم سفر از اورنگ آباد
تا برهان پور و از آن جا تا دریائے نرپدا - چهارم سفر از اورنگ آباد جانب جنوبی
دکن تا بلذة ارکاٹ و در نواحی ارکاٹ هفدهم محرم سنه اربع و ستین و مائه و الف
نواب بدرجه شهادت رسید - این ماجرا مفصل در سر و آزاد مسطور است - بعد شهادت
نواب ازان نواحی کوچیده پانژدهم جمادی الاول سال مذکور به اورنگ آباد تشرف
فرمودند و در سنه خمس و ستین و مائه و الف به تکلیف نواب شاهنواز خان خوانی
اورنگ آبادی به حیدر آباد رفتند و بعد پنج ماه به اورنگ آباد معاودت کردند و بعد
طول اقامت قصد سیاحت نمودند و چهاردهم ربیع الاخر سنه ست و ثمانین و مائه و
الف از اورنگ آباد بر آمدند - شرف الدوله بهادر حاکم بیر بر مسافت چهل کرده
از اورنگ آباد نگذاشت که بیشتر روند به پاس خاطر نواب بوصوف چندے دران مکان

تاریخ کرده و دوازدهم جمادی الاخر سال مذکور از بیرون بر آمدند و پست و چهارم مه
داخل حیدر آباد شدند - بنده شفیق تاریخ قدوم همی رسانیید -

در مقام حیدر آباد آمده مظهر آیات خلاق جهان
گفت تاریخ قدوم آن شفیق مقدم آزاد فیاض زمان

۵۱۱۸۶

و در ایام اقامت آنجا قصیده عربیه حسینیه یک صد و پنچ بیت در وصف اعضاء
محتشوه از سر قا پا بنظم آوردند - فامش مرآة الجمال کردند و نیز درین ایام دیوان
ثلاث هری منظم ساختند و بعد دو سال و کسری دهم رجب سنه ثمان و ثمانین و مائه
و الف از حیدر آباد بر آمدند و سلخ سنه به اورنگ آباد رسیدند و درین ایام سید
امیر حیدر بن سید نورالحسین این الا این آن جناب کورت ثانی از بلگرام به
اورنگ آباد آمدند - و آن جناب را تکلیف کردند که دیوان عربی مردف بطریق
شعراى نظم کرده شود آن جناب قبول نمودند و در محرم سنه تسعین و مائه و الف نظم
دیوان مردف شروع کردند و در چند ماه به اتمام رسانیدند این دیوان چهارم هری است
و در سنه ۱۱۹۱ هجری و تسعین و مائه و الف دیوان خامس هری مستزاد انشا نموده
و نام آن « لا نظیر » کردند که تاریخ نظم دیوان است و در سنه اثنین و تسعین و مائه
و الف دیوان سادس عربی موزون نمودند و سنه ثلاث و تسعین مائه و الف دیوان
سابع عربی را پیرایه نظم پوشانیدند و نام این هفت دیوان « سبمه سیاره » قرار دادند و
و در سنه اربع و تسعین و مائه و الف دفتر اول مثنوی که آن را در عربی مرووجه
گویند در بحر خفیف املا فرمودند و فامش مظهر البرکات کردند و در آخر ذالحجه این
سال به تکلیف نواب صمصام الملک خلف الصدق نواب شاهنواز خان خوانی اورنگ آبادی
اراده حیدر آباد کردند و چهاردهم محرم سنه خمس و تسعین و مائه و الف بآن بلده
رسیدند - میرزا عطا متخلص به ضیا برهان پوری گوید -

چون میر غلام علی آن ذات سمید شد بر سر این سواد هم چون خورشید
پیکهای زمان - پر تو فکن

تحریر نمود خامه فکر ضیا آزاد ز شهر حیدر آباد رسید

تاریخ ورود - چون جان بیدن ۱۱۹۵

نواب آصف جاه ثانی خدیو ملک دکن دام اقباله خلف الصدق نواب
آصف جاه غفران پناه برای ملاقات آن جناب در مکان فرودگاه تشریف آوردند -

و از صحبت آنجناب حظ وافر بر گرفته و در ایام اقامت حیدرآباد مظهر ثانی
مظهر البرکات در سلک نظم کشیده و بعد چند ماه از انجا عطف عنان نموده و مقسم
جمادی الاخره سال مذکور رونق افزائی اورنگ آباد شدند و در این سال سن مبارک
به هشتاد رسید و درین باب گویند -

قول پیغمبر خدا باشد که عتیق است صاحب هشتاد
من هشتاد ساله ام اکنون نام این بنده شد درست آزاد

و درین سال دفتر ثالث و دفتر رابع مظهر البرکات مرتب ساختند و در سنه ست و تسعین
و مائة و الف سه دفتر دیگر مظهر البرکات بخواهی سید امیر حیدر منظوم نموده و
مثل سیمه سیاره دواوین قصاید و غیرها مظهر البرکات را هم هفت دفتر کرده و هر
دفتر پانصد بیت و مجموع ابیات عربی آنجناب از تصانیف و مقطعات و ترجیع بند
و غیرها و مثنوی مذکور چارده هزار است و هم درین سال رساله شفاع العلیل در
اصلاحات کلام ابی الطیب متبنی که از صنایع دید و مشاهیر شعرای عرب است بقلم
آورده اند و در سنه سبع و تسعین و مائة و الف قصاید نبوی را از سیمه سیاره و
سبحه المرجان بر آورده نسخه مستقل ساختند و نامش ارج الصبانی مدح المصطفی
مقرر نموده از تصانیف آنجناب است ضوء الدواری شرح الصحیح البخاری تا
کتاب الزکوة و سحبة المرجان فی آثار هندوستان و تسلیة القواد و شامة العنبر هر چهار
کتاب بعبارت عربی و کتاب اخیر در ذکر هند است - از تفسیر و حدیث و سند السادات
بعبارت فارسی و روضة الاولیا در احوال مشایخی که در روضه منوره آورده اند و آن
سکانیست قریب دولت آباد دکن و ید بیضا تذکرة الشعرا اول و مآثر الکرام و سر و
آزاد قدکرة الشعراء ثانی و خزانه عامره تذکرة الشعرا ثالث و غزال الهند در تفریس
صنایع و نایکابید هندی و دیوان فارسی ده هزار بیت مشتمل بر اقسام سخن و مجموع
تصانیف شریف نظم و نثر قریب لک بیت است تصانیف عربی آن جناب دو هزار
عرب مشهور است و محافل عرب عربا بذكر جميل معبود و خزانه عامره به اصفهان
رسیده و خبر وصول آن معلوم شده و هم چنین تصانیف والا در تمام قلمرو هندوستان
مشتهر است و زمان حال بوحود فایزالسجود مفتخر - میر قمرالدین متخلص بمنت
خواهر زاده شاه ولیاقت محدث دهلوی که در عربی و فارسی کامل عیار است و ناطقه او

پیر گردلی سخن منت گذار عائبانه به آن جناب نامه منظوم فرستاده و در توصیف جناب
 عباہوں داد انصاف دادہ از این است -

ہندہ دل کشای طرح و ثنا	پرساں از من ای نسیم صبا
بجنتاب چراغ چشم و صفا	بہ جناب بہسار و باغ خرد
اختر او ز اوج فقر و فنا	گوہر او ز کان دانش و علم
سر و آزاد گلشن زہرا	در پکتسای معتدن حیدر
کہ مذب بود بآب طلا	از نسب نامہ اش ورق خررشید
شاید قول باید بیضا	در سخن دانش بود اعجاز
وحی ہی جبرئیل دان ز خدا	معنی خوب در حق شاعر
کافر مگر نگویم آدنا	اوست پینمبر جہاں سخن
اوست امروز خاتم الشعرا	جدوالاش خاتم الرسل است
تا کند حرف مہر او انشا	مہ سیاحی ز اوج خود شوہد
اعتصامی باسمہ الاعلیٰ	خواجہ عسالم و غلام حل
دست خالی و دستگاہ گدا	چہ ز دستم ثناء او آید
کہ ز بی قدری آند ذنگ بہا	فرم آہد کہ پارہای خزف
وان گہی آرزوی بخششا	بفرستم بہ خدمت شامی
چہ ہود قیمتش بر دریا	فرض کردم اگر کف گہراست
خزفے با گہر کنم سودا	لیک نبود عجب کہ از جودش
چند ہر لب کشم بپردہ نوا	قبلہ ام صاف التماس کنم
بجناب تو ہر امید عطا	جزوی از شعر خود فرستادم
ہرچہ باشد صلاح دہد شما	بہر اصلاح می رسد بحضور
خوش بود ختم این سخن بدعا	منت از عرض مدعا پیش کن
بسطہ اللہ ظلستہ ابدہا	سایہ اش کم مہاد از سر خلق

و آن جناب دو سنہ احدی و تسعین و مائتہ و الف عاقبت خانہ برای خود در روضہ منورہ
 متصل محوطہ درگاہ مقدس امیر حسن شاعر دہلوی بنا کردہ اند و راہ آن درون محوطہ

است - راه دیگر ندارد لهذا هم شامل درگاه است و هم عطسه و تاریخ بطه آن خود
فرماید -

آزاد بقید زندگی سباحت تا حشر برائے خویش مسکن
شام خرد چراغ تاریخ افروخته خواب گاه روشن

و نیز متصل درگاه مذکور قالابی از سنگ و گچ تعمیر کرده اند سابق ازین درگاه آب
مطلقاً نه داشت زوار درگاه از جهت آب بسیار تصدیع می کشیدند - آن جناب در سال
مذکور قالاب ساختند و فیض عجیبی یزدار درگاه خصوصاً و بساکنان روضه مشوره و
انباء سبیل عمرماً رسانیدند و در مدح امیر حسن قدس سره می فرمایند -

آشفته گیسوی بیابان حسن لذت چش شکر زبان حسن
هر چند کلام میرغسرو خوب است اما من از فداپان حسن

و نیز می فرمایند -

ز هند آمده با فقر و شاعری به دکن عجب تشابه آزاد با حسن باشد
آن جناب در زمان حال در بلده اورنگ آباد تشریف دارند و از چند گاه قرار داده اند
که در خانه خود قدم بیرون نه گذارند - حکام دامیان شهر به کرامت بخانه می آیند
و از صحبت اقدس فواید روحانی حاصل می نمایند - وارستگی آن جناب باقتضای
تخلص آزاد که الاسماء تنزل من السماء بدرجه کمال است با هیچ کس از آشنا و بیگانه
هیچ نوع معاملت ندارند و در نهایت فارغیالی می گذرانند - سودائے بازار نقد دست
بدمت می کنند و در ادائے قیمت جنس مهلت آنی روانه می دارند - چنانچه در
سه ست و ثمانین و مائه و الف بعد نشست هژده سال دفعهً از اورنگ آباد بر آمدند
هیچ کس بملاقه معاملت دامن گیر نه شد - اسباب معاش قدر ضرورت اختیار کردند و
با وصف امکان حصول به طمطراق دنیای دوز میل نه نمودند فرمودند کثرت اسباب
کثرت معاملت می خواهد هر قدر معاملت زیاده افکار زیاده هر گاه در معاملت نفع می
رسد طبیعت مسرور می شود و هر گاه نقصان می رسد مغموم - اما باقتضای نشاء بشری
سرور تلافی غم نمی کند - اگر کسی به نظر کامل ملاحظه کند غم اغنیا زیاده از سرور
است و این بیت که زاده طبع شریف است اکثر بر زبان جاری می شود -

این همه شایخ و شوکت شاهان ذره نیست پیش آگاهسان
 و از جمله مناقب والا این که امام رضا علیه الصلوة و النسا را در خواب دیدند و
 نصیحتات جناب مستطاب احتیاج یافتند و در این باب قصیده غزالی موزون کردند -
 قصیده این است :

ز بسکه رنگ چمن در هوا شود محسوس خیار بال فشانند بصورت طایس

بهار از گل سیراب آتشی افروخت که دار روشنی تازه به چشم محسوس

همی ز غنچه گل را کشود باد صبا که کرد را گره سخت از چمن عبوس

جعون بزاهد شاید سودمند افتاد که چاک کرد درین فصل محرقة سالوس

کنه مطالعه بلبل ز سوری و سنبل لغات احمر و اسود ز نسخه قاموس

فشانند مرغ قفس اشک پیش باد صبا خبر ز آمدن گل رساند این نجاسوس

مگر به غنچه اثر کرد ناله بلبل درید برتن نازک ز مرد می ملبوس

حیای غنچه تشکفته را تماشا کن که زددوانه شود پیش خلق چشم هروس

کسی که قدر شناس گل است در نظرش به نرخ تاج سر کیقباد تاج محروس

چو لکهنی در و پرده هائی غنچه گل قفس شکسته بدرفت بلبل محسوس

ببین که نهر خرامان بهر حمای چین نگار عیادت مانی است از ظلال معکوس

حباب آب دوغوشد از آسمان شرف بگرد او نه رسد هر تو به در و شوم

دردان مقام که او شرح را رواج دهد ازان بلند شود جای شور از ناقوس

شقایق خلق ز سودای کفر حکمت او نه حکمتی که بر آورد عقل جالینوس

میست سالی زمان فیض یاب دانشی او که عقل بالغ او هست شوئی شکل عروس

بر آمده دل او از احاطه دنیا چو دانه که بر دل آید از خلاف سهوس

گرفت دست فرورماندگان امت را فشره پای مهارک بحفظ این ناموس

عده ز صولت او رنگ هوش می بازد که تاب جمله غنیمت نیاورد بخاموس

زمان نیست خوشی دشمن غنیمتش را یکی ست آبله و لعل در کف افسوس

چو ریشه بر در نیم راه و امانده نرسد دشمن او در توفی معکوس

شبی به خلوت رویای من کرم فرمود لب نیاز من اندوخت دولت پاپوس

سردخوابش آن مهر الفجین این است که لطف کرد لها می ز قهوهام سرگشاس

خطاب کرد چرا مدح من نمی گوئی که هست مدحت من باعث نجات نفوس

من این قصیده بحکم رفیع او گفتم فواخت بازو اخلاصم از سعادت کوس

امام صبح جبینا همام شمع ولا توئی سجنجل افوار حضرت قدوس

جمال نعت شب و روز نقش خاطر من تو پادشاه دول من ترا سریر جلوس

نگاه مرحمت خصاص از تویی خواهم نه تاج خسرو پرویز و تخت کیکاؤس

بروز مشتری و زهره در سعادت کوئی اگر نگاه تو افتد بر اختر منحوس

یقین که حاجت آزاد را دوا سازی نمی رود ز جناب کریم کس مایوس

همیشه تا یدمد آفتاب عالم تاب همیشه تا بشود ذره ها به او مانوس

بساط مشهد او باد بوسه گاه جهان زمین مرقد او باد سجده گاه روؤس

لغات احمر و اسود ز نسخه قاموس :

صاحب قاموس لغات مخصوص قاموس را برخی و لغات مشترک قاموس و صحاح جوهری را بسیار نوشته قوله؛ بساں قبه زرین آرمیده طوس شاه عباس ماضی از سلاطین صفویه قبه رضویه را از خشتهای طلا ساخته قوله

که عقل بالغ او هست شوی شکل عروس

شکل عروس نام شکلی از اشکال علم هندسه قوله

چو ریشه بر در نیم راه وا مانده

بر درخت معروف هندی و در برهان قاطع که فرهنگ فارسی ست مذکور بقدرت الهی از شاخ هائی آن بشها بر آمده نزول می کند و رفته رفته به زمین رسیده فرو می رود و از آن بیخ تنه دیگر بهم می رسد و برائے تقویت شاخها بمنزله ستون می شود الحال بیتی چند از غزلیات آن جناب بترتیب ردیف آرایش این صحیفه می شود :

روزی که باز بینم آن یار مهربان را بر پائی او بمالم چشم گهر فشان را

چندی درین گستان ریزیم رنگ عشرت گر باد وا گذارد بر شاخ آشیان را

شادم ز قامت خم پیرانه سر که وایم بوسم زمین خدمت آن یار نوجوان را

یک لحظه چشم خود را ز آئینه برنداری تا چند رنجه سازی بیمار ناتوان را

رفت در کهن سالی بال و پر فشانی ها دور از چمن ماندم وائی ناتوانی ها

آشنای صد سال درومی زند برهم کاش خیزد از عالم رسم بد گمانی ها

آزاد در طواف حرم شرم می کنی باشد همیشه یاد بتان دل نشین ما

جای صد خیل پری در دل خود می خواهم حق تعالی دهد این حوصله میثائی را

هر که جا در خانه خود می دهد بیگانه را بر عیوب خویش واقف می کند هم خانه را

می کند آتش بسیار کمان را ضائع تا درست است ز خشم تو خم ابرو ها

هوشامد بر نگر داند مزاج قایم ما را که می گوید شکر شیرین تواند کرد دریا را

نمیدانم کجا خواهد کشیدن حال بیماران که بردند از زمین بر عالم بالا مسیحا را

دادند جلوه آن گل والا نژاد را خواند بلبلان چمن آن یکاد را

هرچند که خود راهنما پیش خرامید بگذاشت برائی تو بلا نقش قدم را

برای آنکه نمیرم ز کثرت شادی به پیش همدم من می کند ثنای مرا

درین خرابه نشستم ز رهروان تنها که وا گذاشت مرا میر کاروان تنها

نخست خون چمن ریختند گل چینسان نرفت بر سر گل جور از خزان تنها

اگر مردی سلامت برد با خود شمع ایمان را چه حاجت تا برافروزند بر خاکش چراغان را

الهی دست من کوتاه باد از دامن مطلب اگر نشاند این آرام جو راه گریبان را

سرت کردم مسی مالیده لب را پیش ما بکشا علاج روح کن درج دواء المسک را بکشا

چه غم سایه والد ندارد جوهر قایل بود از جوهر ذاتی پر پرواز عیسی را

مهر نخیزد خون من از خواب ترسیدن چرا دست رنگین را ته رومال پوشیدن چرا

گر ترا اهراد بر اوضاع من منظور نیست با حرفها، زیر لب آهسته مخندیدن چرا

می تواند گفت خودم با تو حرف خویش را مطلب آزاد را از غیر پرسیدن چرا

سوگند چرا پا دکنی بر سر پیمان فرمودی و من یافتم انداز سخن را

ابلیس ماند از دل آگاه دور تر در حسافه خدا نبود راه فیل را

گفتمش ای ماه بر گردان به سویم راه را گفت ای نادان نباشد سیر رجعت ماه را

مردم آزاری ست مانع از شفا بیمار را فرگس او دوست می دارد چرا آزار را

چشم را وا کن بسوی من بگردان از رقیب می دهد گرداندن جا راحتی بیمار را

زینهار آزاد از گنج وطن بیرون میا مختنم دان این نسیم و سایه دیوار را

بگرد گرد جهان فیض آن جناب طلب بسان ماه فروغی ز آفتاب طلب

ببین که بر سر آتش چگونه می رقصد برای داغ شدن همت از کباب طلب

گل به بلبل سرو با قمری نشنید می جواب من چه کردم تافه گردد دل پر من بفتاب

داغ شد مرغ چمن از دست بیداد خزان کجاست تا بر سوز این شوریده افشاند گلاب

خرام قامت او هر که دهد گریان گفت قیامتی گذرد بر سرم که نتوان گفت

همی که خوش گذرد از حیات مفتنم است بنورسان چمن مرغ بال افشان گفت

نخواست پار که حرف مرا کسی بشود ز راه بنده نوازی بگوش پنهان گفت

غبار تست که بر تست نیست از دگری خرام قافله با دامن بیسپاهان گنت

به بزم عشرت یاران اگر نوای هست بحلقه غم سا نیز های های هست

ز فیض عام گلستان نمانده ام محروم گلی اگر بسم نیست خار پای هست

روزی صاحب توکل نیست محتاج عمل غنچه گل را میسر مشت زرمی کیمیا ست

عاشق و معشوق رانست خدا داد که چیست کاه را بیگانگی بسیار با بیجاده است

تکلیف باغ وقت خزان کرد باغبان نرگس درین معامله حیران فتاده است

نستی از بسکه در گیتی بساطی چیده است چشم تا مژگان کشاید عالم خوابیده است

دست زلفت قابل قطع ست چون زلف ایاز عالمی دانه که از آزاد دل دزیده است

برداشتند روز ازل زخم عشق را با قمریان نشان گوی بریده است

دل صد پاره من غنچه بے شماری هست بخدا قابل آرائش دستاری هست

لذت کنج قناعت نه گذارد آزاد آب مرغان تر و سایه دهبواری هست

ابلیس دید مشت گلی را بچشم کم غافل ازیر که بوته گل این سفال داشت

یک لحظه بے فنا و بقا زندگی نه گرد صاحب ریاضتی که طریق هلال داشت

نسیم کوی تو بسیار مست رفتار است بدرد من که رسد خود مسیح بیمار است

عبث نزاع کند باغبان دون همت که ملک مرغ چمن جای آشیان دار است

اگرچه کمبه بود پست بوقبیس بلند شکوه کمبه بچشم جهانیاں دگر است

پار ما از آشنایان بی سبب بیگانه هست می توان انصاف دادن این پری دیوانه است

بودن ما نیست در داماں صحرا بی سبب آشنای ما پری زادی درین ویرانه است

هندلیب نوجوانی دل به گبن داده است نیست این معنی از وفادار که عاشق زاده است

در تغافل بهمانه می جوید این هم از عالم مروت اوست

شیشه گلزار می سازد ترا خساطر نشین رنگ های مختلف در جلوه بیرنگ اوست

سالی نکرن . هسایقه گر باده کهنه نیست چشم بقای خویش کرا سال دیگر است

با ادب از گوشه دامان این صحرا گذر خوابگاه حضرت مجنون درین ویرانه هست

حقه آفت در جهان آورده است دود منصوص آسمان آورده است

همیشه در دل شیرین غم دو بیداد است که کوهکن ز صنم خسرو از شکر شاد است

نفید روی گل و لاله و سمن گاهی بهار مرغ قفس زاد روی صیاد است

می خرامد یار بدخو النیات می رسد شیرانه آهو النیات

رفت آن شوخ به گرمی آزاد در پی برق دویدیم عبث

شراب خورده ز میخانه شد روان کج میج کلاه گوشه بسر حرف بر زبان کج میج

از باده خم تو بکم می کنم صلح سوگند پای خم که منم می کنم صلح

چه گونه مرغ چمن شد به باغبان گستاخ که می کند شر و شوری به بوستان گستاخ

بجا است بلبل شورید را قفس کردن همیشه بال فشانده به گلستان گستاخ

جمعی که کام خود ز لب او روا کنند جان ها دهند و حق نمک را ادا کنند

خوبان هزار نالی من کاش و ارستند یا قبیح هر کشند و سر از تن جدا کنند

اگر نه یار کند خاطر مرا آباد خدا مرا ز جهان خراب بر دارد

باغبان با بلبل مرحوم احسان می کند موسم گل بر مزار او چراغان می کند

بر لب نوحه آن شوخ براتم دادند باده خوش مزه در شام هراتم دادند

اگرچه آن بت بی رحم جز جفا نه کند دل از محبت او برکنم خدا نه کند

چه انفعال کشد روز حشر مقتولی که شکر قاتل خود پیش حق ادا نه کند

که به خاک غربا رنجه کند گامی چند مشت گل وقت سحر شمع برد شامی چند

پر و بالی که مرا بود نیازش کردم چید صیاد چرا در ره من دامی چند

چيست حاصل ز تماشای بیابانی چند که بپایم نخلد خار مغیلائی چند

شعله مارمقی پیش ندارد با خود کاش امداد کند همت دامانی چند

ای صبا نکبت گل را به دوا غم رسان نیست طاقت که کشم ناز گلستانی چند

یاد آن بپداد گر آخر دل ما بشکند پرفشاند این پری چندان که منیا بشکند

دل بیتاب مرا کاش بآن یار دهند دل آسوده او را بمن زار دهند

بخل زبینه نباشد چمن آرا یان را نیست گر همت بخشیدن گل خار دهند

آن کشته که قائل خود را دما نه کرد انصاف این که حق محبت ادا نه کرد

نیلوفر از شگفتن شپها ابا کند چون یار رفت دیده خود بر که وا کند

یکبار هم بطوف مزارش نمی روند این اجر بی کسی که بخوبان وفا کند

ز دیده رفتی و در دل نشیمنی داری هزار شکر که این گل زمین خراب نماند

چشم دارم که مرا گوشه صحرا بخشند را صنیم گردگران را همه دنیا بخشند

می کرد بر گریستن من تبسمی روزی که دید آئینه را در حجاب شد

مگر غمی ز خزان نیست بر دل نرگس پس از گذشتن یاران خود چرا شگفتد

ظالمان موسم گل توبه ز بیداد کنید بلبل شیفته را از قفس آزاد کنید

کرد زین غمکده قمری بچه حسرت پرواز دفن او در قدم حضرت شمشاد کنید

ای گلبن نوحیز بیفکن نظری چند افتاده بپای تو بود بال و پری چند

بیتسانی مرغان چمن بپشم و گریم گل رفت و کسی نیست مگر نوحه گری چند

دل وا برای یاد تو ایجساد کرده اند این شهر را بنام تو آباد کرده اند

معلوم نیست کثی به تمنای خود رسند این آهوان که خدمت صیاد کرده اند

دوازده حدیقه که مرغان ز نصبتی مستند مقابله گل تصویر آشیسان بستند

ای آفتاب از تو جفا بر کتان رفت اما ز پیش کار تو خیل ستم رسید

فرهاد را ز وعده شیرین چه فائده هیچ است میوه که گل نیشکر دهد

چشم تو با هر آشنا صد گونه دلداری کند چون نوبت من می رسد اظهار بیماری کند

چرا مزاج تو وقت خزان ملول افتد دل شکسته من جای گل قبول افتد

آن طفل روز جمعه سوار سمند شد ای وای آفتاب قیامت بلند شد

فی الحدیث لا تقوم الساعة الا فی یوم الجمعة :

بلبل ز گل بدوات دیدار قانع است زنهار در خیال فداری که زر دهد

در وادی تو هیچ مروت نیافتم پای برهنه را سر خاری نمی رسد

شیده زاری آزاد گفت شور گدای ز حد گذشت بگوئید ساعت دگر آید

بقتل بی گنهای ایر قدر میند کمر ترا ضرور بود بر جوانی خود

مرا شناسد ره کاشانه خود را هر کس بی قابل بدل من غم جانان آمد

گاه در مرزبه بحر نشیند ساحل خاک بر وقت خودش کار وضو می سازد

ای سحر مهلت دیدار به پروانه بده آخر شب بتماشای چراغان آمد

اسیر عشق تو تا چند گردد در گردد کرم نما و بفرما که گرد سر گردد

خط بتراشید یار از لب گویا خضر زهراهی کلیم جدا شد

در خزان رفتم بگلشن باغبان زاری کنان گفت اینجا گبن اینجا سوس اینجا لاله بود

یار بر همچو خودی شیدا شد چشم بد دور گل رغناسد

کاش صیباد دل مرغ (چمن) شاد کند موسم لاله و گل از قفس آزاد کند

یار آشفته خود جای تراحم باشد تا کشد صورت او خدمت بهزاد کند

قاضی شهر که دعوی عدالت دارد شرع را پرده خود کرده چه بیداد کند

کسی که مطلب خود سربراه می سازد بخاک روپ در پادشاه می سازد

شاد مانم که ز من بوی کسی می آید همچون آن غطر که بیرون ز غسی می آید

را یقین که به کزمان دگر نمی آئی غنیمت است که بوی تو در وطن آمد

آن دلبر خود بین بچه کار است به بیند گر سر هر آئینه دار است به بیند

نی را مگر آورد سواری بخرامش در کوچۀ طفلان چه غبار است به بیند

خوبرویان دل من قابل دیدن باشد بلکه این لعل سزاوار خردن باشد

نگذارند غم خویش، بکس سوختگان شمع خود بر سر خود اشک فشان می باشد

رفت در فکر من خمسته خدا خیر کند با کسی حرف زد آهسته خدا خیر کند

بر سر فتنه نشستند دو کافر باهم ترسم از ابروی پیوسته خدا خیر کند

غنچه بلبل را مکدر می کند این ستم از قوت زر می کند

مهربان شد بر من از سعی کسی غیرت من خاک بر سر می کند

گرچه این شهر شرابی و کبابی دارد در دل شب عس خانۀ خرابی دارد

- سهای زاده بسیار بر خود چیه می آید خدا حافظ که بی طور آستین مالیده می آید
-
- هشوز از پای فازک بر زمین رفتن نمی داند سرش کرهم در آغوش پدر خوابیده می آید
-
- فتوانم کشید قلیان را حقه بازی ز من نمی آید
-
- خاطر شهریں ز مشکل بیستون باشاد بود غیرت معشوقی او قاتل فرهاد بود
-
- ما اسیران قفس را رخصت پک فاله نیست شکوه ما از وداع فازک صیاد بود
-
- گوشه گیران قفس رستند از جور خزان این قہامت ہر سر مژگان گلشن زاد بود
-
- بی آنکہ افگنم ز خود افتاد مدعی گہی ز زور بازوی خود پہلوان فتد
-
- رفت یروانہ بہال و ہر خود در آتش ہمہ دانند کہ تقصیر چراغان نبود
-
- سخت مشکل چون مرہی در مقام کین بود وائی بر احوال گل خود باغبان گلچین بود
-
- ہار آن باشد کہ ہاشق را ز خود تسکین دہد کوهکن را صورت شیریں بہ از شیریں بود
-
- زخم خوردن از نگاہ ہار می باشد لذیذ آب این شد شیر آتش ہار می باشد لذیذ
-
- چون گرفتم بوسہ از لعل شیریں شور کرد ہمہ شیرینی نمک بسیار می باشد لذیذ

سبح ای پروانده خاطر پریشان غم مخور می شود روشن شب دیگر چراغان غم مخور

بیامه بهتر ترا از گرد راه کعبه نیست پورهن را یر دگر خار مغیلاں غم مخور

طایب خوب ترقی نصیب می باشد که جلوه کرد مسیحا بر آسمان آخر

مردم وهی هی گریزانی هنوز از هنرم دامن افشانی هنوز

از تو آموزند خوبان درس ناز طفلی استادی و نادانی هنوز

گریه من سنگ خارا را گذاخت دیده و دانسته خندانی هنوز

خاطر آزرده داریم تنها در قفس کاش مرغ دیگری می بود با ما در قفس

بند مردن دفن باید کرد در خاک چمن مرغ بیماری وصیت کرد ما را در قفس

بلبل می کرد و من نظاره گل در چمن می کند امروز نیرنگی تماشه در قفس

شناسد فرض در زنجیر آسودن گرفتارش چو هندوئی که باشد آهنین زنجیر زناش

کجا بخت رسا تا دیده را بر پای او مالم همین بهتر که مالم دیده را بر پائی دیوارش

هار سخن شناس ندارم برای خویش ناچار خود سماع کنم بر نوای خویش

یار درست کو که شوم آشنای او آخر ز پانزسته شدم آشنای خویش

صبا خویش است وقت بهاران علی الخصوص در حالت ترشح باران علی الخصوص

رسیدنی پسر کوی دوست می خواهد و گرنه خاک مرا با صبا چه بود غرض

دمید بر رخ او خط مشک قام غلط چو ابتدای خط کودکان تمام غلط

شراب خورده کجا می رود خدا حافظ کشاده بند قبا می رود خدا حافظ

هزار حیف که پروانه قدر خود نه شناخت به پیش شمع چرا می رود خدا حافظ

شبی می رفت غافل ناگهان دیدم زهی طالع پری را بر سر راهی عیان دیدم زهی طالع

ز ردی لطف یار بیزبانی در سخن آمد لب تصویر را گوهر فشان دیدم زهی طالع

بی تو در محفل صاحب نظران جلوه خوش کمران موی دماغ

عداوت غربا می کنی زهی انصاف تلاش کشتن ما می کنی زهی انصاف

ز ساغر تو همین درد محض می شوام جواب صاف ادا می کنی زهی انصاف

گذشته اہم ز خود با خیال روی کسی که راه را بتوان رفت بی رفیق شفیق

نیفشاند لب خندان تو بسیار نمک جان فشانان نمک خوار تو خوبان نمک

شکوه گر پیر کهن سال کند این همه نیست کودکان هم گه دارند ز بیداد فلک

هیچ جا نیست که خالی ز قنازع باشد می توان گفت که دنیاست همه باغ فلک

آمد به مکتب صبحدم طفل گلستان در بغل . یا از دل صد پاره ام اجزای فرآن در بغل

من فقیر چه دارم که نذر یار کنم اگر اشاره شود نقد جان فشار کنم

حذر ز کشتن من می کند نمی خواهد که من بمیرم و آرام در مزار کنم

بیهاد چشم او در انجمن دیوانه گردیدم ز جا برخاستم گر و سر پیمانه گردیدم

دل را کرد غارت زلف جانانیکه می دارم بدست کافر افتاد قرآنی که من دارم

پیش آل عندلیب که با هم بسر بریم بعد از زمانه به چمن وا رسیده ایم

قو خداوندی و من بنده سرکار توام خواه کش خواه رها کن که گرفتار توام

این محالست که از کوی تو آیم پیروم یاد زلف تو دهد سایه دیوان توام

گر بختت گل چین بی مروت گفت قرصی که چه خوفناک خورده باشد ام

بغضت گل که نشانم درین چمن پروبال بهاس خاطر خاطر ز گلستان رفتم

برای سرم که کنم طوف دام صیادی دگر برای چه این مشت بانه و پر دارم

بر درت آمده آزده ز دربان رفتم ز هر خنده لب او دیدم و گریبان رفتم

وعدۀ آمدن اوست قریب محشر غلط امروز تمنائی مصیحا کردم

من شوریده و خوب است در ویرانه سردادن کند دیوانه آخر شهرها را شور زنجیرم

گرچه در میخانه اول آب قلخی می کشم شکر می گویم که آخر خوب شیرین می کنم

چشم بر غیر یار وانه کنم	دلگی بند در دو جانه کنم
گر زند بر چراغ من نیل	که از شوخی صبا نه کنم
گفت عوشروی بد معامله	وعدۀ بوسه را وفا نه کنم
مشت خونم چه کار می آید	حق تیغ تو گر ادا نه کنم

طور من نیست که گل از سر شاعری چینم بهر خوش کردن دل جا بگلستان کردم
قسمت وقت خزان برد بگلگشت چمن خار و خس جای گل و لاله بدانان کردم

بجز این است که ترک گل و شمشاد کنم در قفس رفته رضا جوی صیاد کنم
شکل مشرق ترا شد سر عاشق شکند چه نمایش است که در نوشته فرهاد کنم

ای صبا از من بگوش قاتل منکر بگو گوشه رنگین دامان شما را بسته ایم

یک طرف آن ظلل رهنما خاکبازی می کند یک طرف من خاک را بر سر پریشان می کنم

امیر سلسله زلف مشکفام توام کجا روم چه کنم میهمان شام توام

می رود امشب دل دیوانه در کوچه بتان یار همدردی بود من هم رفاقت می کنم

شبی بدامن آن ماه پاره دست رساندم باین بهانه که گردی نشسته بود فشادم

ندارد طاقت پرواز بال فاقوان من مگر گل را فرستد باغبان در آشیان من
نمی آید برون راز اناالحق از زبان من که از مهر نبوت مهر شد بردهان من (کلام)

نیاید بلبلان را در گلستان آشیان بستن ز شان عاشقان دور است دل در خانمان بستن
ز خون بی کسی شمشیر رنگین می کند ظالم چنین معلوم می گردد ز اندامیان بستن
که بایم می کند صبری که از پروانه می آید درون آتش افتادن نفس را از فغان بستن
هجوم اشک را مانع نگردد آستین من که باشد از مروت دور ره بر کاروان بستن
توان آموخت از مرغ چمن رسم وفاداری نداند در خزان رخت سفر از بوستان بستن
سرت کردم ترا لازم سخن با آشنا گفتن نه همچون غنچه سوسن گره را بر زبان بستن
مهرگر شود آزاد این مطلب چه خوش باشد دمی با گل نشستن در بروی باغبان بستن

کجا رسد به سرم پائے فاز پرور من ز می نصیب بپسایش اگر رسد سر من
خوشا دمی که بر آیم دوان ز خانه خود باین خبر که کرم کرد یار بر در من

می کند هر سحر جسمه بپیدان تگ و دو
 حال بیهاب من از شکوه نمی آساید
 دهنه از دور که بپیکانه ز در می آید
 ندر بازوی رطایا چه کند با شاهان
 قشقم و بی سببی کشته دامان توام

قشمت چشم کجا دیدن بستان او
 بر سر راه کسی خوب بهم ساختند
 می شنوم نکستی از گل وریحان او
 گوشته دامان من خسار بیابان او
 ناوک صیاد من تازه شکاری فگند
 خون کرا کرده خوش گوشته دامان او

ای یار دل زما طلبیدن چه فائده
 مرغ از چمن بخاقت او خود پریده رفت
 چون خط دمید آهسته دیدن چه فائده
 تعریفش از لب تو شنیدن چه فائده
 صیاد را ز بال پریدن چه فائده
 ساقی بریز جرعه می در گوی من

غلطان بخون دل ز حنائی که بوده
 پیدا پروزگار نه شد چون تو ظالمی
 تو زخم خورده سر پای که بوده
 اکنون تو خاک روب سرائی که بوده
 مظلوم این زمان ز جفای که بوده
 می رفت آستان ترا این نیازمند

لعل لب تو بی حرکت نیست یک نفس
 در بند جامه تو گرفتار مالمی
 همواره سجه خوان دعای که بوده
 خود هم اسیر بند قبائی که بوده
 بیتاب این قدر ز برائی که بوده
 بر خود حرام ساخته خورد و خواب را

چشم بد دور سزاوار فشار آمده
 کرده وا بند قبا در شب تار آمده

سالها رفت تا نهبان شده نایب صاحب الزمان شده
ذوق وافر بصید دل داری حق بجانب که فوجوان شده

دارم از دست دل سوزان خود درد سری کاش جای دل درون سینه بودی اشگری

با عاشقان ابرو او زاهدان میبچ ما اهل قبله ایم و تو تکفیر می کنی

بجسور استادم که نظر کنی ، نکردی سر راه هم نشستم که گذر کنی ، نکردی
دگر این زمانه ای دل ز کجا بدست آید شب وصل با تو گفتم که سر کنی نکردی

میکشاش ساقی پرستم یللی ابن پری را دیده امستم یللی

ترا می رساند زبانه جان ستانی خبر کرد آزاد دیگر تو دانی
نوای بنده پرورد ا پسر منزل من پس از مدتی آمدی و پیرمانی (کلا)

بود در گوشه آن چشم پنهان خال هیاری شو غافل که باشد نرگس او دزد افشانی

شمع کم عمری خود دیده امی نشیند که به نظاره این انجمن استاده گنی

کیستم تا میوه چینم ز بوستان کسی میزنم بر نکبت سبب ز فندان کسی

پای من با دامن محرانمی شد آشنا گر نه بودی چاره خار مویلا کسی

آنکه ضرورتها از قومی خواهم مسافر پروری پیش تو از دور آمدم تا سایه بر من گسری

من با تو گشتم آشنا اما فتادم در خطا چون ماه می بینم ترا بر شب بجای دیگری

شواب مافدارد بی رخت کیفیتی امشب فکون کردله از محتاب بر ساغر نمکدانی
برای سوزش پروانه داره آتش افشالی چه حاصل شیخ ظالم پیشهرا از سببه گردانی
شکایت از تو در خاطر بود اها نمی گویم نمی خواهم که از دستم نشینی در پشیمانی

پستان ماه تو خواهم دهار ترا گاهی غنیمت گرفتاری روی خود یکبار در ماهی

میرزا جان جانان مظهر که ترجمه اش در سر و آزاد او مسطور است او را شخصی نامعلوم در جهان آباد هفتم محرم سنه خمس و تسعین و مائه و الف ثیر و قفنگ زد بعد سه روز بهمان زخم روز عاشوره انتقال کرد و در صحن خانه خود مدفون گردید - آنجناب می فرمایند -

میرزا مظهر سخن سنج شهید حشر او با نور چشم فاطمه
روز عاشور از جهان مظلوم رفت گفته شد تاریخ « حسن الخاتمه »

۱۱۹۵

و در همین سال شیخ نورالعین واقف بتالی که ترجمه او در خزانه عامره مرقوم است در جهان آباد وفات یافت - آنجناب می فرمایند -

افسوس که واقف سخن سنج طومار حیات خویش پیچید
تاریخ وفات او خرد گفت " واقف مهمان خلد گردید "

۱۱۹۵

و در همین سال میرزا رفیع سودا که سرآمد شعرای ریخته گو بود بلده لکهنو از بلاد
پورب چهارم ماه رجب جان بحق تسلیم نمود - آلبتاب می فرمایند -

کوچ کردند با هم از دنیا	سه سخن سنج هند در یک سال
سخن او تمام درد و صفا	مهدزا مظهر خدا آگاه
یک قلم کرد شعر را احیا	نادر المصر شیخ نورالمین
در سخن صاحب هد بیضا	میرزای بلخنده رتبه رفیع
حیف رفتند در مقام فنا	هر سه با بنده آشنا بودند
کرد آزاد مظلومی انشا	بهر تاریخ فوت این پاران
وارد آشیان ملک بقا	جان جانان و واقف و سودا

۸۱۱۹۵ - ۷۹۶

.....

۲۲۹

لجهی نرائن شفیق :

بنده شفیق راقم این نامه دلاویز و مخادم سخن طرازان شور انگیز التماس می کند
که هلت غائی قالیف کتاب بقای نام و پائدار آثار در جولان گاه ایام است لهذا بتحریر
قدری از احوالی خود درین صحیفه می پردازد و نام خود را پای نام صدر نشینان محفل
سخن می سازد این مشت خاک که لجهی نرائن اصلش از قوم کهتری است در بلده
اورنگ آباد دکن چهره هستی بر افروخت و از بد و شعور تا حالت تحریر به این
قریبیت آزاد بلگرامی مدظله السامی ذخیره سخن شناسی اندوخت و درین ایام در
سلک ملازمان نواب عالی جاه جلالت بن آصف جاه ثانی ناظم حال ممالک دکن
دام اقباله بن نواب آصف جاه بن نواب هازی الدین خان فیروز جنگ بن نواب
هاد خان رحمهم الله فعال منتظم است و بدامن دولت این نظر یافته لطف الهی و مظهر
اقم فیوضات نامنتهای معتصم ازین جهت این نامه را بنام نامی پرداخته و دهبچه
کتاب را بالقباب مستطاب مزین ساخته اکنون قلم شکسته رقم بوئی چند از مؤلف
بمرض می رساند و اشکی چند بر رخسار ورق می افشاند -

دایم از باد صبا می شنوم بوی ترا
 هست آئین گلستان ارم کوی ترا
 ماه نو گر نه گرر گوشه ابروی ترا
 گر نه بینم بچمن سبیل گیسوی ترا
 آرزوی به ازین نیست دعا گوئی ترا

گرچه ای دوست ندم چمن روی ترا
 هر که آنجا برود باز نگردد هرگز
 بر زمین آمده از دور زمین بوس کند
 سبیل ناز و تر دود شوم چشم مرا
 خواهد از گوشه چشمت نگه لطف شفیق

در تهرگی نشاند زلال حیات را
 در کار هیچ کس فکنی التفات را
 بر نحس کرده افند بنا کائنات را

هر چوب هست لعل تو دست بنات را
 چون بت اگر چه نرگس مست تو بسته نیست
 نه چرخ و چار صد عدد سیزده بود

در ستردن سبزه خط را دهد حلاق آب
 در شب خط با دل سوزان می دارد خطاب
 نشاء خوبی دهد چون کهنه می گردد شراب

می کند ظالم ز احسان هم ضعیفان را خراب
 همچو آن شخصی که گوید خواب را پیش چراغ
 آفتسای بدم مدتها دهد کیفیتی

عطر بو افزون دهد در آفتاب
 شاهد دعوی ست مد لفظ آب
 آب گردد بی مزه وقت سحاب

بیش گرد و خلاق جانان از شراب
 نسبت معنی بود در لفظ هم
 سفته چون پایه روی بد شود

لاله دامن صحرای تمنای هست
 این قدر بس که دل رفته من جای هست

دل من سوخته آتش سودای هست
 با سر زلف تو زنهار ققازا نکتم

سیرکن در پر تو خورشید قار هکبوت

می رساند حسن مطلق رنگها بیرنگ را

که شوخ من درین جامت خواب است

شفیق اکنون خدا را شور کم کن

شهر ما بی عشق چون بسطام نیست

جز تماشای تو این جا کام نیست

صاحب طفت اللهم آورده از خواص بسطام است که کسی در آنجا عاشق نه شود
و دیده چشم نه بیند حضرت آزاد منظره فرمودند چنانکه عاشق نباشد فایده درد چشم
ندیده چیست -

یار در کاشانه آینه است دولتی در خانه آینه است

دل من زلف یار را رام است دام اقباله صعب دام است

صیلت عمر من و برق و شرر هر سه یکی است فرصت صبح و گر و باد سحر هر سه یکی است
در فزونی کردند زخم جگر خسته من زلف او مشک عین سنبل تر هر سه یکی است

محبوب ای تندی خور این همه غوغا غیث چشم من از گریه سرخ نهدت صیبا غیث
دل که بهر داشتم نذر کردم از خود ای بت کافر ز من یار تقاضا غیث

چه سطلب است که دل را شکست و بست و کشاد طلسم زندگی ما شکست و بست و کشاد
جواب نامه چه آید که طفل نادانی پر کبوتر ما را شکست و بست و کشاد

کشید چگونه مصور تمام شکل ترا که در کشیدن چشم تو هست می گردد

تا اهل راز علم بصیرت کجا بود در چشم کور خاک به از تو نیا بود

چشمک زده چون برق کسی رفت ز پیشم بینید که آن دل بر عیسا نفاشد

چون بنالم که مرا ساخته اند بهر فریاد زدن همچو جرس

مطلبش چو غنچه گشتن خوب نیست هم چو گل با چهره پشاش باشی

یاد اهامی که عشق نوجوانی داشتم بر سر بازار رسوائی دکانی داشتم

دلم کم شد بزلف خوب روی شفیق اکنون خدا را جستجوی

یا رب پدر تو حذر خواه آمده ام سر تا بقدم خرق گناه آمده ام
از چشمه عفو شست و شوی* فرما در بار گهت نامه سپاه آمده ام

راقم الحروف غزل حضرت آزاد که در حق کوه شاه مردان واقع حیدرآباد
فرموده اند مخمس کرده الحال تراجم شعرا را برین مخمس که مشتمل بر منقبت جناب
ولایت مآب است ختم می کنم این گفتگوی سامه نواز از زبان خامه را مهر می زنم -

قبله* یارفان جناب عشق خلف مرتضیٰ غل التحقیق

کرد از کلک عنبرین تنبلیق سحری پا گذاشتم بطریق

با جهان دیده رفیق شفیق

ره گرا می شدم بهر راهی که بنهری و گه لب چاهمی

می نمودم چه سیر دلخواهی ناگهان رو نمود درگاهمی

همه تعمیر او بطریق انیق

وه چه درگاه سهیبت انوار آسانی ز ثابت و سیار

خاک لوسرمة اولی الابصار گرد او جمع مردم اقرار

حجله در بحر اعتقاد و طریق

چمنی دیده فساد گردیدم چون گل فور رسیده خندانم
 ازدهای ز خلق چون دیدم از یکی زان گروه پرسیدم
 کاین چه جایست و این کدام فریق

الله الله چه جانی روح افزاست چه مکان مقدس و اعلیٰ است
 راست ارشاد کن بمن چه جاست گفت این آستان شیر خدا است

گر زیارت کنی زهی توفیق

چون نظر بر عمارتش کردم فهم پنهان بشارتش کردم
 استغفال اشارتش کردم پیش رفتم زیارتش کردم
 اشکها ریختم برنگ عقیق

خواستم از جناب شاه مدد فیض اندوختم فزون از حد
 تا کند حسن اعتقادم رد رد همزه در مواظبه زد
 گفت ای دور ترز فکر عمیق

پور همراں مگر به هند آمد شیر یزدان مگر به هند آمد
 سر میدان مگر به هند آمد شاه مردان مگر به هند آمد
 که نو ای حرف را کنی تصدیق

گوش کردم چو حرف بیهودا خواستم سبیل زخم بقفا
 حلم من عاقبت نه داد رضا بیت آزاد بازو بود مرا
 خواندمش عاشقا نه پیش رفیق

من که فائز به نور عرفانم عشق مولیٰ است جزو ایمانم
 نبود احتیاج برهانم هر کجا اوم است قربانم
 عاشقان را چه کار با تحقیق

الحمد لله والتمنه که این سواد به بیاض رسیده و این شام فریبان به سپیده
صبح کشیده - خامه نیز رفتار از محنت سفر آسوده و منزل مقصود در چشم انتظار جلوه
شده - موزونالیکه از ولایت خود ریخت هندوستان کشیده اند و این قلمرو را بقدم گرامی
رواقی بهشت برین بنشوده احاطه این را از طاقات خامه نیز زبان بیرون است و استیجاب
اینها از حوصله کاغذ فراخ میدان افزون - مؤلف بقدر تنج خود این کتاب جمع ساخت
و فی خامه دلنواز موافق حوصله خود نواخت این قدر هست که باین مختصر کار مؤلف
صورت بست و مقصدیکه در دل داشت بر کرسی نشست یعنی این تذکره در تخصیص
واردان هند بی آنهاست و باین جهت از توالیف مولفان دیگر ممتاز - اگر کسی
خواهد بتکثیر سواد پردازد و این مختصر را بالحق اشخاص دیگر مطول سازد لکن
بقیه این جهان در کتب سلف بدست می آید و شاهد مقصود دران امکنه رومی نماید
چرا که از چندی سلطنت ایران و هند اختلال عظیم بهم رساند و آمد و رفت مردم
ولایت درین دیار بر نسق سابق نماند لعل اقله بحدث بعد ذلک امرای بهر حال این تالیف
مردم ولایت را بسیار بکار می آید و این مصقل تازه رنگ از خواطر امزل
که بقا بر بعد مسافت احوال بعضی از سخن گستران بمردم ولایت نرسیده و اخبار
برخی از معنی پروران گوش زد دور دستان نه گردیده - الحال این کتاب احوال
جماعه ناقصا بمفرض مستفیدان خواهد رساند و لالی نایاب در جیب وامن سامعه خواهد
افشاند امید وارم که ناظران جوهر شناس محنت این نیازمند ملاحظه نمایند و به کف
آفرین قدر این خاکسار در - هم چشمان بیقرایند اکنون زبان را بتاریخ ختم این نامه
می کشایم و پای لیلی را بخلخال خوش می آرایم -

خدا را شکر کز کلک بهانم بخوبی رونمود انجام نسخه
شفیق از هانفی تاریخ پرسید برای ختم گفت "اتمام نسخه"

اشاریہ

اعلام

۱۲۳	ابو اسحاق اطعمہ	۲۹	ابتر بن بدخش
۲۲	ابو البرکات خواجه	۱۸	ابراہیم رحیلہ السلام
۲۰، ۲۹	ابو البقا میرزا	۵۰، ۳۶	ابراہیم میرزا
۱۵۹، ۲۰۸	ابو الحسن خواجه	۲۵، ۳۶	ابراہیم بیگ بخش
۷۱	ابو الحسن خرقانی، شیخ	۲۶۰، ۱۸۶، ۱۳۷	ابراہیم خاں
۲۳	ابو العلامی، میر	۵۰، ۴۹	
۸۲، ۶۴، ۴۷، ۸	ابو الفتح گیلانی	۲۶۳	ابراہیم شاہ
۲۱۲، ۱۷۴، ۸۳		۲۴۱، ۱۶۸، ۱۳۵، ۲۹	ابراہیم عادل شاہ
۱۷۰، ۱۶۵، ۳۰	ابو الفضل، شیخ	۲۳۳، ۵۷	ابراہیم قطب شاہ
۳۳	ابو القاسم قندری، امیر	۳۹	ابر قوہ
۲۲۱	ابو المعال جینی	۳۱	ابراہیم بلخی
۲۶۳، ۱۹۰	ابو المنصور خان صفہ جنگ نیشاپوری	۱۸، ۱۷	ابلیس
۱۸۹، ۱۳۰		۱۹	ابھی ایثر
۱۰۲	ابو تباب رضوی، میر	۱۱۹	ابن الجوزی، ابو الفرج
۲۶۳	ابو سعید، میرزا	۲۳۱	ابن حجر
۸۷	ابی طالب		ابن سنیہ

۶	اسپرنگ	۱۸۳	اجری نیدی
۳۳	اسدالله میر	۳۱	احمد خواجه
۳۰	اسدالله ترویجی	۱۱۲	احسان مشیدی
۴۰	اسفراصفهانی، محمد علی بیگ	۲۲۹	احسان علی، میر
	مخاطب به معزخان	۳۸	احسن تربتی مرزا احسن الدخان
۱۳۶	اسعدالدین لاری، میرزا		مخاطب به ظفرخان
۲۸۰، ۱۱۳۰	اسلام خان	۱۷۰	احمد ابدال
۱۵۵، ۱۴۳، ۱۱۲	اسلام خان مشیدی	۲۱	احمد حسین شاه
۱۶۳، ۴۹	اسماعیل شاه	۴۰	احمد بیگ اسفهان
۳۶	اسماعیل، میرزا	۱۴۸	احمد جعفری، مولانا
۱۷۲	اسماعیل آتاپیر اتراک	۲۸۲، ۲۶۲، ۱۸۹	احمد شاه
۴۰	اسماعیل خان تبریزی صابجی	۲۰	احمد شاه سلطان
۲۳۳، ۲۱۳	اسماعیل شان، شاه	۱۹۰	احمد شاه ابدال
۲۰۶	اسماعیل صفوی شاه	۲۶	احمد غفاری ترویجی، قاضی
۱۳۷	اسماعیل عادل شاه	۱۷۰	احمد گیلانی
۱۶۳	اسماعیل ماضی، شاه	۱۹۹	احمد میمنی، خواجه
۱۲۹، ۶۳	اسیر، میرزا جلال	۱۱۲، ۳۷	اختری بزوی
۲۶	اسیر طهرانی، میر	۸۱، ۵۷	ادوم خان
۲۷	اسیری، محمد قاسم	۲۳	ادوم، میرزا ابراهیم
۲۶۰، ۱۳۵، ۴۱	اشرف، ملا محمد سید	۵۴، ۱۰	ادیب صابر
۲۹	اشرف خان، محمد اصغر	۲۶	ارسلان مشیدی
۲۴	اشکی قتی	۳۱	ارشد مخاطب به محفوظخان
۱۴۴، ۱۳۸	اقتصاد الدوله	۵۶	ارشدی

۲۵	افسوس پزندگی	۱۲۷	مکتوبات
۲۵	ایهام پیر شریف	۱۹۰	ایهام پیر شریف
۷۱°۱۷°۱۶	ارتد	۱۷۹°۳۵°۱۶۳	ایهام پیر شریف
۲۰۴	ارتد وردی خان	۱۸۸°۱۴۷°۵۳°۹	ایهام پیر شریف
۶۱°۳۲°۸	ابھی حکیم صدیق الدین مخاطب بہ	۳۳	افسوس پزندگی
	سیح الزمان	۲۲°۱۲	ایهام پیر شریف
۱۴۳°۳۴	ابھی سہانی میر	۱۹	ایلیا
۲۶۱	امام الشہدا	۲۰°۲۹°۲۷°۲۶	ایہر بادشاہ
۱۴۱	امامی خواجہ عبداللہ	۵۷ تا ۵۵°۳۸°۳۸	
۳۷	امامی ملا عبداللہ	۴۹°۶۸ تا ۶۵°۵۹	
	امامی میرزا ارمان خاں مخاطب بہ	۱۰۰°۹۹°۸۳°۸۲	
	خان زمان	۱۳۹°۱۲۵°۱۲۱°۱۰۷	
	امامی اصغہانی میر شریف	۱۷۰°۱۵۰°۱۴۸°۱۴۰	
۱۱۸	انید حاجی	۱۷۸°۱۷۶°۱۷۵°	
۴۳°۸	امید ہدانی قزلباش خاں	۱۷۳°۲۱۲°۲۲۳	
۲۱۰	امید خاں	۲۱۵°۲۱۳°۲۲۷	
۱۳۸	امیدی ملا	۲۳۵°۲۳۲ تا ۲۶۵	
۱۸۹	امیر خاں	۲۵۱°۲۴۳°۲۳۸	
۸۷	امین مہدی علی خاں	۲۷۷°۲۷۶°۲۶۸	
۱۲۳	امین الدین ہدانی	۲۶۷°۲۸۳	
۱۳۳°۱۴۱	امین الدین حسن خواجہ	۱۳	امیر الدین صدیقی محمد
۲۲۷	امینا کاشی میرزا	۴۱	الفت فرامانی میرزا عبداللہ
۸۷	انجام عمدۃ الملک امیر خاں	۱۷۱°۲۰	افسوس پزندگی محمد خاں

۱۹ آذری اسفرائینی، شیخ نورالدین
 ۱۱۵، ۱۱۵، ۹۷ علی خان
 ۱۳۸، ۱۳۸، ۱۳۸، ۵۶
 آرزو بلگرامی، میر غلام علی
 ۱۱۲، ۱۱۲، ۸۷
 ۱۸۲، ۱۸۲، ۲۳، ۵۴
 ۱۵۹، ۱۶۷، ۱۷۶
 ۲۰۷، ۲۱۹، ۱۳۸
 ۲۴۸، ۱۹۹، ۲۰۳
 ۲۴۳، ۲۴۳
 آشنا، میرزا محمد طاهر مخاطب به
 ۳۹ عنایت خان
 آشوب، زندرانی، محمد حسین
 ۲۷ آصف قلی
 ۱۵، ۱۴، ۱۵ آصف الدوله، نواب
 ۴۵، ۲۰، ۲۰ آصف جاہ، نواب نظام الدوله
 ۱۲، ۴۳ آصف جاہ ثانی، نظام علی خان
 ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۲۷ آصف خان
 ۱۳۸، ۱۵۶ آصف خان قزوینی، میرزا جعفر
 ۱۲، ۱۶۷ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 ۲۹ آئی ہروی
 ۳۱ آہنگد

۲۵، ۲۸۳ انسی، محمد شاہ
 ۳۰ انسی ہراتی، اسماعیل بیگ
 ۳۲
 انوری یوتلی بیگ (علی قلی بیگ)
 ۱۰، ۲۸، ۳۰ انیس شامو
 ۱۱۲ اوتاد خان
 ۵۷ اوجہ الدین بلبانی، شیخ
 ۲۰، ۲۳، ۵۳ اورنگ زیب عالمگیر
 ۸۶، ۹۵، ۹۳، ۱۰۰
 ۱۲۵، ۶۳، ۷۳، ۷۰
 ۸۶، ۹۶، ۱۱۱، ۱۳۲
 ۱۲۷، ۱۵۷، ۱۶۱
 ۱۹۸، ۲۱۰، ۲۲۷
 ۲۸۰، ۲۸۷، ۱۸۸
 ۲۵۸، ۲۵۹
 ۶، ۹ ایفے
 ۳۲ ایوب، خواجہ (ہراتی)
 ۳۸ آثار بخاری، طاہر
 ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹ آدم صقی اللہ، ابو محمد ابوالبشر
 ۸، ۱۰
 ۱۹ آذر
 ۲۱، ۲۲، ۲۳ آذری، شیخ

۱۰۵	پیرام شاه خزنوی	۳۲	بابا کبک الدین قطب العارفين
۲۰۶	پیرام میرزا	۳۰۰	۲۶۰۰۰۰۰۰
۵۱	بیان صفائی آقا مهدی	۲۶۵	۲۳۲ ۲۱۹۲۸۱
۳۵	بیان جهان آبادی خواجه حسن الدین خمال	۵۰	
۱۰۴	بے خبر گلرانی میر غمگین الله	۴۹	
۵۲	۵۲	۶۹	۲۹
۱۰۶	۸	۱۲۲	۸۶ ۳۲
۱۳۹	۵۲ ۵۵ ۴۶	۵۰	
۲۴۳	۲۱۳ ۲۸ ۱۳۸	۵۰	
۲۸۲	۲۸۱ ۲۶۳	۱۸۶	
۴۶	بکی غزنوی مولانا عالم	۴۸	
۲۰۵	۲۰۳ ۱۲۶	۵۱	
۵۱	۲۲۶	۴۵	
۴۹	پسیانی شیخ عبدالسلام	۴۶	
۶۱	تاب تفرشی خزا	۶۸	
۶۰	تعلی ملاح علی رضا	۴۶	
۵۹	تعلی کاشی محمد حسین	۱۴۲	
۵۹	تعلی لایبی = خادری	۲۰۴	۱۶۳
۵۲	۵۵	۸۲	
۵۶	۵۶	۴۶۳	
۵۶	۵۶	۴۸	
۶۱	۶۱	۲۳۰	۱۳۱ ۹۱
		۲۴۶	۱۳۳ ۲۵

باقی

باقی صفائی

باقی خرد کاشی

باقی دلاشتر آبادی میر محمد

باقی شاه

باقی ذہب شیرازی طلا

باقی میرزا

باقی ہاوندک آقا = زفیعی

باقی مایینی

بدر چای قطب بہ خزن زبان

بدر چای محمد قزلی مشہور بہ مولانا زادہ

بدر زبان میرزا

بروی قزلبی

برہان الملک

برہان نظام شاہ

بقائے

بلیدی بیگ

بنی مصوم کابلی

بہادر خان

بہادر الدین آملی شیخ

۱۷۲	جای تبریزی، طاب	۶۰	تعلیق شیرازی، محمد ابراهیم
۱۸	جبریل علیہ السلام	۲۸۷	تعلیم، محمد مومنین
۲۰۲	جان، ملا میرزا	۶۲	تعلیم، زسانی، شاه رضا
۲۰۹	جان جانان، میرزا مظفر	۶۳	تعلیم شیرازی، محمد باقر
۲۱۱	جان	۵۹	تشیس، میر علی اکبر
۲۵	جانی بخاری	۶۴	تعقیقاتی، آقا
۶۶	جانی مقلد بخاری	۶۶	تعلق شاه محمد
۶۶۲۲	جوان ترندی، میر تقی مصور، مخاطب به	۲۵۳، ۳۹	تقریب خاں
	چاکرخاں و نادر الملک	۵۷	تقی، امیر تقی الدین احمد
۶۷	جذب پادشاه قلی	۱۰	تقی، آغا
۶۸	حسی بهمان	۵۸، ۵۷، ۳۱	تقی اوددی اصفهانی، میرزا
۸۵	جعفر میرزا	۹۳، ۲۲۳، ۱۷۹، ۱۰۸	
۹۸، ۱۰۶	جعفر قزوینی، میرزا جعفر خاں	۲۲۷	
	مخاطب به آصف خاں	۲۰۳	تقی بلبان
۴۰	جعفر آصف خاں	۲۱۳، ۵۸	تقی کاشانی، میر
۱۶۱، ۱۳۸، ۳۱۰	جعفر خاں	۵۹	تقی شوستری، مخاطب به مورخ خاں
۳۶، ۲۷۳		۶۳	تنها شهرستانی، عبد اللطیف
۲۲۸	جگ نات	۱۹۰	توپال پاشا
۹۹	جلال، میرزا	۲۲۸، ۵۲	تیمور، امیر
۲۲۶	جلال الدین سلطان		
۱۰۰	جلال الدین دقوانی، مولانا	۶۵، ۶۴	ثنائی، مشهدی، خواجہ حسین
۱۸، ۳۶، ۸	جلال الدین سیوطی، شیخ	۲۳۱	جام، شیخ
۱۳۳	جمال الدین استرآبادی، میر	۱۹۹، ۱۳۳، ۵۴، ۱۰	جانی، مولانا عبدالرحمن
		۲۲۳، ۲۲۰	

۷۹ حزن اسفندیار، مولانا قلی الدین
 ۹۰، ۸۶ حین، شیخ علی
 ۸۵ حسن، آقا
 ۱۰۱ حسن، قاضی
 ۱۵۷ حسن، آملی
 ۲۴۵ حسن تبریزی، حسن بیگ مقیمی
 ۲۰۴ حسن نجفی، شیخ
 ۲۵۰ حسن خاں
 ۵۴ حسن دولوی، امیر
 ۲۳۷ حسن رضوی، مشهدی
 ۱۸۲، ۸۴ حسن علی یزدی، طلا
 ۵۴، ۹ حسن علی خاں بیادوردی، خاں
 ۱۵۵ حسین
 ۲۳ حسین، امام
 ۱۳۶ حسین میرزائی، صفوی سلطان
 ۹۵ حسین خاں کولکاش، خواجه
 ۲۱۰، ۶۰ حسین خوانساری، آقا
 ۶۳ حسین بزرگاری، میرزا
 ۹۵ حسین علی خاں، مسید
 ۲۸۳، ۲۰۶ حسین مرزا سلطان
 ۲۶۲ حسین میرزائی، صفوی سلطان
 ۲۶۲ حسین نجفی، شیخ
 ۷۱ حسین، امیر

۷۰ حیدر حسینیان
 ۷۰ محمد بن محمد، میرزا امیر
 ۷۰، ۶۹ محمد میرزا، امیر
 ۱۱۱ چکان آقا
 ۲۳۵ چکان شاه
 ۵۱، ۴۹، ۳۴، ۳۲ چابگیر
 ۳۲، ۱۰۹، ۹۲
 ۸۴، ۸۳، ۶۸، ۵۲
 ۱۴۴، ۱۳۱، ۱۲۶
 ۱۱۰، ۲۱۴، ۲۰۶، ۲۰۵
 ۱۷۸، ۱۶۶، ۲۴۲
 ۲۳۹، ۲۲۰، ۲۱۵
 ۲۶۹، ۲۵۱، ۲۴۸
 ۲۴۲، ۲۶۹، ۲۵۱
 ۲۴۸، ۲۴۲، ۲۸۶
 ۲۸۵، ۲۸۲
 ۱۰۵ چکریخان
 ۸۴ حاصل شاه باقر
 ۲۳، ۱۴۲، ۱۱۷ حافظ شیرازی، خواجه
 ۵۳ حاجی، یادگار محمد
 ۱۹۴، ۸۲ حبیب الله، خواجه
 ۴

۷۷۰۷۲	حیدر کوچه پوری، ملا	۸۵	حسین، میر حسین
۲۵۰، ۱۳۳	حیدر معالی کاشی، امیر	۱۹۷	حسین، میر فتح
۱۳۶، ۸۰	حیدر قبری	۳۱	حسین، ساجد
۱۶۷	حیران، ملا	۱۷۱	حضور، قلی، امیر
۱۶۳	حیرتی، ملا	۸۴	حفظی، اصفهانی، حاجی محمود
۹۳	خاطری کاشانی	۸۶	حظیفی، اصفهانی، میرزا
۹۹، ۹۵	خاص اصفهانی، حسین، امتیاز خان	۱۷	حق، تقالی، الله، تقالی
۱۹۶، ۱۹۳، ۱۳۸، ۱۳۳	خان العظم	۲۵۹	حکاک شیرازی
۲۰۹	خان بیگ شاه، خان زمان، بیاد، ظفر، گنگ	۱۲۹	حکیم
۱۵۶	خان جهان لودی	۱۲۸	حکیم، میرزا
۸۱، ۵۹، ۳۱، ۳۰	خان خانان، عبدالرحیم	۱۱۲	حکیم، سهرانی
۲۸، ۱۵۳، ۱۳۶، ۱۳۲		۸۶	حکیمی، ملا
۸۳، ۲۲۳، ۲۲۲، ۲۰۴		۵۲	حلال
۱۷۴، ۲۷۰، ۲۶۶، ۸		۸۵	حلی، کاشی، ملا، مقیم
۲۳۹، ۲۲۵، ۲۷۹، ۲۷۶		۲۸۴	حمزه، ملک
۱۸۵، ۱۲۶، ۱۲۱	خان زمان، علی، قلی، خان	۲۰	حمزه بن عبد الملک، محمودی
۲۲، ۱۹۵		۲۰۳	حمزه، میرزا، سلطان
۵۹	خادری، تجلی، لایچی	۳۹	حمید، ملا
۱۶۹	خدا بنده، سلطان محمد	۱۹ تا ۱۷	حوا
۹۵	خدایار خان	۸۳	حیاتی، کاشی
۲۸۲	خدیجه سلطان	۸۲	حیاتی، گیلانی
۱۱۹، ۸۳، ۱۹، ۸	خزوه، امیر	۲۳۲	حیدر، سلطان
		۷۹	حیدر، توتیانی

۸۵	داود شیخ حسن	۹۲	میرزا محمد
۹۱	داود توی سرکالی میرزا	۹۳	میرزا محمد
۳۳	داود حکیم تقرب خاں	۹۴	میرزا محمد
۹۹	ذبیح اصفهانی	۱۱۰	میرزا محمد
۱۰۳	دستور میر رفیع	۱۹۰	میرزا محمد
۳۲۰	دعای	۲۰	میرزا محمد
۲۱۸	دیوانه قاسم شهدی	۹۲	میرزا محمد
		۹۴	میرزا محمد
۱۰۵	ذبیح شاه اسماعیل	۲۳۱	میرزا محمد
۲۸	ذوالفقار سید	۲۳۱	میرزا محمد
۱۰۴	ذمینی کاشی میر حیدر	۹۱	میرزا محمد
		۱۳۸	میرزا محمد
۱۱۳	رابط اردبیلی شاه کاظم	۱۰۵	میرزا محمد
۱۱۳	راضی محمد رضا	۲۰۲	میرزا محمد
۱۱۶	رائع لاجپانی محمد صالح	۹۷	میرزا محمد
۱۱۱	راقم شهدی میرزا سعد الدین		
۱۱۵	رابب اصفهانی میرزا جعفر	۱۳۳، ۱۰۲، ۸۵	میرزا محمد
	رحمن محمد = الله تعالی	۷۰، ۲۸۷، ۲۵۷	میرزا محمد
۲۲۹، ۲۲۵	رستم صفری فدائی نواب میرزا	۳۸	میرزا محمد
۱۸۲		۱۰۲	میرزا محمد
۲۶۸، ۲۰۵	رکبی طلا	۲۷۳	میرزا محمد
۱۰۸	رشید کاشی شاه	۱۰۰	میرزا محمد
۱۱۳	رشید ازدرگر	۲۶۸	میرزا محمد

۱۳۶	روحی استرآبادی	۸۵، ۷۱	رضا، امام
۱۳۵	روم معمولی	۱۳۵	رضا شاه
۱۳۴	روحی استرآبادی	۲۷۱	رضاشیرازی، آقا
۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱	روحی هراتی، طا	۱۱۵	رضا شهبندی
۱۲۹	رهائی، قاضی عبدالله	۱۱۶	رضوان اصفهانی، محمد حسین
۱۲۹	رهائی هروی، سعد الدین	۳۳	رضی، میر
۹	ریو	۱۰۸	یعنی اصفهانی، آقا
۸۶	زاهد گیلانی، شیخ	۱۰۸	رضی اصفهانی، قاضی رضی الدین محسن
۱۱۸	زاید مهدلی	۲۰۷، ۲۰۶، ۱۳، ۱۰	یعنی دانش شهیدی، میر
۴۸	رحیمی آقا باقی نهارندی	۸	رضی شوتری، میر
۱۶۹، ۷۱	زکریا، شیخ بهاء الدین	۱۱۵	رفعا بخاری، طا
۸۶	زاهد گیلانی، شیخ	۱۰۸	رفیق تبریزی
۱۱۸	زاید مهدلی	۱۱۰	رفیع، میرزا سن
۴۸	رحیمی آقا باقی نهارندی	۱۱۵	رفیعا نامتینی، میرزا
۱۶۹، ۷۱	زکریا، شیخ بهاء الدین	۱۰۷	رفیق آملی
۱۱۸	زمان اصفهانی، آقا	۱۳۵، ۱۰۶	رفیق کاشی، میرحیدر معالی
۲۵۲	زمان زکریا، آقا	۱۶۶، ۱۳۸، ۵۸	رکنانی کاشی، حکیم
۱۱۷	زمانی یزدی	۱۱۴	رضوی شترتری، ابوالقاسم
۱۱	زود، دکتر	۲۲۵،	روح الدین شهرستانی، میرمحمد امین
۴۲	زیب النصار	۱۰۹، ۱۰	
۱۰۹	زین الدین خانی	۲۸۱، ۹۵	روح الله خانی یزدی
۱۰۸	زین الدین محمد محکم	۱۰۶، ۱۰۵	روحانی سمرقندی، حکیم
۴۲، ۱۵۲	زین خان	۱۱۴	روغبه شیرازی، طا

۱۳۲' ۱۲۰' ۱۱۹' ۱۰' طوسی شیرازی شیخ
 ۲۲۵' ۱۳۲' سید اکیسان غائب
 ۱۳۱ بے بدل منان
 ۱۳۲ تاج بہرام
 ۱۳۴ سکندر نازدستان محمود خان
 ۱۳۴ سکوتی اصفہانی
 ۱۱ سلام خان
 ۵۳ سلطان
 ۲۶۵' ۱۵۰' سلطان علی قلی خان خان لہاں
 ۱۳۱' ۱۹۱' ۲۵ نیز دیکھیے "خان زمان"
 ۱۳۵' ۱۰۱ سلطان خلیفہ
 ۱۰۸' ۲۵ سلطان یادگار علی
 ۲۲ سلطان بہادر
 ۴۲ سلطان حسین، نواب ملک رقاب شاہ
 ۱۲۳ سلطان پلکی
 ۱۸۴ سلطان شجاع، شاہزادہ
 ۵۵ سلمان ساوجب
 ۳۸ سلیم
 ۱۳۸ سلیم سلطان
 ۲۳۲' ۱۷۶' ۱۷۱ سلیم شاہزادہ
 ۱۲' ۱۱' ۱۰ سلیم محمد قلی
 ۱۳ سلیم طرشتی محمد قلی

۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۵ ساجد استہانی حاجی فریدان
 ۱۳۶-۱۳۵ سگت میرزا عوامین
 ۱۳۹ ساگت آروینی محمد ابراہیم
 ۱۳۷' ۲۸ ساگت یزیدی
 ۱۳۶ ساری
 ۱۳۷ سامان نندستان
 ۱۳۶ سار اردو بادی
 ۲۱ بگین
 ۱۳۳ سپاہی انجانی
 ۲۱۴ سپاہی، قیلاہ بیگ چارو
 ۱۳۳ سپہری میرزا بیگ
 ۱۳۷ مستاد تبریزی محمد صالح
 ۱۳۶ سنا، میرزا ناہد علی خان
 ۱۵۴ سرخوش
 ۱۰ سرد
 ۱۳۲-۱۳۳ سرد کاشی محمد سعید
 ۱۲۰ سردی اصفہانی، محمد شریف
 ۱۳۳ سردی شارجہ گلستان
 ۱۳۲ سردی کاشانی، محمد قاسم
 ۱۳۶ سعادت خان نیشاپوری، برہان الملک
 ۱۳۶ سفار دورستان

۲۵۲	۱۸۴	۲۵۲	۱۳۲	سلیمان طهرانی
۲۵۱	۲۴۹	۲۴۵	۶۲	سلیمان شاه
۲۴۹	۲۴۸	۲۴۹	۶۸	سلیمان میرزا
۲۴۴	۲۸۶		۱۸۵	سلیمان خلیفه
۷۲		شاه حسین میرزا	۱۱۲	سلیمان صفوی
۲۰		شاه رخ سلطان	۱۲۵	نجم میر
۴۳	۱۲	۹	۷	سودا میرزا محمد رفیع
۱۳۸	۱۱۶	۹۵	۲۰۲	سپه بجاری
۲۸۱	۲۶۲	۱۸۸	۱۲۶	سیرتی غفاری قزوینی محمد حسین
۱۲۷		شاه محمد طا	۱۲۲	سیری سجادندی
۱۸۷		شاه میر میر	۲۰۱	سیری رازی نور بخشی نگری
۲۷۰	۲۶۲	شاهنواز خاں خوان ادرنگ آبادی	۱۲۹	شاپور طهرانی
۲۲۵	۲۱۰		۵۲	شاکر خاں
۲۱۰	۱۲۶	شالیه خاں امیر الامراء	۱۷۶	شاه بازخان
۱۲۹	۱۳	شجاع دماوندی سیف الملوک	۲۶	شاهجیان صاحب قرآن ثانی
۱۴۱		شراری همدانی عبدی بیگ	۲۰	۱۱۵
۱۹۸		شرف	۲۹	۹۳
۲۱		شرف الدین مانندی ط	۸۴	۵۱
۱۹۰		شریف میرزا	۱۰۹	۱۰۲
۸۰		شریف تبریزی	۱۲۸	۱۲۷
۲۲۰		شریف جرجانی	۱۲۵	۱۲۳
۱۷		شریف شیرازی خواجه	۱۵۶	۱۵۲
۱۲۶		شریف ملا قانی ط	۱۶۸	۱۵۹

۱۳۶ شیعیان
 ۱۳۷ شیعیان
 ۱۹ شیت (علیہ السلام)
 ۱۳۵ شیخ شاه نظر
 ۵۵۴۳ شیرخان
 ۱۶۸-۱۶۷ شیفته طغراشدهی
 ۱۵۶ صابر میر
 ۱۷۳ صابر صفهانی
 ۱۵۷ صابر شیرازی
 صاحب قرآن ثانی دیکھی شاہجہاں
 صاحب قرآن ثانی
 ۱۶۱، ۱۵۳، ۱۳۳ صادق تونی سرکائی میرزا
 ۱۵۱ صادق میرزا
 ۱۲۸، ۱۳ صادق حلوانی مولانا
 ۱۵۰ صادقی
 ۱۶۱ صانی شیرازی کازرہانی
 ۱۵۵، ۱۵۳ صالح میرزا
 ۱۵۸ صالح بیگ
 ۱۵۲ صالح اردستانی
 ۱۵۰ صالحی ہروی
 ۱۵۷ صامتہ صفهانی حاجی صادق
 ۱۵۱ صالحی کاشانی

۱۳۰
 ۳۶۷
 ۱۲۲
 ۱۴۰
 ۱۲۲
 ۲۵۵، ۱۸۳
 ۱۲۸
 ۲۶۳
 ۱۵، ۱۳، ۱۰
 ۵۷۳
 ۵۴، ۵۳
 ۲۸
 ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱
 ۱۰۵
 ۱۶۳
 ۱۹۶، ۵۶
 ۱۴۲
 ۱۱۲
 ۱۴۲
 ۱۶۸
 ۲۷۶
 ۱۴۷
 ۸۸

شیرازی
 شہان
 شہنشاہ ہروی
 شہب، خوارزم
 شہنائی صفهانی، میکیم
 شہنشاہ یزدی، دانش مندغان
 شہنائی طالقانی
 شہنشاہ اورنگ آبادی، پشمی زان
 شہزادہ خان
 شہکی صفهانی
 شہکیس، محمد رضا
 شہسودین سلطان
 شمس الدین حسری
 شمس الدین خان
 شوق میر محمد حسین
 شوکت بنجاری
 شوکتی صفهانی، محمد ابراہیم
 شہاب الدین سہروردی، شیخ
 شہاب الدین خان
 شہر شہنشاہی، شیخ حسین
 شہید، محمد علی، محمد باقر

۹۸	صفتی شاه	۹۸۰۶۳۰۳۹	صاحب تریکی میرزا احمد علی
۸۹	صفتی اردبیلی شیخ	۱۹۰۸۰۱۵۹۰۱۵۸	
۱۷۹	صفتی شیرازی شیخ فخر	۱۳۶۰۱۳۶۰۲۱۸	
۱۵۲	صفتی صفوی شاه	۲۰۸۰۱۸۶	
۱۵۳	صفا اصفهانی آقا	۱۵۲	صبی بدجری
۸۴	صوفی آملی طاهر	۱۵۶	صبی همدانی
۱۵۵	صیدی ابی وردکی غنبدالمحرم	۱۵۳	صبری خضنفر
۱۶۴	صیدی میر	۳۵	صبری اصفهانی میر روزبهان
		۱۲۹	صبوی
۱۶۲	ضمیر تقی حلوانی	۱۵۰	صبوری همدانی کمال الدین حسین
۲۲۲	ضیاء الدین	۱۵۶	صبی یگ اصفهانی
۱۶۲	ضیاء الدین یوسف	۵۰	صدر طلا
		۳۶	صدر میرزا حبیب الله
۱۹۶، ۱۶۳	طارقی طاهلی	۲۸۳	صدر شهرستانی امرزار فیح
۱۶۳	طارقی میردوست	۷۱	صدر الدین شیخ
۱۶۶، ۱۳۶، ۱۴۵	طالب آملی	۱۶۹	صدر الدین تولوی شیخ
۱۶۷		۱۷۱	صدر الدین محمد کلانی
۲۸۱، ۱۶۳	طاہر شاه	۱۵۳	صدکا طهرانی میر
۱۶۷	طاہر اصفهانی	۱۵۱	صرفی سابقی صمدالح الدین
۱۶۳، ۱۶۳	طاہر وگنی شاه	۱۹۰	صلابت خاں
۳۷، ۳۶، ۳۲، ۳۱	طاہر نقرآبادی	۱۵۵	صلاتی اسفرائینی حسن بیگ
۱۷۱، ۱۰۳، ۹۸، ۶۹		۲۵۶	صلح استرآبادی فخر مصلح
۱۸۳، ۱۵۷، ۱۳۶		۱۴۵، ۱۵۳	صلی

۱۹	ظفر احمد علی خان	۲۵۴۲۵۴۲۳۶	
۵۳	ماشوق میر کریم اللہ خان	۲۵۴۲۸۵۰۲۶۴	
۵۳	ماقل خان	۲۵۶	
۱۷۶	عالم بیری	۲۵۶	ظہیر علی
	عالم گیر دیکھیے اورنگ زیب عالم گیر	۱۵۳	طیبہ صفہانی احمد علیک
۲۸۲	عالم گزنیانی	۱۶۵۲۲	ظفر علی آبادی
۱۸۸	عالم شیرازی میرزا محمد نصرت خان	۱۶۸۰۱۶۶۰۱۱	ظفر اشہدی (د شیفہ)
۱۲۰۱۰		۶۵۰۸۳۰۸۰۲۸۵	ظہار سب مغوی شاہ
۷	طلحی جاہ	۲۳۲۲۱۶۰۱۸۵	
۱۸۲	عالم طینی	۱۶۵	طیب شاہ
۱۸۱	عالم نپادونکی		
۶۸۲۵	عباس شاہ	۱۲۲۲۹۰۲۷	ظفر خان
۲۷۹۰۶۰	عباس ثانی اصغوی شاہ	۱۵۹۰۱۵۸۰۱۵۲	
۱۸۰	عباس صفہانی	۲۲۰۰۱۰۴۰۱۰	ظہوری
۱۷۵۰۱۶۵	عبدالباقی میرزا	۱۶۸	ظہوری ترشیری میر محمد طاہر
۳	عبد الجبار خان ککالی پوری		
۲۱۱۰۹۶۰۹۵۰۶۵	عبد الجلیل بگدانی میر	۲۷۰۰۱۶۳۰۱۰۹	عالم شاہ
۱۱۰۵	عبد الحمید لاہوری	۱۰۴۰۶۸۰۲۸۴	
۱۱۰۳	عبد الحق مولوی	۲۷۲	
	عبد الرحیم خان خانان دیکھیے خان خندان عبدالرحیم	۱۷۸	عارف بیگی
۱۳۰	عبد السلام شہدی میر	۱۸۹	عارف طہرانی میرزا احمد علی
۲۶۱	عبد الصمد خان سیف الدولہ	۱۸۰	عارف عباسی آبادی میرزا احمد بابا بیگ
۱۱۵۰۳۸	عبد العزیز خان	۱۸۹	عارف

۲۸۱	عراقی ہریانہ شیخ فریدی	عبدالمعظم
۱۸۸۰۱۶۱	عراقی	عبدالحی محمدان
۱۶۳	عرب، طابحی	عبدالقادر
۱۱	عوشی، عبدالرزاق	عبدالقاسم بدایونی
۱۶۶	عوشی، یزدی، ملا	عبدالقادر گیلانی
۱۱۹	عونی، اترآبادی، مولانا علی گل	عبدالقادر گیلانی، شیخ
۳۳۴، ۱۲۳	عونی، شیرازی	عبدالقوی، ملا
۳۶۲	۸۲۶، ۱۵۷، ۱۶۲، ۱۶۳	عبدالله، شیخ
۱۸۳، ۱۳۰	عونی، مکان، گرتبری	عبدالله، میرزا
۱۴۱	۳۴۶، ۱۸۱	عبدالله، اصغہانی، خواجه
۲۸۰	۱۸۷	عبدالله، انصاری، خواجه
۵۷	عزیز، میرزا	عبدالله، بھٹانی، سید
۳۰	عزیز، مہر	عبدالله، خاں
۲۳۵، ۲۸	۳۶۶	عبدالله، خاں، اورپک
۱۶۶	عزیزی، ساقروی، میر عزیز اللہ سیفی	عبدالله، خاں، فیروز جنگ
۱۸۲	۱۹۹	عبدالله، شہتری، ملا
۲۰۷، ۱۳۸، ۱۰۳	۳۲۰	عبدالله، قطب شاہ
۳۲، ۲۵۴، ۲۴۶	۲۰۹، ۱۸۲	عشرتی، خورشانی، اتمامی
۲۰۸	۱۸۲	عشرتی، گیلانی، ملا
۲۲۱	۱۸۳	عشرتی، یزدی
۱۸۹	۱۶۳	عشق خاں
۱۷۷	۳۳۱	عصام الدین، مولانا
۱۷۱	۳۳۱، ۳۲	عظیم الشان
		عبدالبنی، شیخ
		عبدالوہاب، دولت آبادی، میر
		عقابی، حسن بیگ
		عقابی، بختی، سید محمد

۳	عمر و قتی	۱۱۶	عبدالله پشایی
۱۵۶	غیاث‌الدین خواج	۱۸۵	عبدالله
۱۶۲	غیاث‌الدین شیرازی	۱۸۵	عبدالله بن علی بن شیخ ابوالکلام
۱۴۳	غیاث‌خان		رکن‌الدین
۱۹۹	عسکری	۱۲۲	علاء‌الدین ابوالکلام مولانا
۱۶۰	عهدی باکوی	۱۸۵۰	علاء‌الدین میر عیسی شوستری امیر
۱۶۶	عهدی خراسانی قاضی عبدالرزاق	۱۸۴۰۳۳	
۱۶۵	عهدی شیرازی طا	۸۶	علی شافعی
۱۶۳	عیشی حصاری (د غنقی)	۱۸۶	علی میر سید جواهر رقم خان
۱۶۹	عیشی یزدی طا	۶۶	علی امیر زردگر میرزا
۲۲۲، ۲۳۱	فازنی میرزا	۱۶۵، ۱۰۰	علی بیگ، میرزا
۱۹۴	غباری اردستانی قاسم خان	۲۰۸	علی خان اسید
۱۹۳	غوثی حصاری	۱۸۶، ۱۶۸	علی رضا
۱۹۶	غوردی کاشانی	۱۸، ۸	علی دودی شیخ
۶۶، ۲۳، ۱۹، ۱۳	غزالی مشهدی	۱۶۵	علی نعمانی امیر سید
۱۹۵		۲۰۴، ۱۶۱	علی عادل شاه
۱۹۶	غسرنوی، میر محمد خان		علی قلی دیکبیه "خان زمان علی قلی خان"
۲۱	غضائیری رازی	۲۸	علی قلی خان شامو
۱۱	غنی کاشغری	۱۶۱	علی‌اللهی شمس‌الدین محمد غالب بر
۹۶	غنی بیگ		افضل خان
۱۹۶	غیاث‌الدین منصور دامیر	۱۸۶، ۱۳۶، ۱۰۵	علی مروان خان
۲۱۳	غیرتی، طا	۲۶۶	علی مشهدی

۱۹۴	فوق شسترى	۱۹۴	فوقى
۲۱۲	فتح گيلمانى	۲۱۲	فردوى طوى (حسن بن شرف)
۲۱۰	فانك بولاننى ميرزا محمد	۲۱۰	فروشته ميرزا قاسم
۲۰۲	فاندرج تبريزى چلبى بيگ	۲۰۲	فرونى، عمود بيگ
۲۰۹	فانارفا، عمود اباييم	۲۰۹	فرونى قزوين، امام قلى
۲۱۱	فانداقنى، ناظم خان	۲۱۱	فرونى يزوى
۲۴۰	فاندى، شيخ	۲۴۰	فطرت، ابوتراب
۲۰۰	فاندى شيرازى، امير	۲۰۰	فطرت، مير معز الدين (ع مؤرخه ملا محمد)
۲۰۰	فاندى هردي، شيخ ابوالوجه	۲۰۰	فغفور لاهيجاننى، محمد حسين (ع ديگرى)
۲۴۹	فانى شيرازى، خواجه دهمار	۲۴۹	فيقرد هوئى، مير شمس الدين
۲۰۴	فانى شيرازى، خواج محمد بيدار	۲۰۴	فكرى دونون، نور بخش ميرى
۲۶۰	فانى كشميرى، شيخ	۲۶۰	فكرى هردي، سيد محمد جمال باف
۲۰۵	فانغون، گيلمانى	۲۰۵	فوح الله شوترى، طاهى
۱۸۸	فتح الدين، حكيم	۲۰۹	فوجى مقبى، ملا مقيم
۲۰۴، ۲۰۰، ۱۴۱	فتح الله، شيرازى شاه	۲۰۲	فهبى، استرآبادى
۲۸۲	فتح على خان	۲۰۲	فهبى طهرانى
۲۰۹	فتح اسفهانى	۱۵۱	ففيض، شيخ
۲۰۶	فتح ملك آبادى	۱۹	فقابل
۲۴۲	فخر الدين سماكى	۲۴۲	فقاى
۲۱۶، ۲۰۶	فخر الدين شيرازى، حكيم	۹۲	فقايم، ميرزا
۲۴	فقاتى، البوب خواجه	۲۱۶	فقايم ديلى
۲۰۸	فخرج شوترى، ملا فوح الله	۲۱۸	فقايم مشهدى، مشهوره ديوانه
۲۶۱، ۲۱۱، ۱۴۸	فخرج مير محمد	۲۶۲	فقايم انوار شاه

۲۱۷	قیصر بیگ شیرازی	۲۱۵، ۱۸۰، ۸۶، ۸۰	کامران
۲۴۴	کلیه بیگ چارسو = سپاهی	۲۷۸	
۲۲۷		۲۱۶	کامران و قبری
۲۲۷	کاظم میرزا	۱۲۲	کام خان جوینی
۱۲۷	کاظم ساربی	۲۳۳	کام خان بنجو
۲۰۹	کاظم، شاه بندری میرزا	۲۶	قاسم بیگ
۲۲۶	کاظمی قونی، حکیم	۶۶	قاسمی، طا
۱۸۸	کام بخش، سلطان	۲۱۸	قاسمی گیلانی میر
۲۲۲	کامل شیرازی	۲۱۳	قادی شیرازی
۲۲۳	کامل کوزی بدله ترقی، میر حسین	۲۱۷-۲۱۶، ۱۲۹	قادی حاجی جهان
۲۲۲	کامی بزرگ	۲۸، ۱۱	
۲۲۱، ۲۲۰	کاهی، محرقم	۲۶۷، ۲۷۷	قادی کربلای بزرگ، میر حسین
۲۶۴	کجی بیگ	۲۱۲	قزاقی گیلانی، نورالدین
۲۲۰	کلانی چننا	۲۸	
۲۱۹	کلانی لادوی مصدرالدین محمد افضل خان	۱۷۹	قشقی استرآبادی
۱۲۳	کلان بیگ، خواجه	۲۲۱	تیسری، امام
۲۱۹	کلان بیگ اندجانی	۴۵	قطب الدین ایبک، سلطان
۳۸، ۱۳، ۱۱، ۵	کلیم، ابوطالب	۲۷۴	قطب شاه
۱۶۸، ۱۴۵، ۱۱۰		۶۷	قلی خان شاه
۲۲۰، ۲۲۶، ۳۲۵		۱۹۰	قمر الدین خان
۲۲۴	کوکبی گرجی، قباد بیگ	۲۰۹	قیسبی، طا
۲۲۲	کیفی بزرگاری	۲۱۳	قیسبی شیرازی
		۲۱۳	قیسبی کلاهدان نهری

۱۸۵	عجت خیز، مولوی	۲۲۳	مراد حسن بیگ شالو او محمد حسین بیگ
۱۲۸	حرم سمرقندی، محمد باشم	۲۱۹	گلشن کاشان
۲۵۴، ۲۴۹، ۱۵۱	عقلم شاهشی	۲۱	گیسو دوازده تیر
۱۸۸	حسن خان حکیم		
۲۴۵	حسن شیرازی	۵۷	لاچین
۲	محمد پروین سید	۸۰	لسان شیرازی
۲۰۴	محمد خواجہ	۲۲۸	لطف اللہ نیشاپوری
۲۵۵	محمد مولانا	۲۳۰	لطفی قزوینی کا موزون الملک
۲۷	محمد میرزا	۵۳، ۹	لعل احمد
۱۸۲	محمد امین خان	۲۵۵	لوی
۶۱	محمد امین مشہور بہ میرزا میر		
۲۲۲	محمد آملی، مولانا	۱۱۰، ۱۰۸، ۱۰۶	امنی شاہ عباس
۱۸۵	محمد بابائی	۸۵، ۳۹، ۲۰۳	
۱۲۴	محمد جزوشانی، حامی	۱۸۰، ۱۲۶، ۱۲۵	
۱۱۲	محمد بیگ اعتماد الدولہ	۱۱۷، ۲۷۱، ۲۵۷	
۲۵۲	محمد تقی مازندرانی، میرزا	۲۵۰، ۲۲۲	
۲۰	محمد جوہا سلطان	۲۵۰	ماہر اکبر آبادی، محمد علی
۱۹۲	محمد حسینی بقالی	۲۵۲	مبدع تبریزی
۲۶۰	محمد حسین مازندرانی، میرزا	۲۶۲	ستین اصفہانی، عبد الرضا
۲۴۶، ۱۰۴	محمد خاتون، شیخ	۲۳۷	محمد الدین خانی، خواجہ
۲۰۹	محمد خاں اعتماد الدولہ	۲۵۶	محمد امیر ایرانی
۲۳۸	محمد دریاں استرآبادی سید	۴۱	علی، ملا محمد تقی
۱۰۹	محمد رازی، قاضی	۲۴۶	علی اصفہانی، ملا

۱۷۲	مفتی، حسین حسینی	۲۲۸	محمد علی آقا
۲۳۹	محمد امیر چغت	۱۸۴	محمد زکریا خان
۲۴۱	محمد ارباب، عبدالعلی	۱۹۷	محمد شهبازی، میر
۲۰	محمد الدین طوی	۲۷۸	محمد میر
۷۹	محمد امیرزا	۲۸۰، ۲۷۰، ۱۰	محمد میرزا
۹۶	محمد خان، نواب	۷۰	محمد سلیم
۲۱۵	محمد جونی، میر	۱۲۸، ۱۳۹، ۸۷، ۷	محمد شاه
۱۷۷، ۵۰	محمد بخش، شاهزاده	۲۸۱، ۱۹۰، ۶، ۱۸۸	
۲۳۲	محمد امیر	۱۰۲	محمد شجاع
۲۵۲	محمد رفی، سید	۲۸۱، ۱۳۸	محمد شریف
۱۵۱	محمد رفی، شاه	۵	محمد صالح
۲۳۰	محمد رفی، شریعی شیرازی، میر	۲۹۰، ۱۳۵	محمد صالح، مازندانی، ملا
۲۳۸	محمدی شهبازی، محمد هاشم	۱۹۰	محمد علی، میرزا
۲۳۲	محمد بردجوی	۲۵۵	محمد علی، مهابادی، حاجی
۲۵	محمد علی خان	۲۸۳	محمد علی خان
۱۹۶	محمدی	۲۸۰، ۲۵۲	محمد قاسم
۲۳۱	محمدی، حاجه حسین	۱۱۹	محمد آبن، سلطان
۲۵۵	مست علی، اصفهانی	۲۳۲	محمد قس
۷۱	مستقر بالله	۲۳۶	محمد قلی، سلیم
۲۵۲	مسعود	۱۰۹، ۵۷	محمد قلی، قطب شاه
۲۶	مسعود بیگی، حسن قزوینی، قاضی	۱۹۹، ۱۹۸، ۲۸	محمد رفی، نوری، سلطان
۲۵۱	میج کاشی، حکیم رکن الدینی	۲۱	
۶۰	میج الزام	۲۳۸	محمد گیلانی، میر

۲۳۹	منیث میرحوی	۲۲۵	میرزا محمد
۲۹۰	مفیدلمی، طا	۲۳۲	مصطفی مرادی
۲۳۸	مقبل اصفهانی	۲۲۷	مشهدکامی
۲۷۴	مقصود جغت ساز اصفهانی حاجی	۲۵۸	مشهد تبریزی
۲۳۱	مقصود قزوینی، طا	۱۳۲	مصطفی مولانا
۲۵۸	مقیم	۲۵۶	مصطفی استرآبادی
۲۳۸	مقیم محمد	۲۲۸	مصطفی
۱۸۷	مقیم میرزا	۲۵۳	منظر حاجی
۲۶۱	مقیم بخاری، میرزا	۵۳	منظر پادشاه
۱۴۳، ۱۳۷	مقیم خاں ابهری	۲۲۷	منظر کوزا بادی
۲۳۵	مقیسی تبریزی، حسن بیگ (رحمن)	۲۱۲	منظر خاں
۲۵۵	مکی اصفهانی، حاجی محمد	۵۸	مروف اصفهانی، ملک
۲۵۷	ملک شاه بخشانی	۲۱۰	میر، میر معز الدین فطرت محمودی
۲۲۱	ملک شاه سلطان	۲۲۶	میر، ملک اشانی، میر
۲۲۰، ۱۶۸، ۱۰۳	ملک قمی، مولانا	۵۳، ۴۳، ۹	میرالدین سلطان محمد
۲۱۰	ملک مشرقی، میرزا	۲۲۶	میرالدین بیوی، میر
۲۲۹	ملکی تونی سرکانی	۲۵۲	مصوم تبریزی، میرزا
۲۲۹	منتاز شیرازی	۲۵۰	مصوم کاشی، میر
۲۳۹	منشی، میر	۸۰	مصوم بیگ
۳	منارام	۲۲۱	منظم، خواجه
۲۵۶	منشی زنبیل بیگ خلخال	۲۵۳	مصوم تبریزی، محمد حسین
۲۶۱	منتصف، خواجه بابا فاضل خاں	۷۹	معین استرآبادی، طا
۲۵۸، ۲۵۴	منتصف شیرازی، محمد اسماعیل	۱۷۶	معین الدین چشتی، خواجه

۲۸	حیدری	۲۴۹	تصفیائی ثانی اصفهانی
۴۲	حیدر آبدان، پیشین	۵۵۰۵۲	شهباز شاه
۱۴۹	میرزا جان شیرازی، ملا	۲۲۲	شکری، سمرقندی
۲۲۷	میرزاخان نیشاپوری	۲۱۵	بنجیم
۲۵۷	میرزا زریک بنزوری	۲۴۹	میری، میر محمد طایقی
۸۲	میلی (رگیلانی)	۲۲۰	میلانی، لادی
۲۳۳	میلی هرری، میرزا قلی	۲۳۳	میرزا، قاسم خان
		۲۷۲	میرزاخان
۱۹۰، ۱۸۹، ۱۹۵	نادر شاه	۲۱۰	میرزا، میر معز الدین معز و فطرت
۱۳۱، ۲۷۵، ۲۶۳		۲۱۰	موری خان
۲۶۲		۱۳۵	موری، میرزا
۲۶۳	نادری، سمرقندی	۲۳۲، ۱۰۹	مومنین، استرآبادی، محمد
۲۶۷	نادری، مشهدی	۲۶۲	مومنین خان
۲۷۲	نادوم لایجانی	۲۵۲	مومنین، کول، آبانی
۱۱	نادرنگ، دکتر کولچی چند	۲۲۷	مونس، مولانا
۷۱	ناصر خرد اصفهانی، حکیم	۲۲۷	موی، سید اشرف
۲۶۵	ناصر خواجه، ترمذی، شاه	۱۵۶، ۹۳، ۳۶	مهابت خان
۲۶۱، ۱۳۵، ۱۱۶، ۱۷۸	ناصر علی سرمندی	۲۷۰، ۲۴۳	
۲۶۶	ناطق، استرآبادی	۱۸۹	مهدی خان
۲۷۷، ۱۷۷، ۱۱۷	ناظم تبریزی	۲۴۱	مهدی، قلی سلطان
۲۷۱	ناظم یزدی	۲۸۲	مهر علی خان
۲۷۱	ناظم صادقی	۷۹	میرزا، حسین اصفهانی، میر
۲۶۹	ناری اصفهانی، نقی عصار	۲۲۸، ۱۷۹	یوان شاه، میر

۳۶۶	عکبت شیرازی (دیکھو)	۲۶۶	نجدی لایق میر
۳۶۷	نوبتی تربتی	۲۶۹	نجم ثانی
۳۶۸	نوائی میر محمد شریف	۲۶۹	نجم الدین عبد الغفار
۳۶۹	نور الدین عبد الرحمن کسرتی شیخ	۲۷۰	نذیم میرزا زکی
۱۸۴	نور الدین میر	۵۵	نرگسی
۱۷۷	نور الدین شونتری قاضی	۵	نذیر احمد ڈاکٹر
۹۶	نور جوبہ آقا	۲۷۲	نسبت
۲۱۵	نور جبان		نصر آبادی دیکھیے طاہر نصر آبادی
۲۷۰	نورس قزوینی، شیدا	۲۷۲	نصیب حاجی طالب
۲۴۳	رنگ خاں	۲۷۲	نصیب رازی
۲۶۷	نوری طاہر الدین	۳۳	نصیر آن سہانی
۲۶۸	نوعی خیر شانی	۲۷۲	نصیر الدین سہانی
۲۶۵	نویزی نیشاپوری عبدی بیگ	۱۷۵، ۱۵۱	نظام الدین احمد میرزا
۲۶۶، ۲۷۲	نیازی بخاری، طاہر	۱۵۰	نظام الملک، خواجه
۲۶۳	نیازی قسوی	۱۶۳، ۲۹، ۲۲	نظام شاہ
۷۹	نیکی، طاہر	۲۲، ۱۶۸	نظام شاہ، برہان الملک
		۲۸۴، ۱۱۷	نظائی مجنوی، شیخ
۲۸۰	واثق نیشاپوری میرزا محسن بیگ	۲۶۶	نظمن، تبریزی
۲۸۰	واحد میرزا شاہ باقر شیرازی	۲۷۲	نظیر شہیدی
۵۳، ۵۲، ۱۷، ۷۹	وادو طہرانی، شاہ محمد شفیع	۲۶۳، ۵۱	نظیر نیشاپوری
۸، ۲۸۱، ۵۵		۱۹۷، ۱۹۶، ۵۹	نظیری نیشاپوری
۲۵۸	دارستہ امام علی بیگ	۲۷۲، ۲۶۹، ۲۰۹	
۲۶۷	واصل مدنی، طاہر		

۲۸۴	پاشا قلی مولوی میر	۲۰۶	دکتر بابا قاسم
۲۸۳	پاشا قندھاری	۲۰۹	پاشا قندھاری
۲۸۳	پاشا صہبانی شمس الدین	۲۰۷	پاشا شہزاد
۲۸۲، ۲۳:	پاشا کرمانی	۲۱۰	پاشا شہزاد
۱۴۱	پاشا پھول	۲۰۸	پاشا شہزاد
۶۵، ۴۶، ۲۵، ۲۳	پاشا یوں	۲۸۲	والدہ دکنستان
۱۹۳، ۱۳۱، ۷۹، ۲۲۸		۲۰۰	پاشا یوں
۲۲، ۱۹۳، ۲۶۳، ۲۲۲		۸۷	دکنستان شہزاد
۲۳۱، ۲۶۸، ۲۶۷		۲۰۷	دکنستان طباطبائی
۲۶۳		۱۱۶، ۱۱۹	دکنستان
۲۸۷	ہمت امیر خاں	۲۰۶	دکنستان
۲۸۳	ہمت شہستانی، مرزا	۲۰۸	دکنستان
۲۸۶	یحییٰ بزرگ جوی، محمود	۲۳۱	دکنستان
۲۸۷، ۲۸۶	یحییٰ امیر	۲۰۸	دکنستان
۲۲۲	یحییٰ احسن سین، قزوینی، قاضی	۲۰۷	دکنستان
۲۸۶	یحییٰ کاشی، میر	۲۸۲، ۲۱، ۲۰	دکنستان
۳۷	یعقوب سلطان	۲۰۹	دکنستان
۲۸۵	یعقوب شہدی، میر محمد سعید	۱۹۰	دکنستان
۲۸۵	یعقوب گرجی	۲۸۳	دکنستان
۱۹۶	یوسف خان	۹۵	دکنستان
۳	یوسف علی خاں	۶۲	دکنستان
۵۶	یوسف محمد خاں	۲۸۶	دکنستان

۵۸'۴۹'۲۸'۲۸۴
 ۲۳۲'۲۹۸'۵۴'۱۸۵
 ۷۱'۳۲'۱۸
 ۱۸۵'۶۷
 ۲۲۰'۲۱۷
 ۲۲۵'۱۱۰'۶۰'۴۶
 ۴
 ۲۶۶'۲۲'۸۷'۵۱
 ۲۰۹'۱۵۸
 ۵۵'۷۰'۵۲'۴۲'۴۰
 ۲۳'۹'۱۲۲'۱۰۴
 ۱۰۲'۹۱'۸۷'۸۵
 ۱۶۳'۱۵۵'۱۲۶'۱۲۰
 ۱۲۷'۲۲۸'۲۲۳'۲۱۵
 ۲۱۳'۱۸۰'۱۷۸'۲۶۳
 ۲۵۶'۲۵۰'۷۲۲۸
 ۲۲۹'۲۸۰'۲۷۸'۲۴۲
 ۱۸
 ۵۱'۴۹'۴۶'۴۲'۲۰
 ۷۱'۱۸'۱۰۸'۱۰۲'۹۵
 ۶۷'۵۷'۲۶۵'۲۳۳
 ۱۷۲'۱۶۵'۱۲۸
 ۱۱۹

بصر
 بنداد
 بکر
 بلخ
 بیبی
 بزار
 بندر عباس
 بنگال

بهشت
 بیت الله

بیت المقدس

۱۳۱'۱۳۱'۱۸۱'۱۷۹
 ۱۷۷'۱۶۲'۱۵۸
 ۲۲۳'۲۱۰'۲۰۵۹۹۷
 ۱۹۰'۱۸۲'۲۶۶'
 ۲۵۲'۲۲۷'۲۲۶'
 ۲۲۲'۲۸۰'۲۷۲
 ۱۰۷
 ۲۳۵
 ۱۶۳'۱۵۹'۱۲۹'۱۳۲
 ۱۲۳'۲۱۳'۲۰۶۶۰
 ۱۹۳'۱۷۸'۱۶۵'۲۸۳
 ۲۷۵'۲۲۳'۲۳۲
 ۲۲۱'۲۲۰

آذربایجان
 آذربایجان
 آذربایجان

۷۱

۹۵

۱۲۹'۱۱۵'۱۰۵'۵۲

۴۹'۹

۲۳۵'۲۳۳'۲۲۰'۴

۱۹۱

۲۲۰'۱۷۶'۷۱'۴۶

۲۲۲

۱۷۵'۱۵۹'۱۳۳'۱۰۰

بابل

بادیه

بانه

بخارا

بخارا

بخارا

بخارا

بخارا

۲۳۲ ۲۳۲ ۲۳۲ ۲۳۲	جہاں آباد	۱۷۱°۱۶۸'۱۲۵'۱۰۹	پنجاب
۲۳۲ ۲۳۲ ۲۳۲ ۲۳۲		۱۷۴°۶۸'۲۸۴'۲۷۷	
۲۳۲ ۲۳۲ ۲۳۲ ۲۳۲		۲۷۰ ۲۳۵	
		۳۱	پیدا
۲۵	چاچ		
۱۴۰	چرکتہ	۷۲	
۱۳۲	چویل بندہ	۵	پاکستان
		۱۹۶ ۳۶	
۱۰	جنیز	۱۷۸°۱۶۳'۹۵'۵۵	پیدا
۲۷	حسن ابدال	۲۲۲ ۲۸۶ ۲۷۷	
۱۶۳	حلب	۲۲۹ ۲۱۰	
۴۵°۱۳'۸'۷۴'۱۲۸	حیدرآباد روکن	۲۷	شاہ
۱۰۸°۱۰۲'۸۶'۲۰۸			
۲۰۷°۱۹۱'۱۸۸'۲۷۴		۲۱۶°۲۰۳'۱۸۷'۱۳۵	تبریز
۲۳۳ ۲۳۳		۲۷۱°۱۹۰'۱۳۲'۸۶'۶۲	تہ (نقشہ)
		۲۸۷ ۲۷۲	
۱۵۸°۱۱۲'۲۳'۲۳	خراسان	۲۷۳	تحت گاہ بارون
۲۳۳ ۲۳۳ ۱۷۵ ۲۸۳		۲۶۵ ۶۶	ترند
۲۶۵		۵۳ ۲۰	ترمان
۴۶	دابل بندہ	۱۷	مدہ
۱۸۸°۳۵'۱۳'۱۳	دایرہ میر خرمون	۴۷	میر
۲۳۲ ۲۳۲		۲۱۵	میر

۱۸۱۶	کابل	(رک اکبر گنج)
۵	پام پود	۴
۲۲'۷'۱۳'۹'۴'۳	رسول آباد	۱۹
۴۵'۴۳'۲۶'۵۲۶	رودبار	۳۶
۶۱'۵۵'۵۳'۵۲'۴۹	روضه رضویه	۸۴
۱۰۱'۹۶'۸۶'۹۸	رام	۸۹'۸۴'۷۲'۱۸'۹'۱۹
۱۲۹'۱۲۴'۱۰۷'۱۵	رک	۲۱
۱۵۱'۱۴'۱۳'۱۲۸		
۱۷۱'۱۶۸'۱۴۳'۱۵۷	ساده	۱۳۴
۲۰۶'۷'۳'۲۰۱'۱۹۱	پیک	۱۲۲
۱۸۳'۱۸۱'۲۱۹'۲۱۵	سرلان	۱۰۱
۲۱۳'۲۱۲'۲۱۱'۲۲۱	مروغیپ	۱۲۴'۱۹۷'۱۶
۲۲۸'۴۲۳'۲۵'۲۶۹	سروغ	۱۳۲
۲۳۹'۲۴۳'۲۷۰'۳۶۱	سرمند	۲۶۷'۱۹'۱۷۳'۲۷
۲۵۶'۲۵۲'۲۸۸'	سفیدون	۲۶۷
۲۸۴'۲۷۷'۲۷۴	سمرقند	۲۶۱'۲۲'۱۴۸'۴۶
۸۷۷'۲۷	سنبل	۲۸۱'۱۷۲
۱۷۰'۱۶۹	سنجر	۸۲
۸۷۷'۷۰'۴۶'۴۳'	سند	۹۵'۸۶'۷۹'۷۱
۲۰'۱۳۶'۱۱۹'۱۰۵		۶۶'۶۵'۲۸۲'۲۲۲
۹۵'۱۷۵'۱۷۴'۱۷۰		۲۱۱'۱۹۷'۱۹۰
۱۴۳'۲۱۳'۲۰۵'۱۶۹	سورت	۲۷۹'۲۰۴'۱۷۱'۹۹
۲۸۷'۲۸۱		۴۴'۳۴'۲۸۰

دولت آباد
دشت

دولت آباد
دشت
کابل

۲۸۰	طبرستان	سورت و جغتو
۱۱۹'۱۰	ترشت	سوندات
۲۷'۶۰	طهران	سیورفال
۹۵'۷۲	عباس آباد	سیستان
۱۱۹'۸۴		شام
۱۱۱'۱۱۰'۸۸'۸۷		مشاچهال آباد
۵۲'۲۸۷'۱۲۸	عراق	
۱۹۱'۲۲		شوشتر
۱۰۹	عرب	شهرستان
۹۳'۸۳'۶۳'۶۰	عظیم آباد	شیراز
۲۸'۱۶۱'۱۳۷'۱۳۲		
۱۲۷'۱۱۹'۱۹۳'۱۸۸	علی گڑھ	
۱۸۳'۱۸۲'۲۰۳'۲۰۲		
۱۹۹'۱۹۸'۲۹۳'۲۵۹	غزنی	
۲۴۲'۲۰۹'۲۸۷	غور	
۲۸۱'۲۶۵		
	فاریک	
۲۴۶'۶۸		صفابان
۱۸۵	نقچ پور	صوفی آباد
۱۶۲	زروشک	
۲۴	نطین	طام
		طباطبا



۲۳۹'۲۳۹'۲۳۵		۲۳۰'۲۳۴'۱۹'۶۳	
دیکھیے بیت اللہ	بجرب	۲۰۶'۱۳۶'۵۳	
۱۶۶	کنبلیت	۱۶۶'۱۵۰'۱۶۲'	کنبلیت
۱۸	کولبا	۲۶'۱۵'۲۶۴'۵۵	
۲۸۶	کیگوری	۲۴۲'۲۹	
		۱۳۰	
۱۰۶'۵۹'۵۴'۲۶'	جرات	۲۸۱	
۲۳'۱۳۲'۱۳۶'۱۲.			
۱۱۹'۱۶۵'۱۶۱'۱۶۶		۶۳'۲۹'۲۰'۲۶'	کولبا
۱۰۶'۲۲۲'۱۹۶'۱۹۵		۱۸'۱۶۴'۱۵۸'۱۶۸	
۵۶'۲۶۹'۲۶۶'۲۶۲		۱۲۰'۶۵'۲۸۶'۲۳۲	
۲۰	مخبرگر	۲۱۹'۱۸۹'۱۶۰	
۲۱۲'۸۳	میلان	۸۳'۸۲'۵۴'۵۶	کاشان
		۲۳'۲۱۹'۱۹۶'۱۹۲	
۲۳۰'۱۳۶'۲۶	لار	۱۰۶'۲۸۶'۲۵۲'۲۲.	
۲۳۹	لاہری بندر	۲۲۵	
۳۴'۲۶'۲۵'۱۱	لاہور	۲۲	کولبا
۳'۹۵'۲۹'۶۳		۲۶	کاشان
۵۹'۲۹'۱۴۸'۱۱۶		۵۱'۲۰'۲۹'۲۲'۲۹	مخبرگر
۱۱۶'۱۰۰'۱۶۴'۱۶۱		۱۱۱'۱۰۸'۹۳'۶۳	
۱۵۶'۱۵۱'۲۶۱'		۶۲'۱۶۵'۱۵۹'۱۵۲	
۲۳۹'۲۱۶'۲۰۹		۲۲'۱۲۹'۲۰۲'۱۹۶	
۱۳۰	لاہریان	۱۲۶'۱۶۹'۱۶۸'۲۶۱	

۵۲
 ۵۲
 ۲۳
 ۲۲۸۶۱۶۴۱۴۵
 ۱۵۷۱۲۶۲
 ۴
 ۲۲۹۱۲۰۹۱۹۹۱۰۰
 ۱۲۰۱۱۲۰۹۹۰۷۹
 ۷۱۰۵۵۰۲۰۲۸۰۲۵۰
 ۲۰۰۰۲۸۴
 ۲۲۵۱۹۹۰۶۸۰۲۲
 ۲۳۳۲۸۶۰۲۲۹
 ۲۳۲۰۱۸۰۱۵۰۱۰۰۷۸
 ۵۰۲۰۵۲۰۲۲۰۲۲
 ۱۳۲۸۰۲۹۶۰۲۲۰۸۷
 ۷۸۲۰۸۱۰۷۱۱۹۹۷
 ۵۶۰۱۰۳۱۱۰۹۹۰۹۷
 ۹۵۰۹۲۰۹۲۰۱۲۷۵
 ۱۲۱۹۹۰۸۲۰۱۱۱۰۷
 ۱۰۷۱۲۲۰۱۲۱۰۷

منگير و منگيو
 ميوت
 نارنول
 نصرآباد
 نجف اشرف
 ۸۰
 گمينه
 نيشاپور
 ۱۲۲
 ۸۵۰۶۲۰۵۰۰۲۶
 برات
 ۲۹۰۱۲۵۰۱۲۳۰۱۱۰
 ۱۰۲۰۸۵۰۲۲۲۰۲۲۲
 ۲۱۰۱۸۲۰۲۵۵۰۲۵۱
 ۲۲۷۰۲۲۷۰۲۶۷
 ۸۲
 ۲۹۰۲۲۰۲۲۰۱۹۰
 ۱۵۰۸۵۰۸۲۰۸۰
 ۶۷۰۶۰۱۲۶۰۱۲۲
 ۱۰۷۰۱۰۰۰۲۱۲۰۱۸۰
 ۱۵۵۰۱۲۲۰۲۵۵
 ۲۳۱۰۲۳۰۰۲۷۱
 ۲۹۰۱۲۵۰۱۱۹۰۹۵
 ۸۰۲۷۱

نہاں
 کھنڈر
 بالہ
 شہر
 شہزاد
 دینہ
 مرد
 مسجد جامع (دہلی)
 شہنشاہ
 مہر
 کھنڈر
 قن

کتاب و رسائل

۳۶۴۰۱۰۵ تاریخچه یادگان
 ۳ تجلی حیدرآباد دکن
 ۴۰۲ فتح احباب
 ۱۷۸ تحفة العرائس
 ۵۸ تذکرہ المشرف لفتح الہدی
 ۴۳۸، ۱۹۹، ۱۹۸ تذکرہ المشرف دولت شاہ
 ۱۱۹۰۲۰
 ۴۰۲ تذکرہ بابا گوردونانک
 ۴ تذکرہ شواہد دکن
 ۱۵۲، ۱۳۳ تذکرہ صبح صادق میرزا صادق
 ۱۱۷، ۵، ۱۸۵، ۱۸۴
 ۱۷۸، ۲۸۴، ۲۰۳
 ۳۹، ۳۷، ۲۵، ۳۱ تذکرہ طاہر نواز آبادی
 ۵، ۵۲، ۵۰، ۴۸، ۴۱
 ۸۲، ۶۲، ۵۹، ۵۷
 ۱۱۳، ۱۱۱، ۱۰۹، ۱۰۳
 ۹۴، ۱۳۶، ۱۱۸، ۱۱۷
 ۱۱۵، ۱۳۳، ۱۳۰
 ۱۲۹، ۱۳۷، ۱۵۳، ۱۴۶
 ۱۳۳، ۱۳۸، ۱۴۳
 ۱۴۲، ۱۵۹، ۱۵۷، ۱۶۲

۱۳۳، ۱۳۶، ۱۳۹
 ۱۶۱، ۱۵۸، ۱۶۵
 ۱۵۳، ۱۵۰، ۱۳۸
 ۱۸۴، ۱۸۲، ۱۷۹
 ۱۷۷، ۱۹۶، ۱۹۴
 ۱۹۳، ۱۹۰، ۱۸۶
 ۲۱۰، ۲۰۹، ۲۰۵
 ۲۰۰، ۱۹۷، ۲۲۲
 ۲۲۰، ۲۱۹، ۲۱۷
 ۲۱۲، ۲۳۷، ۲۳۵، ۲۳۳
 ۲۳۲، ۲۲۷، ۲۵۱
 ۲۴۹، ۲۳۶، ۲۴۱
 ۲۳۹، ۲۷۱، ۲۶۵
 ۲۶۲، ۲۶۰، ۲۵۸
 ۲۸۲، ۲۸۰
 ۲۷۸، ۲۷۵، ۲۷۲
 ۲۸۸، ۲۸۴
 ۱۰۴
 ۱۵۳، ۳۱
 ۲۸۶، ۱۹۸، ۱۵۵
 ۱۸، ۱۰
 ۷۱

پہلی
 نیر
 نیر و نیر
 میں
 زبان

۴۰۳	حالات حیدرآباد	۶۷۵۰۱۴۷۱۳۶۲۱۰	
۴۹	حالی	۶۲۰۸۲۰۶۲۰۵۱۹۷	
۴۰۴	حقیقت پرانے ہندستان	۲۲۳۲۲۱۷۲۱۲۲۱۳	
۴	فرد صد پارہ	۲۵۷۲۵۱۲۲۸۰	
	خزائن عامہ و آناں پگراں	۲۲۷۲۸۰۲۷۴	
	آ	۲۸۰۲۷۰	
	۱۱۵۰۱۱۱۰۱۰۱۰۲۰۱۲۱	۵	تذکرہ نظم گزیدہ ناظم تبریزی
	۲۵۰۱۲۴۰۱۱۹۰۱۵۸	۱۷۴	ترجمہ الشوق
	۱۵۴۰۱۲۱۰۱۲۷۰۱۲۶	۳	تصویر جانان
	۱۲۳۰۱۲۲۰۱۵۹۰۱۹۵	۸۳	تعلق نادہ امیر خسرو
	۱۸۸۰۱۸۶۰۱۷۴۰۲۲۰	۳۳	تفسیر سورہ اخلاص
	۲۱۶۰۲۰۷۰۱۹۸۰۲۹۴	۱۰۶	تفسیر شیخ فیض
	۲۲۰۰۲۲۸۰۲۲۵۰۲۸۲	۲۰۳	تمہین شکرگف
	۲۷۶۰۲۶۹		
۴۰۳	خلاصۃ الہند	۲۳۰۲۰	جواہر اسرار
۱۶۸	خوان فہمیل	۱۹۱۰۴	جواہر زواہر
۲۰	داستان شہر پارہ		
۱۸۰۱۹	در منشور	۵۰۴۰۳	چہستان اشعار
۴	دیوان اردو شفیق	۱۱	چہستان شرا
۴	دیوان فارسی شفیق		
		۱۶۴	حاشیہ بر الہیات شفا
۲۰۳	دیباچہ	۲۰۳	حاشیہ بر فصل الخطاب
۲۷۰	رسالہ در علم عروض و مقامات	۱۶۴	حاشیہ تفسیر میضادی

۱۸۴	صراط الرشید	۲۲	کتابت
		۲۸	زبان انگریزی
۲۳	کتابت الکبریٰ	۶۹	زبان انگریزی
۲۲۷	عالم میرزا	۷۱	زبان انگریزی
۲۳	عجائب الالهی		
۲۳	عجائب الایمان	۱۹۸، ۱۹۲	سابق نام
۲۳۳، ۱۸۶۵	غزوات العاشقین	۵۸	سیرت سلیمان
۱۸۶۵	غزوات الہند	۳۳۳، ۲۰۵، ۱۳۱، ۱۱۵	مردم آزاد
		۲۳، ۰۰۰	سی اے فوڈلر مجموعہ تصوف
۱۹۹	فرہنگ رشیدی	۲۰۸	سلاطین العصر
۱۶۹	فصوص الحکم	۱۹	سوانح امام شاہ جہان
		۴۰۲	سیرت دہ زبان
۴۲، ۱۶، ۹، ۶	قاموس المشاہیر		
۱۶۷، ۷، ۱۶	قصر آن مجید	۱۵، ۶، ۳	شام غریب
۲۷	قصہ امیر حمزہ	۱۱	شہنشاہ نامہ
۲۸	قصہ محمود و لیلیٰ	۱۹۸، ۱۸۹، ۱۸۸، ۵۹	شہنشاہ نامہ
۲۲۱	قضا و قدر	۲۱، ۱۹۹	
۱۳۲	کشف الظنون	۲۳۳	شہنشاہ اکبری
۳۸، ۳۶، ۳۴، ۵، ۵۶	کلمات الشرا	۱۶۲	شرح تہذیب اصول
۵۲، ۴، ۱، ۳، ۹، ۱۱، ۰		۱۶۲	شرح حجزہ
۱۰، ۳، ۱، ۲، ۹، ۵، ۱، ۰		۲۰۲	شرح خطبہ ابیان
۱۳۳، ۱۲۹، ۱۲۷، ۷		۲۵۲	شرح گلشن راز

۱۲۲	مجمع الخرس	۱۲۵'۱۵۸'۱۵۶	
۱۲۸	مخاضة الامايل	۱۵۴'۱۴۹'۱۸۶	
۱۳۳	قانون الامراء	۱۶۴'۲۹۸'۲۲۲۲۲	
۲۲	مراکز المسيح	۲۲۶'۲۱۹۶۲۱۰۲۶	
۵۲'۱۲'۲۲'۵'۱۵۸	مرآة النيان	۲۵۸'۲۵۱'۲۸۶	
۱۱۹'۲۲'۵۵'۲۰۹		۲۸۰'۲۶۰	
۱۹۸'۱۶۴'۱۹۹'۲۲۸		۶۱	کلمة الورد
۲۲۵'۲۱۶		۹	کليات علی عالی شاه شاهي
۲۲۵	مرآة القدس		
۴'۳	مرآت البهه	۵۲'۱۵'۸۰'۵'۴'۲	کل رعنا
۵۲	مرآت آفتاب	۱۹۱'۵۵	
۵۴'۵۲'۸۰'۵'۲۸۱	مرآت دارنات	۱۶۸	کلمة ابراهيم
۵۵		۱۲۲	کلمات سدي
۲۸۳	مظہرات آيار		
۶۰	مراوح الخيال	۱۶۹	لمعات
۹۵'۶۲'۴۶'۳۴	مقالات الشراء		
۲۲۰'۱۹۹'۱۴۲'۳۲		۴'۳	ماثر اصفي
۲۴۵'۲۶۲'۲۶۱		۴'۳	ماثر حيدري
۲۸۶'۲۸۳		۱۲۲'۲۱'۳	ماثر رحبي
۲۲۹	مہابارت	۱۲۲	مثنوی روم
۱۸۲	مہذب	۲۴۶'۶۸	مثنوی شيريني خرد
	منجانه	۲۳۲	مثنوی يوسف زليخا
۲۲۲'۲۸۶'۵۴'۲۰۳	تاريخ الانكار	۵۶'۵	مجمع النفائس

ہفت اکبر، ایمین ریلوی ۱۶۲۵ ۷۰۰۶۰۵۸۰۵۷۵۵

یوسف، آزاد بکری ۱۹۹، ۱۸۲، ۱۲۲، ۵ ۹۵۰۸۷۰۸۲، ۸۳، ۸۴

۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱

ادارے

۱۲۳، ۱۱۹، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰

۴ انجمن ترقی اردو، علی گڑھ ۱۲۸، ۱۲۵، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰

۲۲ عبدالشاکر، میر ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸

۳ عثمانیہ یونیورسٹی ۱۳۱، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۵۵

۳ کتب خانہ وردگاہ، یوسفین ۱۸۵، ۱۷۴، ۱۷۰، ۱۶۸

۴ کتب خانہ سالار جنگ ۱۹۸، ۱۹۵، ۱۸۸، ۱۸۶

۳ مجلس اشاعت دکنی مخطوطات ۲۱۵، ۲۱۴، ۲۱۰، ۲۰۰

۱۸۲ مدرسہ لطف اللہ ۲۲، ۲۲۵، ۲۲، ۲۱۰

۱۱۹ مدرسہ نظائر، اجناد ۲۲، ۲۲۵، ۲۲۲، ۲۲۱

۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲

بہار، دریا وغیرہ

۲۷۷، ۲۷۲، ۲۶۹، ۲۶۳

۱۹ ابرقین، جبل ۲۸۶، ۲۸۲

۱۸ براہوں، کوہ ۷، ۳

۱۳، ۱۱ تخت سلیمان، کوہ ۷۱

۲۳۲، ۵۳، ۹ حین، دریا ۶۰

۲۷۵ جن، دریا ۲۲۲

۱۸ حجر اسود ۱۴۱

۱۱ دل، تالاب ۲۶

۱۶ یاقوت، جبل ۳۳

نہستان

نورجہ الامداد

نور مذہب

نقش المائر

نہات الانس

نہارستان

نورۃ المسلم

صحت نامہ

صفحہ	فصل	سطر	صفحہ
ظاہر نضر آبادی	ظاہر نصیر آبادی	۵	۵
سترہ	اشارہ	۲۲	۶
روضہ امیر آبادی	روضہ امیر آبادی	۶	۱۳
تذکروں	تذکری	۱۶	۶
غلامی	غلامی	۱۳	۱۵
اسفرائینی	اسفرائینی	۲۲	۱۹
او پرداخت	او پرداخت	۹	۲۰
اسفرائینی	اسفرائینی	۱۲	۶
غزین	غزین	۲	۲۱
جہان	جہان	۲	۲۲
گواہیدین	گواہیدین	۱۲	۲۳
مادراء النہر	مادراء النہر	۲	۲۴
گذرد	گذرد	۱۱	۲۴
سابقہ	سابقہ	۱۵	۲۴

سفر	سطر	فصل	صیغ
۶۵	۱	دند	دند
۶۶	۹	زبان	ازبان
۶۷	۱	متنازی	متنازی
۶۸	۵	عالمی قسربانی	عالمی قسربانی
۶۹	۱۲	تشد ریکی	تشد ریکی
۷۰	۱۵	بغضامات	بغضامات
۷۱	۱۲	مترود	مترود
۷۲	۱۲	دم	در
۷۳	۱	شهرت	شهرتی
۷۴	۲	مقلوبت	مقبولت
۷۵	۹	اشعار	اشاره
۷۶	۱۲	کشت	گشت
۷۷	۱	تغزیش	تغزیش
۷۸	۷	مرزا سلطان	مرزا سلیمان
۷۹	۲۹	گرد	گرد
۸۰	۱۱	سزیک هزار وی و سه	سندیک هزار و یک صد وی و سه
۸۱	۱۹	بلیانی	بلیانی
۸۲	۲۱	سرمد	X
۸۳	۶	پسیت	پسیت
۸۴	۶	فرزنداد	فرزند خود
۸۵	۱۶	تنائی	شنائی
۸۶	۱۸	بکی	بکی

موضوع	موضوع	صفحه	صفحه
کتابت	کتابت	۳	۶۵
من گدایم	من گدایم	۱۹	۷۱
بیشتر صدق و دروغ	بیشتر صدق و دروغ	۲۲	۰
که عذوبت طبعی داشت	که عذوبت طبعی داشت	۶	۷۲
شاه حسن	شاه حسین	۱۱	۷۲
قد	قیه	۱۹	۷۳
نخوری	نخزای	۱۸	۷۸
لذت حسی	لذت حرف	۲۰	۷۹
اکثر	اکثر	۲	۸۰
عالمی	چاپتی	۹	۸۲
نگران است	نگران اسما	۱۲	"
جز	خبر	۶	۸۳
یزدجرد	یزدجرد	۱۶	۸۴
شعبده باز	شعبده باز	۱۲	۹۱
توشبانی	توشبانی	آخر	۰
زبان	زبان	۱۳	۹۲
نمانی	نمانی	۱۹	"
تبع	تبع	۳	۹۳
اهل	اهل	۱۶	۹۴
حسن	حسن	۱	۹۷
گوشش	گوشش	۱۷	۹۸
دعای	دعای	۵	۱۰۰

صفحہ	خط	صفحہ	صفحہ
دویدن	دویدن	۱۹	۱۰۱
بعد اعزاز	بعد اعزاز	۴	۱۰۲
صاحب قرآن	صاحب قرآن	۵	۱۰۳
حق الخدمت	حق الخدمت	۱۹	۱۰۴
زینت	زینت	۲۰	۱۰۵
بلاغت	بلاغت	۳	۱۰۶
مبار	مبار	۵	۱۰۷
دن تنبور	تنبور	۱۵	۱۰۸
اکموش	گوش	۶	۱۰۹
سروی	سروی	۱۳	۱۱۰
خیال ست تن بیانم	خیال بیانم	۱۲	۱۱۱
الوطالب کلیم	الوطالب کلیم	۶	۱۱۲
پنجاہ	پنجا	۱۸	۱۱۳
پانصدی	پان صدی	۱۹	۱۱۴
سلیمان	سلیمان	۱	۱۱۵
اصغیان	اصغیان	۱۰	۱۱۶
تائینی	تائینی	۳	۱۱۷
بدایت حال	بدایت حال	۸	۱۱۸
احسان خان اعظم	احسان اعظم	۱۷	۱۱۹
آہ درد آلود	گاہ درد آلود	۶	۱۲۰
خوشانی	خوشانی	۱۴	۱۲۱
سبیل اللہ	سبیل اللہ	۱۵	۱۲۲

صفحہ	سطر	فصلہ	صفحہ
۱۳۶	۳	بوس	۱۳۶
۱۳۸	۹	اذکل	۱۳۸
۰	۱۰	تتوان	۰
۱۳۰	۲	طرشتی	۱۳۰
۱۳۵	۱۱	مرم	۱۳۵
۱۳۰	۱۶	نگاہ اکبر	۱۳۰
۱۳۱	۹	زمرہ فقرا	۱۳۱
۱۳۵	۲	مشائخ الیہ	۱۳۵
۱۳۹	۱۳	شیدی	۱۳۹
۱۵۲	۱۲	مرد	۱۵۲
۱۵۲	۱۶/۱۵	یزدجردی	۱۵۲
۱۵۳	۵	بی چید	۱۵۳
۱۵۵	۸۹۷	صدی	۱۵۵
۱۵۵	۷	ابی وردی	۱۵۵
۱۵۶	۱۳	کشتہ شد	۱۵۶
۱۵۷	۲۲	نذبہ	۱۵۷
۱۵۹	۷	مرین	۱۵۹
۰	۱۳	خزائن عامرہ	۰
۱۶۱	۱۳/۲۳	کازرون	۱۶۱
۰	۲۲	الاصل	۰
۱۶۲	۱۵	استغفا	۱۶۲
۱۶۶	۸	حسین جوان	۱۶۶
۱۶۸	۸	سرور گل	۱۶۸
		بمد	
		اذکل	
		تتوان	
		طرشتی	
		مرم	
		نگاہ اکبر	
		زمرہ فقرا	
		مشائخ الیہ	
		کشدی	
		مرد	
		یزدجردی	
		بی چید	
		صدی	
		ابی وردی	
		X زائد ہے	
		نذبہ	
		مرین	
		خزائن عامرہ	
		کازرون	
		الاصل	
		استغفا	
		حسین جوان	
		سرور گل	

صفحہ	غلط	خط	صفحہ
بحر قریب	بحر قریب	۵	۱۶۲
انتقام	انتقام	۱۰	"
سباق	سباق	۶	۱۶۳
یقضائے	بقائے	۱۳	"
بہالم	ظالم	۱۶	"
علی گل	علی گل	۱۸، ۱۶	"
از منظومات	از منظومات	۸	۱۶۸
زآئینرش	زآئینرش	۳۴	"
ریحی	ایچی	۱۶، ۱۵	"
در	ذر	۱۹	"
خمس و ثلاثین	خمس و ثلاثین	۱۹	"
ماوراء النہری	ماوراء النہری	۱۷	۱۷۹
عدوئے مرتضیٰ	عدوئے مرتضیٰ	۴	۱۸۱
رساند	رساند	۱۳	۱۸۱
رسم میرزا	رسم میرزا	۱۸	۱۸۲
بعد چندے	بعد چندے	۲۰	"
برو	برو	۹	۱۸۳
خوش می دہد	خوش می دہد	۱۰	"
چوب درپاں	چوب درپاں	۱۲	"
مرعشی	نیرعشی	۱۵	"
شوشتری	شوشتری	"	"
یہ مہند	بہ مہندو	۱۷	"

صفحہ	سطر	مخط	اسباب
۱۸۶	۳	اسناب	اسباب
۱۸۷	۸	سودائے توپرولے سرمست	نوسو ما کے توپرولے سرمست
۱۸۸	۹	مشار الیہ	مشارا الیہ
"	۱۰	بد دارونگی	بدارونگی
"	۱۲	کشت شدن	کشت شدن
"	۱۵	نہفت	نہفت
۱۹۰	۱۵	فا	را
"	۱۶	مے جانے کرے نادر شاہ نادرنگ	مکرہ اور قابل افواج ہے
"	۲۳	ملا زج اللہ	ملا فرج اللہ
۱۹۱	۲۷	شوشتر	شوشتر
۱۹۲	۱۰	کم می کنم	گم می کنم
"	۱۲	کئی	کئے
"	۱۵	خود را	خورا
۱۹۳	۱	کشائش	کشائش
"	۷	نگار	نگار
۱۹۴	۵	شوشتری	شوشتری
"	۶	شوشتر	شوشتر
۱۹۸	۴	سازو	سازو
"	۱۷	بسیلا	بہ سید
"	۲۰	طایری	طایری
۱۹۹	۲	کرد دیں	کرد و دیں
"	۷	بد ہند	بہ ہند

صفحه	فصل	موضوع
۲۰۳	بیان	بیان
۲۰۴	الاس نیر	الاس نیر
۲۰۵	کوه	کوه
۰	وقصانه	شدد و قصانه
۲۰۶	فصل هزار	در سال هزار
۰	بیرن	بیرن
۲۰۸	شوشتری	شوشتری
۲۱۰	خان ساری	خان ساری
۲۱۱	حدت و طبع	حدت و طبع
۲۱۲	قصه کرد	قصه مراجعت
۰	توافقی	توافقی
۲۱۳	ماورالنهری	ماوراءالنهری
۲۱۴	په رنگاه	به هرنگاه
۰	باش پادشاهی	باش و پادشاهی
۲۱۵	مینج	مینج
۲۱۶	مرمورغ	مرغ
۲۱۶	مخرین	مخرین
۲۱۶	بیوید	بیوید
۲۱۹	جینیفه	جینیفه
۲۲۳	قرب	زیر
۰	گم	گم
۰	مینج	مینج

صفحہ	سطر	قلم
۲۲۴	۵	خورا
۰	۶	کوبی
۲۲۵	۳	تحت
۲۲۶	۸	بد دنیا
۲۲۸	۸	آشیاں
۲۲۹	۴	فیضان بیگ
"	۱۲	عون
۲۳۰	۱۳	منے
۲۳۱	۱۵	درعیات
۲۳۲	۱	دوئی
"	۸	کولی
۰	۲۰	لقن
۲۳۳	۱۶	سامین
۲۳۵	۲	ہما
۲۳۵	۲	ماوی
۲۳۶	۶	لبرا
۰	۱۲	مردن سرختی
۲۳۷	۴	یارکے
۰	۷	برآمد
۲۳۸	۵	ناخت
"	۱۷	مردے - است
		کوتے
		تغنی
		شامی
		ہما
		ماوی
		لبیر
		مردن سرختی
		یارکے
		برآمد
		ناخت
		تغزو - کتو ہے۔

۱	پسته و کشمش است	۲	پسته و کشمش است
۳	باز کشمش	۳	باز کشمش
۴	مزین	۴	مزین
۵	بگنا	۵	بگنا
۶	برودری	۶	برودری
۷	اوجا	۷	اوجا
۸	اشا	۸	اشا
۹	باردوی	۹	باردوی
۱۰	صلاح	۱۰	صلاح
۱۱	دوم	۱۱	دوم
۱۲	کبیرا	۱۲	کبیرا
۱۳	خوند و خاموش اند	۱۳	خوند و خاموش اند
۱۴	خاموش	۱۴	خاموش
۱۵	ماشقه	۱۵	ماشقه
۱۶	آب دیده	۱۶	آب دیده
۱۷	باقصفا	۱۷	باقصفا
۱۸	یوی	۱۸	یوی
۱۹	از دست	۱۹	از دست
۲۰	برهنه	۲۰	برهنه
۲۱	دیو کیم	۲۱	دیو کیم

صفحه	سطر	فصل	عنوان
۲۳۸	۵	مبدا	مبدا
۲۳۹	۲	بخش گیری	بخش گیری
۲۵۰	۴	تعلیمی	تعلیمی
۲	۷	کمال در دست	ارشاد کمال داشت
۴	۱۳	ک	لا
۲۵۱	۷	شاعر گوئی پر گو	شاعر پر گو
۲۵۲	۱۰	امازده	امام ناده
۲۵۳	۶	آشنایان ما	آشنایان ما
۰	۱۰	نظام اشک	نظام اشک
۰	۵	کدم	مردم
۰	۶	چراغ	چراغ
۲۵۴	۱۸	ازمنی	ازمنی
۲۵۶	۲	مراجعت	مراجعت کرد
۰	۸	زودطر	زودطر
۲۵۷	۳	مفرد	مفرد
۰	۵	آن آبد	آن آبد
۰	۵	کنقم	کنقم
۰	۶	به این	به این
۰	۷	گرفته است	گرفته است
۰	۷	مکت	مکت
۲۵۷	۸	شود	شود

صبح

غلط

سطر

صفر

آتش کده

آتش کده

۲

۲۵۴

مهاجرات

مهاجرات

۳

۲۶۰

x

تعمیر

۴

۰

گفت مآ مفید بنی مرد

گفت مفید بنی مرد یا

۶

۰

مآ مفید گوید

مآ مفید گوید

۷

۰

یاد چشم سرد آلودش

یاد چشم سرد آلودش

۱۰

۰

معنی یاب

معنی باب

۱

۰

تازه فکر

تازه فکر

۲

۰

نوک پشلی

نوکری پشلی

۹

۲۶۱

سرکار سلطانی

سرکاری سلطانی

۱۲

۰

منزوی

منزوی

"

"

نخنته

نخنته

۱۶

"

حسین نجفی

حسین نجفی

۱۰

۲۶۷

نیاز و نعمت

نیاز و نعمت

۱۵

۰

۱۱۷۵

۱۰۷۵

۱۶

۰

انذک

انذک

۱۹

۰

مشکبه

مشکبه

۳

۲۶۳

کجک بیگ

کجی بیگ

۱۷

۲۶۴

گواز

گواز

۱

۲۶۵

نوبی

نوبدی

۲

۰

x

میر

۹

۲۶۶

نشین و غزوة

نشین غزوة

۵

۲۶۷

مغز	سطر	خط	دوباره
۲۶۷	۱۰	دوبار	دوباره
۲۶۸	۱	سماجا	سماجا
۰	۵	آورد	آورد
۰	۵	متوسط	متوسط
"	۱۰	شد	شبه
"	۱۸	کشد	گشته
۲۶۹	۶	تاج دران	تاج دران
"		رود در گیرد	زود در گیرد
۲۶۹	۱۶	تقی عصار	تقی عصار
۲۷۰	۲۰۱	اورا تا صفحه ۱۱۲	متعلق به ماشیه ص ۲۶۹
۰	۳	دست و شمیر، شزه غرقه بخون می آید	دست و شمیر و شزه غرقه غدی می آید
۲۷۰	۹	چو رفتم	چو رفتم
"	۹	بیاد رسید	بیاد رسید
"	۱۱	بک دست نیم	بک دست نیمی
"	۱۲	در دیار	درین دیار
"	۱۷	بنده اخت سایه	بنده اخت سایه
"	۱۸	شکر و خون صاف شد	شکر چو صاف شد
۲۷۱	۴	اورا اورا	اورا
"	۹	اقدام	اقدام
"	۱۲	بندان	بندان
"	۱۳	دور	مور
"	۱۳	عربان	غربان

صفحہ	مخطوط	صفحہ	صفحہ
مخطوط	مخطوط	۱۴	۲۴۱
مخطوط	مخطوط	۲۱	"
معنی آفرین عجیب	معنی آفرین عجیب	۲	۲۴۲
اداک	اداک	۳	"
نشاہان	نشاہان	۴	"
ہواستے	تذکرہ نصرآبادی تانبر	۱۶	"
x	۱	۱۷	"
(۱۱)	موزنگان	۲	۲۴۳
موزنگان	موزنگان	۸	۲۴۴
فروینا درود	فروینا درود	۷	۲۴۵
جہت	جہت	۱۸	۲۴۵
چون	چون	۱۹	"
چون	چون	۲	۲۴۶
ابتداء	ابتداء	۱۵	"
مشتم	مشتم	۷	۲۴۷
مایتہ	مایہ	۱۹	۲۴۸
امام قلی بیگ	امام قلی بیگ	۹	۲۴۹
خواجہ دیہار	خواجہ دیہار	۱۳	۲۸۰
x	انما	۸	۲۸۱
مرآت واردات	مرآت واردات	۷	"
وارد تخلص دارد	وارد تخلص دارد	۸	"
ہندوستان نا	ہندوستان نا	۲۷	"
آپے کہ بی سوزد مرا	آپے کہ بی سوزد مرا		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۲	۱۹	دلی	دلی
۲۸۳	۱	انصاف	انصاف
"	۳	کچ	کچ
"	۱۳	گشتہ ام	گشتہ ام
"	۲۰	انڈک بسیار	انڈک بسیار
"	۲۱	شاہ حسن	شاہ حسن
۲۸۴	۴	مرزا	x
"	۹	آنخات گزشت	انجامت گزشت
۲۸۴	۱۰	گوری	گوری
"	۱۷	کوئے زرخ را	کوئے زرخ را
۲۷۵	۸	گوش بر حلقہ در	گوش بر حلقہ در
"	۸	آوازے	آوازے
۲۷۵	۱۱	گرچی	گرچی
"	۱۲	گرچی	گرچی
۲۸۶	۲	یزد جرد	یزد جرد
"	۸	سبر بود	سبر بود
"	۹	بخدمت	بخدمت
"	۱۲	راہ فنا	راہ فنا
۲۸۷	۳	دارشکوه	داراشکوه
"	۴	ساید عمارات	ساید عمارات
"	۱۰	یا کہ تو کم لبدازی کریم آمد شکلی	یا کہ تو کم لبدازی کریم آمد شکلی

صفحہ	سطر	فصل	صحیح
۱۵۴	۱۱	گوردور کوش وطن	گوردور کوش وطن
۰	۲	ہمت امیر خاں	ہمت دلیر خاں
"	۲	وارد بلدہ	وارد بلدہ
۲۸۸	۱	سال	سالہا
"	۳	دو سال ہزار و صد و چھل ونہ	سٹھ

یقیناً کاسٹہ انتقال ۱۱۴۹ھ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس وقت یقیناً قیام سندھ میں تھا (مقالات شرا) اس کے بعد وہ جونا گڑھ گئے جہاں ۴۵-۴۴ھ تک قیام کیا۔ یہاں سے حیدرآباد دکن روانہ ہوئے۔ حیدرآباد دکن سے واپس دہلی آکر انتقال کیا۔ اس لیے ان کے انتقال کا زمانہ ۱۱۸۰ھ سے قبل نہیں ہو سکتا۔
(ادارہ)

Accession number

75961

Date 23.7.81

Dr. ZAKIR HUSAIN LIBRARY



75961

